ت س
358

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؁

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف ہے اور نہ کوئی غم ہے (الاحقاف)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

(۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۸ء)

773

جمعۃ المبارک میں دیئے گئے

خُطبات کا مجموعہ

میاں مظہر

ماخوذ از بیاض حضرت میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

یکے از مریدان

اعلیٰ حضرت قبلہ میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ فداہ روحی وقلبی

مؤلفہ ومرتبہ

میاں محمد سعید شاد خلف میاں خدا بخش رح

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝١٣

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف ہے اور نہ کوئی غم ہے (الاحقاف)

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری کے

(۱۹۲۴ء تا ۱۹۲۶ء)

جمعۃ المبارک میں دیئے گئے

خطبات کا مجموعہ

ماخوذ از بیاض حضرت میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

یکے از مرشدان

اعلیٰ حضرت قبلہ میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ فداہ روحی وقلبی

مؤلفہ و مرتبہ

میاں محمد سعید شاد خلف میاں خدا بخش

Marfat.com

53511

نام کتاب — خطباتِ کا مجموعہ

مؤلف — میاں محمد سعید شاد

طبع — سوم

ناشر:۔ جمیل بک سنٹر پبلشرز ۱۲ راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

پرنٹر:۔

سرورق:۔ میاں منظور احمد شرقپوری (روزنامہ امروز)

کتابت:۔ خالد محمود صدیقی

۲۰ روپے

Marfat.com

773

ایک کارآمد نسخہ

یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ کائنات میں ان گنت مخفی قوتیں انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کوئی خوش ہے تو کوئی غمزدہ ہے کوئی تندرست ہے تو کوئی دائم المریض ہے کوئی تنگ دست ہے تو کوئی فراخ دست ہے۔ اسی طرح سے سیاروں سے نکلنے والی لہریں انسانی زندگی پر کئی طرح کے اثرات ڈالتی ہیں کہیں شقاوت ہے تو کہیں سعادت ہے۔ کہیں نحوست ہے تو کہیں خیر و برکت ہے جو سعد سیارگان کے زیر اثر پیدا ہوئے ان کی خوشیوں بھری زندگی ہوگی اس کے برعکس جو نحس سیارگان کے زیر اثر پیدا ہوئے انکی زندگی دکھ بھری اور ناکامیوں کی زندگی ہوگی۔ گو بظاہر وہ کتنے ہی مال دار کیوں نہ ہوں مگر حقیقی سکون و اطمینان و مسرت و شادمانی سے محروم ہوں گے

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ روحانی علوم میں ماہر تھے۔ انھوں نے ایسے لوگوں کے لیے جنھیں فلکی اثرات نے بے دست و پا بنا رکھا ہو۔ ہر طرح کی بظاہر آسودگی کے باوجود بیمار اور متفکر رہتے ہوں ان کے لیے ایک نہایت ہی عمدہ اور کارآمد نسخہ تجویز فرمایا ہے۔ کمپیوٹر اور علم حساب کی رو سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ موجوداتِ عالم کی ہر ذات اور ہر چیز میں "اللہ" اور "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ موجود ہیں جن کا ورد و وظیفہ ایک خاص طریقہ سے کیا جاوے تو اسماء مبارکہ کی برکات و فیوض سے بدبختی اور نحوست کے اثرات زائل ہو

Marfat.com

صحت و تندرستی، خوشی اور مسرت کی نعمت نصیب ہو سکتی ہے۔ بندہ نے کتاب ہذا میں اللہ اور محمد ﷺ کے اسماء مبارک کی عددی قیمت نکال کر چارٹس کی شکل میں دے دیے ہیں۔ طریقہ استعمال بھی دے دیا ہے حروف ابجد کے لحاظ سے عددی قیمت کا چارٹ بھی اس کتاب میں شامل کر دیا ہے تاکہ آپ اپنے نام کی عددی قیمت باسانی نکال سکیں۔ تاہم اگر آپ چاہیں تو میں یہ خدمت بلا معاوضہ سرانجام دینے کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔ اپنا۔ اپنے والدین کا نام۔ تاریخ پیدائش (دن۔ وقت اور تاریخ) معہ جوابی لفافہ مجھے لکھیں۔ انشاء اللہ تعمیل ہو گی۔

دعاگو و طالبِ دعا

میاں محمد سعید شاد

۴۰۳/A رحمٰن پورہ کالونی لاہور۔ ۱۶

فون نمبر ۴۱۹۲۲۰

فہرس

۱۔ حمد و صلوٰۃ

۲ لمحہ فکریہ

۳ اسم ذات اللہ سے عشق

۴ لفظ اللہ کی عجیب و غریب جامعیت

۵ پیش لفظ

۶ تعارف

۷ دیباچہ

۸ دیباچہ طبع ثانی

۹ اعلیحضرتؒ کے مختصر حالاتِ زندگی

۱۰ میاں خدا بخشؒ کے حالاتِ زندگی

۱۱ خطبات و ملفوظات شیر ربانیؒ

۱۲ مکتوباتِ شیر ربانی

۱۳ معمولاتِ شیر ربانی

۱۴ اعلیحضرت کے وصال کے بعد پہلا جمعہ

۱۵ حالاتِ سفر مکان شریف

۱۶ اولیاء اللہ سے ملنے کے فوائد

۱۷ پاکیزہ کتب کے مطالعہ کی اہمیت

۱۸ حرف آخر

۱۹ سوزِ دردِ دل

۲۰ ذکر پاس انفاس ارہ

۲۱ التحیات کے بیان میں

۲۲ شجرہ طیبہ از رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
تا اعلیحضرت شرقپوریؒ

۲۳ شجرہ منثورہ

۲۴ حروفِ ابجد کی عددی قیمت

۲۵ اسماء الحسنیٰ بمعہ عددی قیمت

۲۶ اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعہ عددی قیمت

Marfat.com

میری تمام کاوش کا حاصل

بمنزل کوش مانندِ مہ نَو
دریں نیلی فضا ہر دم فزوں شو
مقامِ خویش اگر خواہی دریں دیر
بحق دل بند و راہِ مصطفےٰ رو

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

(اقبالؒ)

کتاب ملنے کا پتہ :۔ میاں محمد سعید شاد

بیت السعید ۵ ۔ ۳۔ ۴ رحمٰن پورہ کالونی لاہور ۔ ۱۶

Marfat.com

حمد و صلوٰۃ

حمد و ثنا اس کے لیے جو خالقِ مصطفیٰ ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو حبیبِ کبریا ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو ربّ العالمین ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو رحمۃ العالمین ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو مالکِ یوم الدین ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو شفیع المذنبین ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو احسن الخالقین ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو خاتم النبیین ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو احکم الحاکمین ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو رؤف الرحیم ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو غفور الرحیم ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو علیٰ خلقٍ عظیم ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو علیُّ العظیم ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو کافۃً للناس ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو علیمٌ قدیر ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو سراجٌ منیر ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو سمیعٌ بصیر ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو بشیر و نذیر ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو غفورٌ شکور ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو جاءکم من اللہ نور ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو صاحبِ فضلِ عظیم ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو فضلِ عظیم ہے

حمد و ثنا اُس کے لیے جو رحیمٌ ودود ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو صاحبِ مقامِ محمود ہے

حمد و ثنا اس کے لیے جو رحیم و رحمان ہے — صلوٰۃ و سلام اُس پر جو صاحبِ قرآن ہے

حمد و ثنا اس کیلئے جو کہے والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ — صلوٰۃ و سلام اُس پر جس کیلئے یعطیک ربک فترضیٰ

حمد و ثنا اس کیلئے جو فرمائے وجہک فی السماء — صلوٰۃ و سلام اُس پر جس کیلئے قبلۃً ترضٰہا

حمد و ثنا اس کیلئے جو فرمائے ما ینطق عن الہویٰ — صلوٰۃ و سلام اُس پر جس کیلئے الا وحیٌ یوحیٰ

Marfat.com

حمد و ثنا اس کے لیے کہ فرمائے سُبحان الّذی اسریٰ — صلوٰۃ و سلام اس پر جس کیلئے لنُریہٗ من اٰیتنا

حمد و ثنا اس کیلئے جو فرمائے ثمّ دنا فتدلّیٰ — صلوٰۃ و سلام اس پر جس کیلئے قاب قوسین او ادنیٰ

حمد و ثنا اس کیلئے جو فرمائے مازاغ البصر وما طغیٰ — صلوٰۃ و سلام اس پر جس کیلئے ما کذب الفؤاد ما رایٰ

حمد و ثنا اس کیلئے جو فرمائے فاوحیٰ الیٰ — صلوٰۃ و سلام اس پر جس کیلئے عبدہٖ ما اوحیٰ

حمد و ثنا اس کے لیے کہ فرمائے نشرح لک صدرک — صلوٰۃ و سلام اس پر جس کیلئے ورفعنا لک ذکرک

حمد و ثنا اس کیلئے جو فرمائے فلا و ربک — صلوٰۃ و سلام اس ذات پر جس کیلئے لعمرک

حمد و ثنا اس کیلئے جس کے آگے جھکے مصطفےٰ — صلوٰۃ و سلام اس پر جس پر صلوٰۃ بھیجے خود خدا

حمد و ثنا اس کیلئے جس کے نام سے ہے ابتدا — صلوٰۃ و سلام اس پر جس کے نام پر ہے انتہا

حمد و ثنا اس کے لیے کہ فرمائے محمدؐ رسول اللہ

صلوٰۃ و سلام اس پر کہ فرمائے لا الٰہ الا اللہ

عرس

قبلہ والد گرامی کا عرس مبارک ہر سال بمطابق ۶-۷ صفر المظفر موضع چک ۱۷ جو کہ شیخوپورہ شرقپور شریف روڈ پر تقریباً وسط میں واقع ہے منایا جاتا ہے ۶ صفر بعد ظہر شروع ہو کر، قبل ظہر اختتام پذیر ہوتا ہے۔ لنگر کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ اس موقع پر تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں اور رونق کو دوبالا کریں۔ اگر پتہ سے مطلع فرما دیں تو ہم اشتہار بھی بھیج دیں گے۔

میاں محمد سعید شاد

Marfat.com

لمحۂ فکریہ

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا

اس تلخ حقیقت سے کوئی بے خبر نہیں کہ ہمارے نونہال فحش اور اخلاق سوز رسالوں، جاسوسی ناولوں، ڈائجسٹوں کے مطالعہ کے عادی بن کر دین و ایمان سے منحرف اور اپنی پاکیزہ روایات اور اقدار سے بیگانہ ہو کر بے حیائی اور بد اخلاقی کے عادی ہوتے جارہے ہیں۔ والدین اولاد کی گستاخیوں اور نافرمانیوں سے عاجز آچکے ہیں۔ اخبارات میں "عاق نامہ" کے اشتہارات پڑھ کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ والدین کس قدر بے بس اور مضطرب ہیں۔ یہ صورتِ حال نہایت تشویش ناک ہے اور فوری مؤثر اصلاحِ احوال کی متقاضی ہے۔ ہماری اسلامی مملکت میں ہندومت کے پروپیگنڈے کی حامل کہانیاں جنہیں جنسی لذّت اور سنسنی خیزی سے دلچسپ بنایا جاتا ہے، ہندو اور یہودی کی سازش کے تحت فروغ پا رہی ہیں۔

ہر صاحبِ اولاد اپنے بچوں کے کردار کے متعلق یقیناً پریشانِ حال ہے۔ فحاشی کا زہر دھیرے دھیرے نوخیز لڑکوں اور لڑکیوں کے رگ و ریشے میں سرایت کیے جارہا ہے یہ طبقہ اسلامی نظریات کو ترک کر کے مخربِ اخلاق لٹریچر، فلم اور ٹیلی ویژن کے بد اثرات کو بڑی تیزی سے قبول کر رہا ہے۔ اس ماحول میں پل بڑھ کر نوجوان جب خود ماں اور باپ کا روپ دھارتے ہیں تو وہ اپنے نومولود بچوں کو کلمہ طیبہ اور بسم اللہ سکھانے کی بجائے اے۔ بی۔ سی یا انگریزی نظمیں سکھاتے ہیں۔ مائیں اسلامی ناموں کی بجائے جمی اور سویٹی وغیرہ ناموں سے پکارنا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اسلامی رنگ سے یکسر محروم ماحول میں جوان ہونے والے ایسے بچے نظریۂ پاکستان کی بھلا کیا حفاظت کرسکیں گے۔ اندریں حالات یہ نہایت

Marfat.com

ضروری ہے کہ اسلامی مملکت میں ایسا لٹریچر جو اخلاق کو تباہ کرنے والا ہو۔ جو اسلامی نظریات اور قومی کردار کے لیے زہر قاتل ہو ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر پاکستان میں فحش رسالے اور ناول نیم عریاں تصاویر سے بھرپور بلا روک ٹوک چھپتے ہیں اور بکثرت پڑھے جاتے ہیں ان کی اشاعت اور تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی خواب گاہوں میں ایسی ہی مخرب اخلاق کتب پائی جاتی ہیں۔

ایک زمانہ تھا جب بچہ چار سال چار ماہ اور چار دن کا ہوتا تو گھر کے بزرگ اس کی رسم بسم اللہ خوانی کراتے تھے۔ سنّ شعور ہی سے بچے کو دینی کتب کے مطالعہ کی ترغیب دی جاتی تھی، عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ کریما، گلستان و بوستان، پند نامہ شیخ عطار، انوار سہیلی اور دیگر دینی کتب پڑھائی جاتی تھیں۔ مگر اس دَور میں ایسی بلند پایہ اخلاق سنوارنے والی کتابوں کو دقیانوسی کتابوں کی فہرست میں ڈالا جا رہا ہے۔ پاکیزہ کتب کے مطالعہ کی اہمیّت کے متعلق مؤلف کتاب ہذا نے جو اقوال درج کئے ہیں وہ واقعی بیش بہا اور قابلِ عمل ہیں۔ اسلامی ماحول میں پروردہ نوجوانوں نے اسلامی مملکت کی تخلیق کی۔ ان ہی بلند اخلاق نوجوانوں کی مساعی جمیلہ سے ملک و ملّت کی تعمیر و ترقی ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ غیر صحت مند لٹریچر کا زہر آنے والے نوجوانوں کے رگ و ریشے میں سرایت کر گیا تو نتیجتہً پاکستان دولخت ہو گیا۔ مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرانے میں جتنے بھی عوامل کارفرما تھے ان میں سب سے بڑا عمل وہاں کے پرائمری مدارس میں اسّی فی صد سے زائد ہندو مدّرسین کی تقرریاں تھیں اور ہندوانہ ذہنیت کے زیرِ اثر تربیّت یافتہ مسلمان بچے جب جوان ہوئے تو وہ اسلامی اقدار سے یکسر باغی ہو چکے تھے۔ وہ مسلمانوں سے متنفر ہو چکے تھے۔ جس کے نتیجہ میں "سقوط ڈھاکہ" جیسا المناک حادثہ رُونما ہُوا۔

ہندو اور یہودی، سابقہ تجربہ کی روشنی میں، یہ میٹھا زہر اب بھی فحش لٹریچر کی صورت میں بچے کھچے پاکستان میں نہایت عیّاری سے پھیلا رہے ہیں۔ ہم اربابِ اختیار سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ مخرب اخلاق لٹریچر کو روکنے کا فوری اور مؤثر

Marfat.com

بندوبست فرمایا جائے، ورنہ اس کے نتائج نہایت خطرناک اور بھیانک نکلیں گے پرائمری سطح سے لے کر کالج اور یونیورسٹی سطح تک کے اساتذہ کے کردار و اعمال کا جائزہ لینا چاہیئے۔ جو اساتذہ نظریہ پاکستان اور اسلامی اصولوں کے منافی سرگرمیوں میں ملوث پائے جائیں انہیں درس و تدریس کے فرائض سے فوری طور پر سبکدوش کر دیا جائے کیونکہ ملک کی بقا، ترقی و خوش حالی کا راز اسی بات میں مضمر ہے کہ دین دار نیک سیرت، اسلام کے شیدائی اساتذہ کرام کی تقرری عمل میں لائی جائے، انہی سے تربیت حاصل کرنے والے نوجوان اپنے وطن کی عزت و ناموس کی خاطر اپنی جانیں تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے اور پھر اندرونی اور بیرونی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والے بھی یہی نوجوان ہوں گے۔

قوم کے نونہالوں کی اسلامی نظریات کے مطابق تعلیم و تربیت کرنے والے اساتذہ کرام کو معاشرے میں جائز مقام دینا چاہیئے۔ انہیں غمِ روزگار سے نجات دلانی چاہیئے، ان کی ہر لحاظ سے حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے تاکہ وہ پورے اطمینان اور دلجمعی سے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔ والدین کو ایسے اساتذہ کرام کی عزت افزائی کرنی چاہیئے۔ پھر دیکھیں کس قدر باکمال اور باصلاحیت نوجوان پیدا ہوتے ہیں۔ شاہانِ سلف ہمیشہ اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت دلوانے کے لیے نہایت قابل، لائق اور دین دار اتالیق کی خدمات حاصل کرتے تھے۔ خاندانِ مغلیہ کا درویش صفت شہزادہ اورنگ زیب عالمگیر تاریخ میں راسخ العقیدہ مسلمان بادشاہ کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کی وجہ یہ تھی کہ شہزادے کو بچپن میں جو اتالیق ملا وہ ایک نہایت دیندار اور پاکیزہ صفت درویش تھا۔ جب شہزادہ چار سال چار ماہ اور چار دن کا ہوا تو شاہجہاں نے بعد از تلاشِ بسیار جناب مُلّا عبداللطیف صاحب سلطان پوری (ریاست کپورتھلہ) کو شہزادہ کا اتالیق مقرر کیا اور دارالحکومت دہلی طلب فرمایا۔ جناب مُلّا صاحب نے جواب دیا کہ "تشنہ بنزد چاہ مے رود نہ چاہ بنزدِ تشنہ"[1]! شاہجہاں استاد کا مرتبہ پہچان

[1] پیاسا کنوے کے پاس جاتا ہے نہ کہ کنواں پیاسے کے پاس

Marfat.com

گیا اور شہزادہ کو سلطان پور بھجوا دیا۔ شہزادہ کے لیے کوئی علیحدہ انتظام نہ تھا۔ ایک دن شہزادہ سبق نہ سُنا سکا۔ جناب مُلّا صاحب نے زور سے جو طمانچہ جڑا تو شہزادے کی نکسیر پھوٹ نکلی۔ ڈائری نویس نے خون آلود اوراق شاہی محلات میں پہنچا دیئے بیگمات اور ہمشیرگان تڑپ اُٹھیں اور مُلّا صاحب کو سزا دینے کے لیے شاہجہاں پر زور دیا۔ بادشاہ نے سزا کا حکم نامہ یوں لکھا:

بعوض طمانچہ زدن "ہزار بیگھہ زمین از رقبہ سلطان پور بنام ملا عبداللطیف تفویض نمودیم[۲]" جناب ملا صاحب کی بے نیازی ملاحظہ ہو کہ اسی حکمنامہ پر یہ شعر لکھ کر واپس لوٹا دیا ؂

شاہ مارا دہہ دہد منت نہد
رازقِ ما رزق بے منت دہد

بادشاہ مجھے جاگیر دے کر احسان جتا رہا ہے حالانکہ میرا مولا مجھے بلا طلب رزق دے رہا ہے بالآخر بادشاہ کو وہ اراضی درس کے نام لگانی پڑی۔ اس واقعہ سے اپنی اپنی جگہ پر باپ اور استاد کے اعلےٰ کردار کا نمونہ ملتا ہے۔ اے کاش! آج کے والدین اور اساتذہ کرام بھی ایسی ہی روایات کو اپنائیں۔

میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ، جنیدِ زمانی شیر یزدانی اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاص عقیدت کیشوں میں سے تھے اور چک ۲۰ ای ب چناب کینال تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں دین کی خدمت کے لیے سرگرم عمل تھے۔ کتاب ہذا کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ رہبر کامل کو اپنے مرید با صفا سے خاص محبت تھی۔ جناب میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رہبرِ کامل کے خطبات، ارشادات

---

[۲] ہزار بیگھہ زمین موضع سلطان پور کے رقبہ سے جناب ملا صاحب کے نام ہم نے لگا دیا گیا ہے

Marfat.com

اور فرمودات کو قلمبند فرما کر آستانۂ عالیہ شرق پور شریف کے متوسلین پر خاص احسان فرمایا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین
مؤلف و مرتب کتاب ہذا "خطبات شیر ربانی" میاں خدا بخش رح کے فرزند ارجمند ہیں۔ انہیں مَیں زمانہ طالب علمی سے جانتا ہوں۔ یہ اکثر قبلہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہتے۔ ہم ان کے بھی ممنون ہیں کہ اس نسخۂ کیمیا کو کتابی شکل دے کر آستانۂ عالیہ کے متوسلین کے لیے بالخصوص اور عوام کے لیے بالعموم ایک نہایت متبرک اور مفید تحفہ عطا کیا ہے۔

مناسب ہوگا اگر یہاں والدین کی ذمہ داریوں کے متعلق قرآن پاک کے حوالہ سے کچھ عرض کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۞

ترجمہ:۔ "اے ایمان والو! تم بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اُس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ اُس پر ایسے فرشتے مقرر ہیں جو بڑے تند خو، سخت مزاج ہیں۔ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جس کا اُس نے انہیں حکم دیا ہے اور فوراً بجا لاتے ہیں جو ارشاد اُنہیں فرمایا جاتا ہے۔"

اہل ایمان کو حکم دیا جا رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو آتشِ جہنم سے بچائیں۔ لیکن اُن کی ذمہ داری اپنی ذات تک محدود نہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی عذاب دوزخ سے بچانے کی پوری کوشش کرنا ان پہ لازم ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر رض نے عرض کی یا رسول اللہ اپنے آپ کو تو دوزخ سے بچانے کا مفہوم سمجھ میں آ گیا۔ ہم اپنے اہلِ و عیال کو دوزخ سے کیسے بچا سکتے ہیں۔ فرمایا "تم اسی طرح ان کو بچا سکتے ہو کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں روکا ہے۔ تم اپنے اہلِ و عیال کو بھی ان سے روکو اور جن کاموں کو بجا لانے کا اس نے حکم دیا ہے تم انہیں

Marfat.com

حکم دو کہ وہ بھی بجا لائیں۔"

لہٰذا ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو، اپنی اولاد، اپنی بیوی اور اپنے خدام کو عذاب جہنم سے بچانے کی کوشش کرے۔ اپنی اولاد اور اہل خانہ کو دین کی تعلیم دیں۔ اچھی باتیں سکھائیں اور پاکیزہ ادب و ہنر کی تعلیم دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے۔" باپ پر اولاد کا حق یہ ہے کہ جب وہ پیدا ہوں تو ان کے لئے عمدہ نام تجویز کرے۔ جب وہ بڑے ہوں تو انہیں تعلیم دے اور جب وہ بالغ ہوں تو ان کی شادی کرے۔" پھر ارشاد فرمایا کسی باپ نے اپنے بچے کو حسنِ ادب سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا۔"

نہایت ضروری ہے کہ دینی تعلیم اور عملی تربیت کا آغاز بچپن سے ہی ہونا چاہیے اوائل عمر میں جو سبق دیا جاتا ہے تا دمِ واپسیں وہ یاد رہتا ہے۔ جس کام کی عادت بچپن میں پڑ جاتی ہے وہ اس کی فطرتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔ جو والدین بچپن میں اپنے بچوں کو اطاعتِ خداوندی کی طرف راغب نہیں کرتے ان کی اولاد عموماً راہِ حق سے بھٹک جایا کرتی ہے۔ اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو حکم دیا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو انہیں مار کر پڑھاؤ اور اسی عمر میں ان کی خواب گاہیں جدا کر دو۔ کاش ہم اس فرمانِ خداوندی اور ان ارشاداتِ نبوی کی روشنی میں اپنی اولاد کی طرف توجہ دیں تو ہمیں اپنے بچوں اور بچیوں سے بے راہ روی اور آوارہ مزاجی کا شکوہ نہ رہے۔ موجودہ دور میں مخربِ اخلاق پروگرام اور مخربِ اخلاق لٹریچر کا عام زور ہے۔ اس وجہ سے ماں باپ کی ذمہ داریاں دو چند ہو گئی ہیں۔ کہ وہ اپنی اولاد کی سخت نگرانی کریں اور اس سے بھی اہم یہ ہے کہ اپنے حسنِ عمل اور اچھے نمونے سے ان کے دلوں میں نیکیوں اور بھلائیوں سے ایک والہانہ محبت پیدا کریں۔ اگر ہماری بے حسی

Marfat.com

کے باعث لادینی کی بپھری ہوئی موجوں نے ہمارے گھر کا مورچہ بھی سر کر لیا تو پھر آنے والی نسلوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

اگر آپ اپنے بچوں کے کردار کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو اُنہیں ایسی کتابیں پڑھنے کو دیجئے جن میں اخلاقیات کی تعلیم دی گئی ہو۔ جن میں بزرگانِ دین کے اُسوۂ حسنہ کا ذکر ہو۔ جن میں مُعاشرے کی اصلاح کے نسخے درج ہوں جن میں اسلامی نظریۂ حیات کے درس دیئے گئے ہوں۔ اگر اس قسم کے صحت مند لٹریچر کو فروغ دیا گیا تو فحش لٹریچر کی مانگ خود بخود ختم ہو جائے گی۔ کتابِ ہٰذا کے مطالعے کی پُر زور سفارش کی جاتی ہے، بالخصوص سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ کرام کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

خاکپائے شیرِ ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

میاں جمیل احمد شرقپوری

شرق پور شریف ۲۷ ؍ اپریل ۱۹۷۹ء

Marfat.com

اللہ جل جلالہ

"اسمِ ذاتُ اللہ سے عشق"

خواجگان نقشبند کا ہمیشہ یہ معمول رہا ہے کہ اسم ذات "اللہ" لکھ لکھ کر خوب مشق فرمایا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب کا بھی یہ معمول تھا کہ ربُّ العٰلمین کے نام نامی اسم گرامی اللہ اور اسم مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قلمبند فرمایا کرتے تھے۔ آپ بلندپایہ خوشنویس بھی تھے آپ ان ہر دو اسمائے گرامی کے بے حد عاشق و شیدائی تھے اور یہ دونوں نام انہیں دنیا و جہان کی ہر شے سے زیادہ محبوب تھے۔ اسی طرح میرے ابا جان بھی اپنے شیخ کامل کی اتباع فرمایا کرتے تھے۔ والدِ گرامی بھی اسم ذات اللہ لکھنے کی اکثر مشق فرمایا کرتے۔ یہاں دونوں نمونے برادران نسبت کی نذر کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کے نام نامی اور اسم گرامی سے جو محبت اور عقیدت اُن کو تھی اس کا اندازہ اس سے ہو جائے گا۔

صفحہ نمبر ۲۴ پر اعلیٰحضرت کا قطعہ اسم ذات اور صفحہ نمبر ۲۵ پر والد گرامی کے ہاتھ کا لکھا ہوا نمونہ ملاحظہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اسمائے حُسنیٰ کے ذریعہ دعا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے، ارشاد ہوتا ہے "اللہ کے لئے بہترین نام ہیں تم انہی ناموں کے ذریعہ اسے پکارا کرو اور ان لوگوں کا طریقہ کار چھوڑ دو جو اسمائے خداوندی کے منکر ہیں۔ عنقریب ان لوگوں کو ان کے عمل کی سزا دی جائے گی۔ (پ ۹ اعراف ع ۲۲) مقصود ربانی یہ ہے کہ جب بھی تم خدا تعالیٰ کی درگاہ میں ہاتھ پھیلاؤ تو تم اسے اسی کے ناموں سے پکارو۔ اپنے فرضی اور مصنوعی ناموں سے اسے یاد نہ کرو۔

Marfat.com

اللہ جلّ جلالہٗ اسم ذات (اسم اعظم) ذات واجب الوجود معبود حقیقی کا نام ہے اللہ اس پاک ہستی کا نام ہے جو تمام صفات کاملہ کی جامع اور تمام نقائص اور عیوب سے منزہ ہے۔ عربی میں یہ لفظ ذات باری تعالےٰ کے سوا اور کسی چیز کے لئے نہیں بولا جاتا۔ اللہ ہی ہے جو سالکوں کو راہ دکھاتا ہے، طالبوں کو ملاتا ہے۔ اللہ ہی ہے کہ سب ولی، سب شہید، سب صدیق، سب فرشتے سب نبی سب رسول اس کے بندہ ہیں اس کے حکم کے سامنے سرافگندہ ہیں۔ اس کا حکم مانتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے۔ ان سب کا بھروسہ اور سہارا اور اعتماد و توکل اللہ ہی کی ذات پاک پر ہوا کرتا ہے اللہ ہی وہ اسم ذات ہے۔ جو جملہ صفات کو اپنے اندر موجود رکھتا ہے اللہ ہی ہے جس نے ہمارے آقا و مولیٰ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ اللعالمین بنایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ جن کے ساتھ ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے ننانوے (۹۹) ہیں جو شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کے سو (۱۰۰) نام کلام اللہ میں مذکور ہیں ان میں ننانوے (۹۹) نام لوگوں پر ظاہر ہیں اور ... نام پوشیدہ ہے اور وہی نام اسم اعظم ہے اس کو راز میں رکھنے کا اصل سبب یہ ہے کہ اگر عوام کو اسم اعظم معلوم ہو جاتا تو وہ اسی میں مشغول رہتے۔ اس کے علاوہ قرآن پاک اور دیگر عبادات کو ترک کر دیتے اور یوں اللہ تعالےٰ کے نافرمان بندے بن جاتے

اللہ کے اعداد بحساب ابجد چھیاسٹھ (۶۶) ہیں ایک تسبیح اللہ چھیاسٹھ دانوں والی کا روزانہ ورد تمام جائز مسائل کے حل کے لئے کافی ہے یہ ورد وضو کی حالت میں کرنا چاہیئے اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ کے ناموں کے استعمال کرنے کے اور کئی طریقے بھی ہیں مثلاً۔

Marfat.com

(۱) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روحانی علوم میں بھی ماہر تھے آپ نے ان لوگوں کے لئے جن کو فلکی اثرات نے بے دست و پا بنا رکھا ہو ایک نہایت عمدہ نسخہ تجویز کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد بحساب ابجد نکالئے پھر اللہ تعالیٰ (۹۹) صفاتی ناموں میں سے ایسا ایک یا ایسے ایک سے زائد نام انتخاب کیجئے جن کے حروف کی عددی قیمت کی میزان آپ کے نام کے حروف کی عددی قیمت کی میزان کے برابر ہو۔ ان اسماء حسنیٰ کا ورد اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ بعد نماز فجر اتنی ہی تعداد میں جتنی تعداد آپ کے نام کے حروف کی عددی قیمت ہو کریں تو اس سے اثراتِ غم دور ہوں گے اور رزق میں وسعت ہو گی۔ یاد رہے۔ اسماء حسنیٰ سے پہلے یا اللہ کا اضافہ ضروری ہے اس کی مثال یوں ہے۔

میرا نام محمد سعید ہے اس کی عددی قیمت اس طرح ہو گی

م	ح	م	د	س	ع	ی	د
۴۰	۸	۴۰	۴	۶۰	۷۰	۱۰	۴

۹۲ + ۱۴۴ = ۲۳۶

اب مجھے اللہ تعالےٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایسا ایک یا ایک سے زائد نام جن کے حروف کی عددی قیمت ۲۳۶ ہو تلاش کرنا ہے تلاش کرنے پر کوئی واحد نام ایسا نہ ملا جس کی عددی قیمت ۲۳۶ کے برابر ہو۔ ہاں البتہ دو صفاتی نام ایسے ملے جن کی عددی قیمت کا مجموعہ ۲۳۶ بنتا ہے اور وہ عدد ہیں۔ القدوس ۱۷۰، الوکیل ۶۶، مجموعہ ۲۳۶، اب مجھے یا اللہ یا قدوسُ یا وکیلُ ۲۳۶ بار پڑھنا ہے مگر اس طرح کہ اول و آخر درود و شریف اور بعد میں یا اللہ یا قدوسُ یا وکیلُ پڑھنا ہے ان ناموں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرتی ہے جو انشاءاللہ تعالیٰ قبول ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام

Marfat.com

القدوسؒ، الوکیلؒ کی بجائے یا قدوسؒ یا وکیلؒ پڑھنا ہے ۔

قارئین کرام کی سہولت کے لئے اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسمائے حسنیٰ کی عددی قیمت کا چارٹ اور اردو، عربی حروف کی عددی قیمت کا چارٹ دونوں علیحدہ علیحدہ کتاب کے آخری صفحوں میں درج کر دیے گئے ہیں ۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ناموں کی عددی قیمت کا تذکرہ یہاں چل ہی نکلا ہے تو پھر ایک عجیب و غریب بات اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ بھی سکھوں کے گورو[1] نانک کی زبانی قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں ہو جانی چاہیئے۔ گورو نانک فرماتے ہیں ۔

ہر عدد کو چوگن (۴) کر لو دو (۲) اس میں دو بڑھا

پورے جوڑ کو پنج (۵) گن کر لو۔ بیس (۲۰) سے اس میں بھاگ لگائے ۔

باقی بچے کو نو (۹) گن کر لو، دو (۲) کو اس میں دو بڑھا ۔

گورو نانک یوں کہے ہر شے میں محمد (۹۲) کو پائے

مثلاً میرا نام محمد سعید ہے میرے نام کا عددی مجموعہ ۲۳۶ ہے مذکورہ فارمولا کے مطابق بات کچھ یوں بنے گی ۔

۴ گن = ۴ × ۲۳۶ = ۹۴۴

دو بڑھاؤ = ۹۴۶

پورے جوڑ کا ۵ گن = ۵ × ۹۴۶ = ۴۷۳۰

۲۰ سے بھاگ (تقسیم) = ۴۷۳۰ ÷ ۲۰ = ۲۳۶-۱۰

باقی بچے کا ۹ گنا = ۹ × ۱۰ = ۹۰

دو بڑھاؤ = ۹۰ + ۲ = ۹۲

[1] میرے نہایت ہی مہربان دوست جناب عطا محمد صاحب پٹواری نہر موڑ کھنڈا ضلع شیخوپورہ فرماتے ہیں کہ بقول جناب شیخ القرآن علامہ غلام علی صاحب اوکاڑوی یہ فارمولا کسی مسلمان بزرگ کا ایجاد کردہ ہے مگر نام فی الحال وہ بتا نہیں سکے اگر اگلی اشاعت

Marfat.com

۹۲ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کے اسم مبارک کے حروف م ح م د کا عددی مجموعہ ہے میں نے اللہ تعالےٰ کے تقریباً سبھی ناموں پر یہ فارمولا آزمایا ہے اور جواب ۹۲ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہے۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

ریاضی کے نقطۂ نظر سے قرآنی معجزے کو سمجھنے کے لئے کمپیوٹر کی شہادت کا کچھ ذکر یہاں کر دینا قارئین کرام کی دلچسپی کا باعث بنے گا۔ آج جبکہ کمپیوٹر ایجاد ہو چکا ہے تو سائنس اور ریاضی میں انقلاب آگیا ہے۔ چنانچہ کمپیوٹر سے سوال کیا گیا کہ انسان قرآن جیسی کتاب کی تصنیف کرنا چاہے تو کتنی مرتبہ کوشش کرنے سے یہ بات ممکن ہو سکتی ہے؟ کمپیوٹر نے جواب دیا کہ

۶۲۶۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

۲۴ صفر

اتنے انسان اور اتنی ہی بار کوشش کرنے کے باوجود اس جیسی کتاب لکھ نہیں سکتے۔ قرآنی معجزے کو سمجھنے کے لئے ایک سے انیس تک گنتی جاننا بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ ۱۹ کا ہندسہ قرآن مجید میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ چوتھی وحی میں قرآن پاک کے ۷۴ ویں سورہ "مدثر" کی ابتدائی ۳۰ آیات آپ کو دے کر حضرت جبرئیل تیسویں آیت پر رک گئے جو ذیل میں درج ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ

"اس پر ۱۹ ہیں"۔ قرآن (۷۴ : ۳۰)

مذکورہ آیت پر رک کر سورہ اقرا کی بقایا ۱۴ آیات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو دے جاتے ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ قرآن مجید کی اس آیت "اس پر ۱۹ ہیں" کا مطلب کیا ہے۔ مفسرین نے اس کے مختلف معنی لئے ہیں کسی نے کہا کہ دوزخ کے ذکر کے بعد یہ آیت آئی ہے اس لئے اس کا مطلب وہ ۱۹ فرشتے ہیں جو دوزخ پر مامور ہیں کسی نے کہا یہ اسلام کے ۱۹ اساسی اصول ہیں لیکن ہر ایک نے لکھا کہ اصل حقیقت اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اب دیکھئے کمپیوٹر کیا کہتا ہے۔

جبرئیل علیہ السلام نے پہلی وحی میں سورہ اقرا (سورہ نمبر ۹۶) کی پانچ آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھوائیں۔ چوتھی وحی میں سورہ مدثر (نمبر ۷۴) کی تیس آیات دیں اور پھر رک گئے اور سورہ اقرا کی باقی ۱۴ آیات حضور اکرمؐ کو پڑھوائیں اس طرح سورہ اقرا کی ۱۹ آیات مکمل ہوگئیں یعنی سورہ مدثر میں عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ کہنے کے فوراً بعد انیس ۱۹ آیات کی یہ سورت اقرا مکمل ہوگئی۔

۱۹ کے اس ہندسہ میں حیرت انگیز باتیں ہیں۔ کچھ آپ بھی پڑھ لیں:۔

(۱) سورہ اقرا کی پہلی پانچ آیات میں ۱۹ الفاظ اور ۷۶ حروف ہیں جو ۱۹ پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

(۲) قرآن مجید میں کل ۱۱۴ سورتیں ہیں یہ ہندسہ بھی ۱۹ پر تقسیم ہو جاتا ہے۔

(۳) ۱۱۴ سورتوں کو الٹا گنیں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱ تو ٹھیک ۱۹ ویں نمبر پر سورہ اقرا (۹۶) آتا ہے۔

(۴) قرآن کریم کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوتا ہے۔

جس میں ۱۹ حروف ہیں۔ اس آیت کا ہر لفظ جتنی دفعہ قرآن پاک میں آیا ہے ۱۹ پر تقسیم ہو جاتا ہے ایسا ہونا محض اتفاقی بات نہیں ہے "اسم" ۱۹ مرتبہ آیا ہے۔ اللہ ۲۶۹۸ مرتبہ، الرحمٰن ۵۷ مرتبہ "الرحیم" ۱۱۴ مرتبہ جو سب ۱۹ پر برابر تقسیم

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔ بسم اللہ سورۃ النمل میں دو مرتبہ اور سورہ توبہ کے آغاز میں بسم اللہ نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو تعداد ۱۱۵ ہو جاتی جو ۱۹ پر تقسیم نہ ہو سکتی۔

(۵) قرآن مجید کی ۲۹ سورتوں کے شروع میں جو حروفِ مقطعات ہیں اور یہ حروف جتنی بھی دفعہ ان سورتوں میں آئے ہیں ان کا مجموعہ ۱۹ سے تقسیم ہو جاتا ہے۔

(۶) ۱۹ کا ہندسہ ایک اور نو سے مرکب ہے۔ ایک کا عدد اللہ تعالےٰ کی وحدت کا آئینہ دار ہے اور ۹ کا عدد اس کی مخفی صفات کا علمبردار ہے۔ چنانچہ ۱۹ کا عدد جو ایک اور نو کا مجموعہ ہے اس کی صفات ظاہر و باطن پر محیط ہے حسابی نقطۂ نظر سے ایک(۱) سے پہلے کوئی ہندسہ نہیں اور نو(۹) کے بعد بھی کوئی مفرد ہندسہ نہیں۔ یعنی ۱۹ کا ہندسہ ابتدا اور انتہا پر حاوی ہے اور غالباً اسی لیے قرآن کے حسابی نظام کی اساس اسی ہندسے پر رکھی گئی ہے اس کے علاوہ ۱۹ کے ہندسے میں اور بے شمار حیرت انگیز حسابی راز ہیں جو پھر کسی موقعہ پر عرض کروں گا۔ یہاں اس قرآنی آیت پر یہ بات ختم کرتا ہوں:۔

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝

"کہہ دو، اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس کتاب جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لا سکیں گے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔"

قرآن (۱۷ : ۸۸)

53511

Marfat.com

لفظ "اللہ" کی عجیب و غریب جامعیت

آج کا زمانہ کمپیوٹرز کا زمانہ ہے جس کا تعلق ریاضی سے ہے سائنس میں سچائی کا آخری معیار ریاضی ہے۔ لفظ "اللہ" کی عجیب و غریب جامعیت کے متعلق علم حساب کا ایک فارمولا پیش کیا جا رہا ہے جس پر عمل کرنے سے ہر چیز کے وہی مقررہ اعداد حاصل ہوں گے جو لفظ "اللہ" کے اعداد ہیں۔ موجوداتِ عالم کی ہر ذات اور ہر چیز پر حاوی ہے اس کا تعلق چاہے کسی عالم سے ہو۔ "اللہ" کے نام مبارک کی عددی قیمت ۶۶ ہے قاعدہ/کلیہ درج ذیل ہے۔

۱۔ کسی لفظ کی عددی قیمت نکال کر جمع کر لی جائے۔

۲۔ "۲" سے ضرب دو۔

۳۔ "۱" حاصل ضرب میں جمع کر دو۔

۴۔ حاصل جمع کو "۳" سے ضرب دو۔

۵۔ حاصل ضرب کو ۶ پر تقسیم کرو۔

۶۔ باقی بچے کو ۲۲ سے ضرب دو۔

جواب ۶۶ آئے گا جو اللہ کے اعداد ہیں "ہمہ از اُوست" ہے کہ ہر چیز اور ہر ذرہ جل جلالہ ہی کی تخلیق ہے۔ مثلاً:

محمد صلی اللہ علیہ وسلم = عددی قیمت = ۹۲

۲ سے ضرب = ۱۸۴

۱ جمع کیا = ۱۸۵

۳ سے ضرب دی = ۵۵۵

۶ پر تقسیم کیا = ۹۲ - (۳)

Marfat.com

باقی بچے کو ۲۲ سے ضرب دی تو ۶۶ جواب آیا یہی نام اسم ذات "اللہ" ہے
جس طرح موجوداتِ عالم کی ہر شے میں اللہ بس رہا ہے اسی طرح حقیقت
محمدیہ کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر ہے - علم حساب کا فارمولا اگلے
صفحات میں ملاحظہ ہو اور تجربہ فرما کر مستفیض ہوں -

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے دستِ مبارک کے لکھے ہوئے قطعہ اسمِ ذات کا عکس

Marfat.com

میاں خدابخشؒ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اسمِ ذات کا نمونہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ نور السمٰوٰتِ والارض

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیٰ حبیبہٖ محمدٍ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم

اے دل خداوند کریم سے عجز سے دعا کر کہ تجھے
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہونے کی
توفیق عطا فرما دیں۔ آمین

Marfat.com

باسمہٖ تعالےٰ

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہُوں

پیش لفظ

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ (سورہ ہود ۱۲)

(اے نبی مکرمؐ) یہ پیغمبروں کے قصّے جو ہم تمہیں سناتے ہیں وہ چیزیں ہیں جن کے ذریعے سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں)

رب تعالےٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کے قصّے سنا اور بتا دیئے۔ کچھ قرآن کریم میں اور کچھ رازداری سے۔ گویا حضور سب رسولوں سے باخبر ہیں۔ سابق نبیوں کے حالات و واقعات سے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے باخبر فرما دیا تاکہ کافروں کے بُرے رویّہ اور بدسلوکی سے آپؐ کے دل مبارک کو رنج اور دُکھ نہ پہنچے اور آپ صبر و استقامت سے کام لیں۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تعالےٰ اپنے حبیب پاکؐ کی دل جوئی فرماتے ہیں کہ ایسی تکالیف صرف آپؐ ہی کو نہیں آئیں آپؐ سے پہلے پیغمبروں کو بھی تکالیف اور رنج پہنچے مگر انہوں نے صبر و استقامت سے ان تکالیف کو برداشت کیا۔

بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ اسی طرح اولیائے کرام اور صالحینِ اُمت کی زندگی کے حالات سُنانے سے لوگوں کے دلوں میں ایمان قوی ہوتا ہے، اور اعتقاد پختہ ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت قدمی پیدا ہوتی

Marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی باتیں سُن کر اور پڑھ کر اُن سے دوستی پیدا ہوتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اُن پر نازل ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ اپنے گناہوں کی وجہ سے سخت پریشان اور نا امید ہوگا۔ دوزخ کے ڈر سے بے حد خائف ہوگا۔ اللہ تعالےٰ اُس سے کہے گا کہ کیا تو فلاں نیک بندے کو جو کہ فلاں محلّے۔ شہر یا گاؤں میں رہتا تھا جانتا تھا وہ عرض کرے گا، باری تعالےٰ میں اس کو جانتا ہوں۔ حق تعالےٰ فرمائے گا کہ جا تجھ کو اس کی وجہ سے بخش دیتا ہُوں۔ اگر کسی اللہ کے نیک بندے کو صرف جاننے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ بخش دے گا تو جس شخص نے اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں کی دل و جان سے پیروی کی ہوگی اس پر تو کچھ زیادہ ہی مہربانیاں ہوں گی۔

۲۔ زبدۃ العارفین۔ قدوۃ السالکین۔ حُجّۃ الکاملین۔ پیکرِ رشد و ہدایت اعلیٰ حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہ صرف برِ صغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف اولیاء اللہ میں سے ہیں بلکہ بیرون ممالک بھی آپ کے عقیدت کیش موجود ہیں۔ آپؒ کی حیاتِ مبارکہ اور سوانح حیات پر پہلے کئی کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ ہر مصنف نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنی اپنی نسبت، عقیدت، ہمت اور اہلیت کے مطابق خوب سے خوب تر لکھا ہے مگر آپؒ کی ذات بابرکات کچھ ایسی جامع ہے کہ سب کتابیں پڑھنے کے باوجود طبیعت سیر نہیں ہوتی اور یہی جی چاہتا ہے کہ اے کاش اِس موضوع پر پڑھنے کے لیے کچھ اور بھی مل جائے تاکہ تشنگی کو دُور کیا جا سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں جاری و ساری رہے گا۔

۳۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ کتاب "خطباتِ شیر ربّانی" ہے جو آپؒ کے عقیدتمندوں کے لیے ایک نہایت مفید تحفہ ثابت ہوگی۔ آپؒ کے خطبات کا مجموعہ آج تک نہیں چھپا۔ یہ سعادت میرے اَبّا جان کو نصیب ہُوئی۔ میرے اَبّا جان آپؒ کے سچے مرید تھے پہلی بار ۶ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء کو شرفِ قدم بوسی حاصل کیا اور پھر شاید ہی کوئی جمعہ کا دن یا

Marfat.com

رخصت کا دن ایسا گذرا کہ آپؒ کی خدمتِ اقدس میں حاضری نہ دی ہو۔ یہ سلسلۂ نیازمندی و ملاقات آپؒ کی تاریخ وصال تک بدستور جاری رہا۔ اباجان کا معمول تھا کہ گھر آتے ہی سب سے پہلے آپؒ کے فرماتے ہوئے خطبات اور ارشادات کو اپنی بیاض میں قلم بند فرما لیتے تھے۔ یہ بیاض دو تین جلدوں میں میرے پاس محفوظ ہے قبلہ والدگرامی کی یہ دلی خواہش تھی کہ اس مجموعہ کو عوام کی نذر کر دیا جائے۔ ایک قسط "پہلی ملاقات" کے عنوان سے رسالہ سلسبیل لاہور میں شائع بھی ہوئی تھی، مگر پھر عدیم الفرصتی کی وجہ سے اور کچھ لکھا نہ جا سکا۔ بالآخر قبلہ اباجان ۲۸ جنوری ۷۰ء کو ہمیں داغِ مفارقت دے گئے۔

جوں جوں قبلہ اعلیٰ حضرتؒ کے عقیدت مندوں کو اس "مجموعہ" کی خبر ملی انہوں نے اس نادر نسخے کو شائع کرانے کی ترغیب دی اور ہر طرح سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ میرے لیے یہ کام سخت مشکل تھا۔ اپنی کم علمی اور بے بضاعتی آڑے آتی تھی۔ اس ذمہ داری کو نبھانے کی ہمت نہ پاتا تھا۔ غفلت اور سوچ بچار میں یونہی دن گزرتے جاتے تھے کہ اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کا سالانہ عرس پاک آ گیا۔ گھر سے حاضری کے لیئے روانہ ہوا۔ بس میں میرے محترم و مکرم جناب حاجی محمد علی صاحب آف کلکتہ کمال مہربانی اور شفقت سے ملے۔ لاہور سے جب شرق پور شریف والی لاری پر سوار ہوئے تو راہ میں بندہ نے ضمناً "خطبات" کا ذکر کیا تو جملہ حاضرین نے بھی اس میں بے حد دلچسپی لی اور مجھے تاکید کی کہ اس قیمتی نسخے کو عوام تک ضرور پہنچایا جائے۔ بلکہ کئی دوست (احباب) تو میرے پاس آ کر خطبات نقل کر کے لے جانے پر بھی مصر ہوئے۔ دربار شریف پر برادرم چودھری لال حسین صاحب ناز (جو حضرت قبلہ ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص ارادت مندوں میں سے ہیں) سے ملاقات ہوئی۔ ان کو پہلے ہی "خطبات" کے متعلق علم تھا۔ ملتے ہی پوچھنے لگے کہ مسودہ کہاں تک تیار ہوا ہے۔ ان حالات و

Marfat.com

واقعات سے میری حوصلہ افزائی ہوئی اور دربار شریف پر استقامت کے لیے عاجزانہ دُعا کی جو بفضلہٖ تعالیٰ قبول و منظور ہُوئی۔

دُعا ہے کہ اس نایاب کتاب کے مطالعے سے آپؒ کے مُرید پرانی یادیں تازہ کر کے قلب و رُوح کو تسکین پہنچائیں — اور آستانۂ عالیہ کے متوسلین اپنے ایمان اور رُوح کی تقویت اور فرحت کا سامان پاسکیں — شاید یہی میری ناچیز کوشش محشر کے روز ربُّ العزت کو پسند آجائے اور اس طرح میری بخشش ہو جائے۔

؎ شنیدم کہ در روز اُمید و بیم — بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

برادرانِ عظام دُعا فرمائیں، اللہ تعالےٰ میری اس محنت و کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں بزرگانِ دین کی خدمت اور اُن کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرماتے تاکہ ہم اللہ تعالےٰ کے بیش بہا انعامات سے بہرہ ور ہوسکیں، اور اپنے آپ کو اس کے فضل و کرم کا مورد بنا سکیں۔ اللہ بھی کریم اور رسول اللہؐ بھی کریم ہیں ہم دو کریم ہستیوں کے درمیان ہیں اس لئے بخشش یقینی ہے

؎ یا ربّ تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

میاں محمد سعید شادؔ
۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۹ھ

Marfat.com

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

زپائے تا بسرش ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است[1]

اللہ تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا رتبہ بخشا اور خلافتِ ارضی کا منصب عطا فرمایا۔ اس منصب اور شرف کے لیے کچھ قواعد و ضوابط کی پابندی لازمی قرار دی گئی۔ اس پابندی کو آسان تر کرنے کے لیے اپنے خاص برگزیدہ بندے بھیجے جن کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔ تاکہ انسان اُن کے عملی نمونہ اور تعلیم سے کماحقہٗ استفادہ کر سکے۔ اور خلعت خلافت کو تار تار ہونے سے بچا سکے۔ یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہُوا اور حضور سرورِ کائنات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہُوا۔ انبیا علیہم السلام کا وجود مبارک خاص صفات اور خوبیوں کا حامل ہوتا ہے۔ وہ پیدائشی طور پر گناہوں سے محفوظ اور معصوم ہوتے ہیں۔ مرتبہ نبوت وہبی ہے۔ کسبی نہیں۔ حضرت انسان کا کھلا کھلا دشمن شیطان ہے۔ جس نے انسان کے سامنے سر اطاعت خم کرنے سے انکار کر دیا اور اُس کی عظمت کا قائل نہ ہُوا۔ اس انحراف کی پاداش میں راندۂ درگاہ قرار دیا گیا۔ اُس نے مجبوراً یہ ذلت تو برداشت کر لی مگر ساتھ ہی دعوےٰ کیا کہ میں انسان سے پُورا پُورا بدلہ لوں گا۔ ساتھ ہی یہ بھی اقرار کیا کہ تیرے کچھ بندے ایسے ہوں گے جن پر

[1] پاؤں سے لیکر سر تک اس کو جہاں سے دیکھتا ہوں۔ ادائیں دل کا دامن تھام لیتی ہیں کہ محو ہو جانے کی یہی جگہ ہے۔

Marfat.com

میرا جادو نہ چل سکے گا، مگر اکثریت میرے ہی احکام کی پابندی کرے گی۔ مگر اللہ کی رحمت اپنے بندوں سے جُدا نہیں ہوئی۔ اُس نے ہدایت کے لیے "وقتاً فوقتاً" انبیا کرام مبعوث فرمائے اور جب سلسلہ نبوت ختم ہو گیا تو رُشد و ہدایت کا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علماؑ کے سپرد ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ :

علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ میری اُمّت کے عالم بنی اسرائیل کے انبیاؑ کی مانند ہیں۔ اُن کو منصب ولایت عطا ہوا۔ بے شک ورثہ ولایت کسبی ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ منصب ولایت پر فائز ہونے والے انسان بھی پیدائشی طور پر ان صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ان میں کچھ پیدائشی ولی ہوتے ہیں۔ جن کو سُنّتِ الٰہی کے مطابق کسی شیخ طریقت کے زیر تربیت رہنا ضروری ہے ایسے بزرگ شیخ طریقت کی توجہ سے دوسروں کی نسبت تھوڑی مدت میں بلند ترین مدارج پر پہنچ جاتے ہیں۔ بلکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُن کی ہمت بلند اُن سے بھی آگے قدم بڑھا لیتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ شیخ طریقت بھی اُن سے فیض حاصل کرتا ہے، اگرچہ ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ مشہور نقشبندی بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے فرمایا کہ پہلے شیخ احمد سرہندیؒ مجھ سے فیض حاصل کرتے تھے۔ اب میں اُن سے استفادہ کرتا ہوں۔ ایسا ہی حضرت بابا امیر الدین رحمۃ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ خواہ ان دونوں بزرگوں کے قول کو کسر نفسی پر محمول فرمایا جائے۔ خواہ لوگوں پر اپنے مرید کی عظمت کے اظہار پر۔ بہرحال کوئی توجیہہ بھی ہو۔ شیخ احمد سرہندیؒ اور حضرت میاں صاحبؒ کی عظمت کو تسلیم کرنا پڑے گا، اولیائے کرام کے گروہ میں سے دوسرے پیدائشی ولی تو نہیں ہوتے۔ مگر اُن میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ جوہر موجود ہوتا ہے جو ولایت کا لازمہ ہے، ایک دفعہ حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ

Marfat.com

کا گزر کچھ بچوں پر ہوا جو کھیل رہے تھے۔ آپ نے اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا: کہ "ان بچوں میں ایسے بھی ہیں کہ اُن پر اگر توجہ دی جائے تو وہ توجہ ضائع نہ جائے گی۔ مگر ان کی یہ صلاحیتیں یونہی ضائع ہو جائیں گی، ایسے انسانوں کو اگر اچھا شیخ طریقت مل جائے تو ولایت کے مقام پر پہنچ سکتے ہیں"۔ یہاں میں ایک بات کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ جن لوگوں کو کسی شیخ کامل کی صحبت نصیب ہو جائے تو وہ خواہ کسی ادنیٰ مرتبے پر بھی کیوں نہ ہوں، اُن کی صحبت ضائع نہیں جاتی ؂

یک زمانہ صحبت با اولیاء[1]   بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

شیخِ کامل کو عقیدت کے ساتھ ایک نظر دیکھ لینا بھی بہت بڑی خوش نصیبی ہے
حضرت میاں صاحبؒ نے ایک دفعہ فرمایا کہ سانپ اگر کسی کو ڈس لے تو اُس کا زہر کچھ نہ کچھ اثر ضرور کرے گا۔ اسی طرح اللہ کے بندے ہر آنے والے کچھ نہ کچھ دے دیتے ہیں۔ انشاء اللہ اُس کا اثر کسی نہ کسی وقت ضرور ہو جاتا ہے۔

؎ قسمت کیا ہر ایک کو قسامِ ازل نے ۔ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا ۔ غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا۔

صحابیت ایک بہت بڑا درجہ ہے۔ جن صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدتوں صحبت اختیار کی اُن کا کہنا ہی کیا۔ لیکن جنہوں نے مسلمان ہونے کی حیثیت میں ایک دفعہ بھی زیارت کی وہ بھی صحابی ہیں اور جو کم سن اور کم عمر تھے اور کسی صحابی کے بیٹے تھے، اُن کو صرف زیارت کا شرف حاصل ہوا ——— اُن کو بھی صحابی صغیر کہا جاتا ہے، بے شک جن لوگوں کو عقیدت کے ساتھ ایک دفعہ بھی حضرت میاں صاحبؒ کے دیدار مبارک کا شرف حاصل ہوا ہے، وہ بھی آپ کے فیض سے محروم نہیں رہے
ایک شخص لوگوں میں بُرائی کے سبب مشہور تھا۔ وہ ایک راستہ پر جا رہا تھا حضرت

---

[1] ولی اللہ کی خدمت میں چند لمحات بیٹھنا سو سال کی بے ریا بندگی سے بھی افضل ہے۔

Marfat.com

جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ دوسری طرف سے تشریف لا رہے تھے، اُس نے آگے بڑھ کر دست بوسی کا شرف حاصل کیا اور آگے بڑھ گیا، وہ چلا جا رہا تھا، کہ ایک شخص نے اُسے اُس کے بدنام سے پکارا۔ غیب سے آواز آئی کہ اس کو ایسا نہ کہو۔ اس نے جنید سے مصافحہ کیا ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا غلام مرتضےٰ رح بیربل شریف والوں سے اُن کے ایک مرید نے بار بار کہا کہ حضرت فلاں شخص مجھے بہت تکلیف دیتا ہے آپ نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا۔ کیا کروں اس نے ایک دفعہ جب میں بچہ تھا، پیار کے ساتھ گود میں اُٹھایا تھا۔ مجھے اُس خدمت کا لحاظ ہے۔ حضرت موصوف مریدوں کے بارے میں بڑے غیور تھے۔ مگر اتنی سی خدمت بددعا کے آڑے آگئی۔

حضرت میاں صاحب رح اُن اولیائیں سے تھے جن کی مثالیں صرف متقدمین اولیائیں ملتی ہیں۔ لہٰذا اُن کی صحبت میں ایک دفعہ بھی بیٹھنے والا آپ کی نظرِ عنایت سے محروم نہیں رہا۔ اصل عالم تو ارشادِ باری کے مطابق وہ ہیں جن کے قلوب خشیت الٰہی سے سرشار ہوں۔ بعض لوگ علم تو رکھتے ہیں لیکن خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ سے محروم ہوتے ہیں

خداوندی علم خود بڑی نعمت ہے اور نعمت کے حصول کا ذریعہ بھی۔ لیکن عالم کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد کسی اللہ والے کی جوتیاں سیدھی کرے۔ مکتب کا علم اور ہے اور لدنی علم اور۔ اولیاء اللہ کو جو علم حاصل ہوتا ہے وہ فیضانِ الٰہی ہے۔ اولیاء اللہ نائبِ رسول ہوتے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب رح کی خدمت میں ہر سلسلے کے مرید حاضر ہوتے تھے۔ آپ کو بتانے کی ضرورت نہ تھی۔ چشتی کے سامنے آپ بڑے جذبے کے

Marfat.com

ساتھ فرمایا کرتے چشت اہلِ بہشت پھر حضرت بابا فریدؒ کے بارے میں کچھ ارشاد فرمانے لگ جاتے اور قادری ہوتا۔ تو فرماتے حضرت گیارھویں شریف والی سرکار تو یہ فرما رہی ہے اور تم یہ کرتے ہو۔ اُس وقت یوں معلوم ہوتا تھا کہ بغداد شریف والی سرکار خود فرما رہے ہیں اور حضرت رحمتہ اللہ علیہ اُن کی ترجمانی کرتے ہیں۔ حضرت میاں غلام اللہ صاحبؒ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ میں نے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن کے لیے خلافت کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ اب خود غور کرو ہر عالم کا یہ منصب نہیں جو عالم بھی یہ سمجھتا ہے کہ میرے لیے میرا کتابی علم کافی ہے وہ فریب خوردہ انسان ہے۔

حضرت میاں صاحبؒ کا جو اندازِ تبلیغ تھا، اُس کو براہِ راست جاننے والے چند نفوس باقی رہ گئے ہیں اور اُس کی ایک جھلک زیرِ نظر کتاب میں موجود ہے۔ پنجابی زبان کے سادہ لفظوں میں تبلیغ فرماتے تھے۔ بڑے بڑے دیدہ دلیر اشخاص خدمت میں حاضر ہوتے، کسی کی پٹائی ہوتی، کسی کو یونہی نصیحت فرماتے۔ لیکن بیٹھک شریف سے جب وہ اشخاص باہر آتے تو بادیدۂ نم، چہرے پر خاص قسم کی نورانیت، آنکھوں میں عجیب سی مستی چھائی ہوئی، چال میں عجز و انکساری غرض کہ یکسر بدل چکے ہوتے اور انہی اشخاص کو اگر کچھ دنوں کے بعد دیکھنے کا موقع ملتا تو پہچاننا مشکل ہو جاتا۔ چہرے پر سُنّت کے مطابق ڈاڑھی، سر پر ٹوپی یا ٹوپی پر پگڑی، کُھلی آستینوں والا کرتا، گھٹنوں تک، سادہ اور صاف لباس زیبِ بدن، دنیا ہی بدل چکی ہوتی۔ ایک عورت ہمارے ہمسایہ میں رہتی تھی اُس کا ایک بھانجا اُسے ملنے کے لیے آیا کرتا تھا۔ بڑا دبنگ طبیعت۔ لمبی لمبی مونچھیں پتنگ بازی کا شائق، ٹانگہ چلایا کرتا تھا، بڑا لڑاکا، ایک بار وہ کسی لڑائی میں واعدار ہو چکا تھا۔ اُس سے خوف آیا کرتا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد اپنی خالہ کو ملنے کے لیے آیا۔

Marfat.com

تو فرشتہ سیرت انسان تھا، وہ آ ہی رہا تھا کہ میرے والد صاحب نے اُن کو اپنے پاس بٹھا لیا اور وہیں اُس کی خالہ کو بلا لیا۔ والد صاحب فرمانے لگے "جیموں! (یہ اُس عورت کا نام تھا) دیکھ تیرا ایہہ ادھوای بھانجا اے، ایسا کس طرح ہُوا؟ وہ ایک ایسے کام کی دُعا کے لیے، میاں صاحبؒ کے پاس حاضر ہوا جس کا میں یہاں ذکر مناسب نہیں سمجھتا۔ وہ یہ سمجھ کر گیا تھا کہ کوئی عام پیر ہے، اُس کی دعا سے شاید میرا مطلب حاصل ہو جائے۔ میاں صاحبؒ نے اُس کی خوب پٹائی کی اور کچھ ارشاد فرمانے کے بعد کہا "چلے جاؤ"۔ عشق کا جو بھوت اُس کے سر پر سوار تھا، نکل چکا تھا۔ اُس شخص نے خود مجھ سے کہا کہ جب میاں صاحب مجھے مار رہے تھے۔ میرا دل چاہتا تھا کہ مارتے ہی چلے جائیں چونکہ آپ تھک گئے تھے اس لئے میرا دل چاہتا تھا کہ میں اُن کی مٹھی چاپی کروں۔ یہ تھا تربیت کا ایک نرالا رنگ۔

زیر نظر کتاب آپ کے مرید میاں خدا بخش صاحبؒ کی کاوش کا نتیجہ ہے انہوں نے اُن تمام خطبات کا خلاصہ جمع کیا ہے جو اُن کی حاضری میں حضرت میاں صاحبؒ نے شرق پور میں ارشاد فرمائے تھے، نہ کوئی لمبی چوڑی تمہید ہے اور نہ لچھے دار تقریر۔ مگر جن مبارک انسانوں نے اُن کے وعظ سُنے ہیں۔ وہی آنکھوں دیکھا حال بتا سکتے ہیں۔ آپ وعظ فرما رہے ہیں۔ اکثر کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں۔ کسی کی چیخیں سُنائی دیتی ہیں۔ کوئی حال سے بے حال ہو رہا ہے اور دل چاہتا ہے کہ آپ کا سلسلہ کلام ختم ہی نہ ہو۔ یوں معلوم ہوتا ہے مسجد کی ساری فضا نور سے بھری ہوئی ہے۔ حاضرین پر رحمت کی بارش ہو رہی ہے۔ علماؑ اپنی استعداد کے مطابق اور عوام اپنی قابلیت کے مطابق سرچشمہ رحمت سے یکساں فیض یاب ہو رہے ہیں۔ سامعین کے دلوں کا حال حضور پر روشن ہے اور اشاروں ہی اشاروں میں اُن کو تنبیہ فرما رہے ہیں ایسے حالات

Marfat.com

ہیں تمہید و تسلسل کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کبھی ایسی باتیں بھی فرما جاتے، جو عام سمجھ سے بالاتر ہوتیں، گویا یہ کلام خواص کے لیے ہے۔ کبھی اہل شہر کی طرف توجہ ہوتی، تو سود خوروں سے یہ فرماتے "سود کھاتے ہو، سُور، قیامت کو کیا جواب دو گے؟"
آج کس میں جرأت ہے کہ کھلے لفظوں میں ایسا کہہ سکے۔ سننے والے رنجیدہ نہ ہوتے بلکہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتے۔ مجال دم زدن نہ تھا۔ زبان پر "ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ"* (پھر اس کا بیان ہمارے اُوپر ہے) کا قیاس ہوتا تھا۔ گویا کہنے والا آپ کی زبان مبارک سے کہلوا رہا ہے۔ حضور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے ہیں ہاتف غیبی جو القا کر رہا ہے، وہی بیان ہو رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحیح کیفیت بیان کرنے سے میرا قلم قاصر ہے۔ وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ سچ فرمایا۔ خدا کے سچے اور پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کو قبول فرما لیتا ہے تو اُس کا ڈھنڈورا آسمان پر پٹ جاتا ہے اور اُس کی آواز دنیا کے گوشہ گوشہ میں سنائی دیتی ہے۔ پھر دُور و نزدیک سے لوگ کھچے ہوئے اُس نیک بندے کی طرف چلے آتے ہیں وہ مقام رشد و ہدایت پر فائز ہوتا ہے۔ اُس کی زبان سے نکلا ہُوا ایک ایک لفظ دلوں پر تیر و نشتر کا کام دیتا ہے، دلوں کی سیاہیاں دُھل جاتی ہیں اور نورِ الہٰی سے دِل منوّر ہو جاتے ہیں۔ وہ جو کچھ کہتا ہے خدا کی طرف سے کہتا ہے۔

؎ گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقومِ عبداللہ بوُد

آپ ان خطبات کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں، جتنی دفعہ پڑھیں گے، نئی لذت حاصل ہوگی اور نیا سرور آئے گا۔ قرآن کریم چودہ سو سال سے پڑھا جا رہا ہے، لیکن ہر دفعہ پڑھنے سے نئی لذّت اور نیا لطف حاصل ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی ایسی کتاب نہیں جو اتنے تکرار سے پڑھی جائے اور پھر بھی لذت قائم رہے یہ اللہ کا کلام ہے، لیکن اللہ کے بندوں کے کلام میں اللہ کی بخشی ہوئی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ جتنی

---

* ... نہ جانا کہ بنا۔ وہ اللہ کے بندے کا کہا ہے۔

Marfat.com

بار پڑھا جائے، اتنا ہی لطف آتا ہے۔ پڑھنے کے وقت ایسا تصور کر لیا کریں کہ اللہ کے شیر، اور حضور پُرنور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے، محراب کے نزدیک ہاتھ میں عصا لیے وعظ فرما رہے ہیں اور جو کچھ ان خطبات میں فرماتے ہیں، اُن کو اپنے حال پر منطبق کرتے جائیے۔ میرا ایمان ہے کہ آپ پر بھی وہی کیفیت طاری ہو جائے گی، جو حاضرین پر ہُوا کرتی تھی اور اصلاح احوال کے لیے یہ خطبات بہت ہی مفید ثابت ہوں گے۔

اعلیٰ حضرت پر کچھ اچھی کتابیں اور بھی لکھی گئی ہیں اور بہت سی اچھی کتابیں لکھی جائیں گی۔ مگر یہ پہلو تشنۂ تحریر تھا۔ کسی صاحب نے اس پہلو کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ میں نے آج سے چالیس سال پہلے انقلاب الحقیقت حصہ دوم کے دیباچے میں اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ کسی ولی اللہ کے کشف و کرامات کو ثانوی حیثیت حاصل ہوتی ہے، سب سے اوّل اور مقدم بات یہ ہے کہ اُس ولی کے بارے میں یہ دیکھا جائے کہ اُس میں دلوں کی دنیا بدلنے کی کہاں تک اہلیت ہے۔ کیونکہ اصل کام تو یہی ہے کہ اپنے ربِّ کریم سے غافل انسانوں میں ایسی تبدیلی کر دی جائے کہ وہ خدا کے دربار میں سجدہ ریز ہو جائیں اور اُس کے رسُول کی محبت میں سرشار۔ یہی اصل کام ہے۔ یہ خطبات اُس کی ایک جھلک ہے۔ میاں خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سعادت مندی ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات، کو اپنی یادداشت کی بناء پر تحریر کرتے رہے، اور اس طرح کچھ نہ کچھ ذخیرہ جمع ہو گیا۔ ایسی ترغیب بھی خدا کے فضل کی نشانی ہوتی ہے۔ خدا جب چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے کسی نہ کسی نیک بندے سے اپنا کام لے لیتا ہے۔

خاکپائے شیر ربانی رح

مولوی ظہور ربی عفی عنہ پھلروان ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

دیباچہ

خدا در انتظار حمد نیست محمد چشم بر راہ ثنا نیست

محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس خدا مداحِ شانِ مصطفےٰ بس

۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک جب کہ بندہ گورنمنٹ ہائی سکول شرق پور شریف میں ایک طالب علم تھا، میرا زیادہ وقت قبلہ حضرت ثانی لاثانی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی میں گذرتا جو محبت اور توجہ حضرت قبلہ ثانی ولاثانی رحمۃ اللہ علیہ سے مجھے نصیب رہی وہ شاید ہی کسی اور کے حصہ میں آئی ہو۔ چار سال کا یہ عرصہ میرے لیے سرمایہ حیات ثابت ہُوا۔ آپ کا پیار اور شفقت تا زندگی بھلایا نہیں جا سکتا۔

اپنے پیر و مرشد حضرت کرماں والی سرکار کی صحبت اور غلامی میں بھی کچھ وقت گذارا۔ آپ کی نوازشات اور توجہ خاص کو میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ آپ کی مہربانیاں صرف اس وجہ سے نہیں کہ بندہ آپ کے پیر بھائی کا بیٹا ہے۔ کرماں والا (ضلع فیروز پور اور اب ضلع ساہی وال میں) جب حاضر ہوتا تو آپ فرماتے یہ تو میرے پیر بھائی کا بیٹا ہے اور خصوصی توجہ سے سرفراز فرماتے۔ آپ کی دھیمی دھیمی اور میٹھی میٹھی باتیں میرے قلب و روح کے لیے باعثِ مسرت و ابتہاج ہوتیں۔ ایک ایک کرکے یہ سب نورانی ہستیاں ہمیں داغِ مفارقت دے گئی ہیں۔ بارگاہِ ربّ العزت میں نہایت

---

[1] خدا کسی کی حمد کا محتاج و منتظر نہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثنا کے خواہاں نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی حمد کرنے والے کافی ہیں اور خدا اپنے محبوب کی تعریف کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

عجز و نیاز سے دُعا گو ہُوں کہ ان کے آستانے رہتی دنیا تک شاد و آباد رہیں، اور صاحبزادگان کو دین اور دنیا کی تمام نعمتیں حاصل ہوں۔ آمین۔

ابا جان نے بچپن ہی میں مجھے کریما، پند نامہ شیخ عطار، گلستان و بوستان۔ انوار سہیلی و دیگر دینی کتب پڑھا دی تھیں اور میری تربیت دینی ماحول میں فرمائی چونکہ اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ نے ابا جان کو مطالعہ کی خاص اجازت فرمائی ہوئی تھی اس لیے بیشتر وقت پڑھنے اور لکھنے میں گزرتا اور لطف کی بات یہ ہے کہ ابا جان ہمیشہ دوزانو بیٹھ کر مطالعہ فرماتے۔ توجہ اور انہماک کی کیفیت دیدنی ہوتی۔ اپنے شیخ کامل سے عقیدت اور نسبت کا یہ مقام تھا کہ کسی کو نام لے کر پکارنے کی اجازت نہ تھی۔ گھر یا باہر کبھی دنیا کی کوئی بات نہ ہوتی۔ بس ہمیشہ اپنے پیر و مرشد کی عنایات اور مہربانیوں کی یادوں کا تذکرہ فرمایا کرتے۔ اکثر فرمایا کرتے "اگر شرقپوری سرکار کی غلامی اور فقیری نصیب نہ ہوتی تو نہ جانے کتنا بُرا حال ہوتا نہ دین کے رہتے نہ دنیا کے۔ ابا جان نے سینکڑوں خطوط مجھے لکھے۔ کسی ایک خط میں بھی دنیا کی کوئی بات نہیں ملتی یہاں چند خطوط کی نقول پیش کروں گا۔ قارئین کرام! میں بے حد گناہگار ہوں ؎ من آنم کہ من دانم

بس جو کچھ بھی ہوں ان بزرگانِ عظام کے فیضانِ نظر کے صدقے سے ہُوں۔ میری کم علمی اور کم مائیگی کے باعث اس کتاب میں کوئی خامی دیکھیں تو قلم عفو سے درست فرما دیں چونکہ داناؤں کا قول ہے کہ کتاب کا مطالعہ کرتے وقت زباندانی اور انشا پردازی پر خاص توجہ دینے کی ضرورت نہیں، بلکہ صرف خیالات اور کوشش پر توجہ دینی چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی بات پسند خاطر آجائے تو اس بندۂ عاجز و ناتواں کے حق میں دعائے خیر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں ؎

کسی کی مغفرت کا یہ اگر ساماں ہو جائے
تو شاید حشر میں مشکل میری آساں ہو جائے

Marfat.com

یہ مانی ہوئی بات ہے کہ اولیائے کرام ہی ایسی ہستیاں ہیں جنہوں نے اللہ تعالےٰ کے دین اور شریعت مطہرہ کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلایا۔ کروڑہا غیر مسلموں کو مسلمان کیا اور گمراہ مخلوق کو راہِ راست دکھایا۔ سرکارِ مدینہ کی طرف سے اولیائے کرام کو علاقے تفویض ہوتے ہیں جہاں کتاب وسنت کے احیاء کی تمام تر ذمہ داریاں ان کو سونپی جاتی ہیں بالخصوص ہندوستان میں دین کی ترویج و اشاعت ان ہی بزرگانِ عالی مقام کی بدولت ہوئی سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت خواجہ باقی باللہؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ، حضرت خواجہ فرالدین مسعود ملقب بہ گنج شکرؒ الغرض سینکڑوں اولیائے کرام ہندوستان میں مامور ہوئے۔ صرف لاہور شہر میں ساٹھ سے زائد بڑے بڑے اولیائے کرام دور دراز کی مسافتیں طے کرکے تشریف لائے۔ شبانہ روز کے مجاہدوں اور ریاضتوں کے درمیان انہوں نے رشد و ہدایت کے سلسلے جاری کیے اور بالآخر یہیں پیوندِ خاک ہوئے یوں ہندوستان کے شہر شہر میں اسلام کا بول بالا ہوا اور ان بوریا نشینوں کے فقر کا سکہ پورے برصغیر میں بیٹھتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ پورے برصغیر میں رسولِ عربیؐ کے نام لیوا پیدا ہو گئے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی کہ "ہند سے مجھے خوشبو کی مہک آرہی ہے"۔ یہ مہک برصغیر پاک و ہند میں اسی بادِ نسیم کی لائی ہوئی ہے جن کو عرفِ عام میں صوفیاء کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ہمارا فرض ہے اگر ہم اپنے ان محسنین کا شکر و ذکر کرنے میں بخل سے کام لیں گے تو خدا کا شکر کیسے ادا کر پائیں گے۔ چنانچہ بندۂ عاجز کے نزدیک شکریہ ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان بزرگانِ دین کی پاکیزہ زندگی کے حالات دوسروں تک پہنچا کر ان کے ارشادات و ملفوظات کو عام کیا جائے۔

اسی ضمن میں بندہ اپنے علاقہ کی ایک نامور ہستی کا ذکرِ خیر کرنے کی سعادت

Marfat.com

حاصل کر رہا ہے۔ اس نورانی ہستی کا ظہور شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ میں ہوا۔ یہ ایک ایسی بلند پایہ اور گراں قدر ہستی ہے جس کے مدارج حدِ فہم و ادراک سے ماورا ہیں۔ دینِ حق اور شریعتِ مطہرہ کی حفاظت جس تندہی اور ہمت سے آپؒ نے فرمائی وہ دنیا والے خوب جانتے ہیں۔ اس علاقہ میں بسنے والے ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں نے خیر و برکت کا حصہ بقدرِ استعداد آپ سے پایا۔ آپ کا نظم و ضبط، جمال و جلال، مجاہدہ و ریاضت، صبر و استقلال، عادات و اطوار، کردار و گفتار، نشست و برخاست، طعام و کلام، خوراک و پوشاک، وعظ و نصیحت، تعلیم و تلقین، غرضیکہ آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں آقائے نامدار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عین متابعت میں شب و روز گذارے، میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ سچی بات تو یہ ہے کہ شرق پوری سرکار کے مدارج کو کوئی سمجھ ہی نہ سکا۔ گو

میرا مدعا یہاں سیرت و سوانح بیان کرنا نہیں تاہم تبرک کے طور پر چند باتیں والد گرامی کی تحریروں میں سے پیش کرتا ہوں۔ آپؒ جب پرائمری سکول میں پڑھتے تھے تو ہمیشہ دو زانو بیٹھتے تھے۔ بھلا اس کم عمری کے عالم میں آپ کو دو زانو بیٹھنا کس نے سکھایا ہمارے لئے تو التحیات میں بھی دو زانو بیٹھنا مشکل اور دوبھر ہے۔ یقیناً یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی تربیت کا اثر تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آغازِ زندگی سے لے کر انجام زندگی تک حضورؐ کی ہر سنت پر دل و جان سے عمل فرمایا۔۔

شریعتِ مطہرہ کی پابندی جس اہتمام و انصرام سے آپ نے فرمائی اور پھر اپنے مریدوں سے کرائی اس کی مثال ملنی محال ہے۔ بندہ نے اپنے والد گرامی کو زندگی کے آخری ایام تک اپنے پیر و مرشد کی ہر ادا کا پابند پایا۔ یاد رکھیں! بے ادب کبھی ولی نہیں ہو سکتا کیونکہ ولایت کے لیے سنت کی پیروی لازمی ہے اور بے ادب اخلاقِ نبویؐ سے منحرف ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت میاں صاحب التحیات[1] کو نہایت اطمینان اور سکون سے پڑھتے اور اُس وقت عجز و انکساری کی انتہائی حدود میں ہوتے اور فرمایا کرتے تھے، کہ التحیات میں قربِ خداوندی ہے۔ آپ دُنیا میں رہ کر دنیوی علائق سے مبرّا تھے آپ فرمایا کرتے تھے کہ "نہ ڈھلکی نہ اُوچھی طبیعت رہے اچھی"۔ گو بظاہر کوئی خاص سلسلہ آمدنی نہ تھا مگر آپ کا دسترخوان ہمیشہ شاہانہ ہوتا تھا۔ کسی نے دل میں جو چیز بھی کھانے کا ارادہ کیا آپ اس کو وہی چیز مہیّا فرما دیتے۔ ان دنوں تعمیر مساجد کے لیے ہم لوگ چندے اکٹھے کرتے ہیں اور ان ذرائع میں جائز و ناجائز کی بھی کوئی تمیز نہیں کرتے۔ مگر آپ نے اپنی مسجد پر کوئی مشکوک شے نہیں لگنے دی۔ مقروض کا قرض اپنی جیب سے ادا فرماتے۔ اکثر حاجت مندوں کی حاجت روائی اپنی جیبِ خاص سے فرماتے۔ آپ نے بوقتِ رحلت اپنے بے حد عزیز اور محترم بھائی حضرت قبلہ ثانی لاثانی رح کو فرمایا، "گھبرانا نہیں مہمانوں کی خدمت میں کوتاہی نہ کرنا۔ انشاء اللہ تمہیں کسی بات کی کمی نہ رہے گی"۔ حضرت قبلہ ثانی لاثانی رح نے زندگی بھر آپ کی اس وصیت پر بھرپور عمل فرمایا اور ہم نے دیکھ لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی آپ کے ہاں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔

بقولِ شاعر ؎

دنیا میں تو ایسا ہو رہ جوں مرغابی ساگر[2] میں
نام پیا کا ایسے جپنا جوں چت[3] ناری[4] گاگر[5] میں

صحیح مردِ میدان وہ ہے جو گھر میں دنیادار معلوم ہو تو مسجد میں اہلِ دین کا سردار۔ دنیا کا ہر کام کرے مگر دین کا ہر وقت دھیان رکھے، بقول کسے "ہتھ کار وَلتے دل یار وَلتے"، تارک دنیا کمزور اور تارک دین نعمتِ ایمان سے محروم ہے۔

جناب مولوی برکت علی رح امام و خطیب مڑھ بھنگواں جن پر اعلیٰ حضرت بے حد راضی

---

[1] التحیات کی کچھ تشریح صفحہ نمبر ۲۰۴ پر ملاحظہ ہو۔ [2] پانی [3] دھیان [4] عورت [5] گھڑا

Marfat.com

تھے، انہوں نے کیا خوب فرمایا ہے :۔

ط ۔ طرز تیری سوہنی ایہو جیہی اُنوں وچوں لوکاں دُنیا دار ہووے

اے پر ہووے چھُری محبوب دی چھری ہوئی اندر دا رتے وار ہووے

سینہ پچھ بچھ کباب ہووے ہتھ وچ دنیا والی کار ہووے

برکت کیہہ پرواہ اونہوں جیسدا ایہو جیا ستھ ہو کار ہووے

مرید صادق الاعتقاد پر لازم ہے کہ وہ اپنے شیخ کی اولاد، ازدواج، احباب، برادر اور قرابت دار کا بے حد احترام کرے۔ جب تک آداب کی رعایت نہ کرے گا فیض اور رحمتِ الٰہی سے محروم رہے گا۔ ے

از خدا خواہیم توفیقِ ادب بے ادب محروم گشت از فضلِ ربّ[۲]

ہم خدا سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں، بے ادب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے محروم رہتا ہے۔

شرقپوری سرکار کو کتاب و سنت کے احیاء کا بے حد خیال تھا۔ اللہ کے دین کی اشاعت اور سنتِ نبوی کے احیاء کے لیے آپ نے اپنے نائبین مقرر فرمائے ہوئے تھے اور اُن کے ذمے تبلیغِ دین کا کام لگایا ہوا تھا۔ اس غلام و فقیر کے پیر و مرشد کرماں والی سرکار نے دین کی جو خدمت پہلے کرماں والا (ضلع فیروزپور) اور پھر کرماں والا نزد اوکاڑہ ضلع ساہیوال میں کی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی ذاتِ گرامی مظہرِ جمال تھی۔ ہر لمحہ میٹھی میٹھی مسکراہٹ آپ کے چہرہ مبارک پر آنے والے کا استقبال فرماتی۔ دکھی دلوں والے، غم زدہ، پریشان حال جو شخص بھی آپ کے پاس آ گیا وہ شاداں و فرحاں واپس لوٹا۔ اب آپ کے صاحبزادگان اسی سلسلے کو قائم و دائم فرمائے ہوئے ہیں اور اشاعتِ دین میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ مجسمۂ نور حضرت قبلہ سید نور الحسن شاہ صاحب مظہرِ جلال کیلیاں والی سرکار کو تحصیل حافظ آباد

---

[۱] جناب شرقپوری سرکار

[۲] ہم خدا سے ادب کرنے کی توفیق چاہتے ہیں۔ بے ادب اللہ کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔

Marfat.com

ضلع گوجرانوالہ کا علاقہ سونپا گیا تھا۔ آپ نے کمال مستعدی سے اپنے علاقے میں دین کی خدمت فرمائی۔ اب آپ کے صاحبزادگان کمال ہمت اور استقلال سے دینی فرائض کی بجا آوری فرما رہے ہیں۔ ضلع سرگودھا کا علاقہ فاضل اجل حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عمر صاحب بیربلوی کو تفویض فرمایا تھا۔ یہ علاقہ قبلہ حضرت ممدوح کے فیضان کا ممنون ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک انشاءاللہ العزیز جاری رہے گا۔ حضرت قبلہ میاں رحمت علی گھنگ ضلع لاہور والی سرکار کو "ملجھے" کا علاقہ سپرد کیا گیا جہاں آپ نے توجہ باطنی سے چوروں اور ڈاکوؤں کی اصلاح فرمائی اور اپنے پیر دستگیر کا فیض خوب جاری رکھا اور یہ سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں رہتی دنیا تک چلتا ہی رہے گا۔ علی ہذا القیاس اور بھی بے شمار نامور ہستیاں دیگر جگہوں پر مامور ہیں۔

قبلہ والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ شرقپوری سرکار الرحمۃ المبارک میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

عالم و حافظ و زاہد و صوفی — ایں جملہ شدی ولے مسلمان نہ شدی

کتاب و سنت سے زہد و تقویٰ کا علم حاصل کرنا اور چیز ہے اور اسی چیز کو کسی عارف کامل کی صحبت اور فرماں برداری سے اخذ کرنا اور بات ہے بصورت اوّل صرف قال ہی قال ہے جب کہ دوسری صورت میں قال و حال دونوں ہیں۔ آپ کے سامنے کئی ایک ایسے عالم ہوں گے جو شریعت کے تمام اوامر و نواہی کا علم تو رکھتے ہیں مگر رذائلِ نفسانی یعنی غصہ، حسد، لالچ، غرور، حرص، شہوت، ریا، بخل تکبر و عُجب وغیرہ سے شاید محفوظ ہوں۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ عارف کامل کی صحبت کے بغیر صرف رسمی عبادت سے تصفیہ اور تزکیہ حاصل کیا جا سکتا ہے تو وہ سراسر کاذب و فریب خوردہ ہے۔ اس کے برعکس ایسے نسبتاً کم علم بندگانِ خدا بھی ہیں جو صرف اپنے شیخ کامل ہی کی تربیت سے مذکورہ بالا تمام رذائلِ نفسانی

Marfat.com

سے مُبرّا ہیں۔؎

تا نیفتد پرتوِ مردِ نظر   از وجودِ خویش کے یابی خبر
ہیچ نکشد نفس را جز ظلِ پیر   دامنِ آں نفس کُش را سخت گیر

یہ مسلمہ امر ہے کہ فیضِ باطنی اور قربِ خداوندی کے حصول کے لیے کسی رہبرِ کامل کی رہبری اور راہنمائی لازمی اور لابدی ہے ورنہ ذوقِ عرفاں سے یکسر خالی رہی عبادت کام نہ آسکے گی۔ روحانی امراض کے لیے روحانی طبیب یعنی ولی اللہ کی ضرورت کو کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر صرف کتاب اللہ اور سنتِ صحیحہ کا علم ہی فلاح اور اصلاح کا موجب ہوتا تو تمام علمائے دین عارفانِ کامل بن گئے ہوتے مگر ایسا نہیں ہے۔ انجنیئرنگ یا میڈیکل کالج کے طالب علم کے لیے کتابی علم یعنی تھیوری (THEORY) جس کے معنے قیاس، کُلیہ اور اصول ہیں کے علاوہ پریکٹیکل (PRACTICAL) یعنی عملی کام سیکھنا لازمی ہے۔ اگر کوئی طالب علم محض کتابیں ہی پڑھتا رہے تو وہ کبھی ماہر ڈاکٹر یا سرجن یا ماہر انجنیئر نہیں بن سکتا بعینہٖ محض کتابی عالم اُس وقت تک مردِ کامل نہیں بن سکتا جب تک وہ اُستادانِ طریقت و مشائخ کامل کی صحبت میں رہ کر عملی (پریکٹیکل) تربیت حاصل نہیں کر لیتا۔

پہلے عرض کی جاچکی ہے کہ شرقپوری سرکار نے مختلف علاقوں میں بڑے بڑے نائبین مقرر فرمائے ہوئے تھے۔ ان حضرات کے علاوہ آپ کے بے شمار غلام اور فقیر اکثر دیہاتوں میں بھی مامور تھے۔ ان غلاموں اور فقیروں نے بھی اپنے پیر و مرشد کی تعلیم کو بے حد فروغ دیا اور آپ کے فیض کو جاری و ساری رکھا۔ آپ ان نائبین اور غلاموں کا محاسبہ بھی فرماتے رہتے۔ کسی کی غفلت پر تنبیہہ بھی فرماتے۔ جب آپ کو پتہ چلتا کہ فلاں نے دین کی خوب خدمت کی ہے تو آپ خوش ہوتے اور آپ کی یہی خوشی غلاموں کے دلوں میں اسمِ ذات نقش کرنے کا باعث بنی۔ آپ کے غلام جو مقرر کردہ ٹھکانوں

۱؎ جب تک کسی ولی اللہ کی نظر تجھ پر نہ پڑے تو تجھے اپنے آپ کی [illegible] کوئی شخص [illegible] نفس کو پیر کی توجہ کے بغیر مار نہیں سکتا [illegible]

Marfat.com

کو چھوڑ گئے وہ بالآخر کہیں کے بھی نہ رہے دین ملا اور نہ ہی دنیا۔ انہی غلاموں اور فقیروں میں میرے والد ماجد بھی تھے جن کو حکم ہوا کہ چک نمبر ۷ ایس ڈیرہ لگاؤ دین اور دنیا کی خدمت کرو نمازیوں کی تعداد بڑھاؤ۔ بچوں کو قرآن پاک پڑھاؤ اللہ کریم مہربانی فرمائے گا۔ والد ماجد مدرس تھے جتنے بچے سکول میں پڑھتے اس سے کہیں زیادہ صبح مسجد میں حاضری ہوتی۔ آپؒ کی توجہ خصوصی سے ہر طرح سے عزت واحترام نصیب تھا دینی تعلیم کا یہ سلسلہ چون (۵۴) سال آٹھ ماہ تک جاری وساری رہا۔ والد گرامی نہایت ہی با استقامت شخصیت تھے کسی کی کیا مجال تھی کہ کوئی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتا۔ اللہ کی رحمتیں بھی ان ہی لوگوں پر نازل ہوتی ہیں جو اس کی راہ میں صبر اور استقامت کے دامن کو نہیں چھوڑتے۔

سورہ السجدہ میں ارشاد باری تعالےٰ ہے۔

وہ جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر ڈٹ گئے۔ ان پر بوقت نزع فرشتے اتریں گے اور کہیں گے نہ خوف کرو (آنے والے واقعات کا) اور نہ غمناک ہو (ان کے بارے میں جو پیچھے چھوڑ آئے ہو) اور بہشت ملنے کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے (اسی لئے اولیاء اللہ کا رعب وجلال ہوتا ہے) اور آخرت میں بھی تمہارے رفیق اور سفارشی ہیں اور وہاں بہشت میں جس نعمت کے حصول کے لئے تمہارا جی چاہے گا وہی تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہوگی یہ بخشنے والے رحمان کی طرف سے مہمانی ہوگی"

یہ قبلہ والد ماجد ہی کی ہمت اور اپنے مرشد سے والہانہ عقیدت تھی کہ ۱۶، ۱۷ میل پیدل سفر کر کے آپؒ کی اقتدا میں نماز جمعہ پڑھنا پھر پیدل ہی واپس آنا اور پھر سونے سے قبل آپؒ کے ارشادات وفرمودات کو قلمبند کرنا کس قدر ہمت

Marfat.com

کا کام تھا اس وقت والد ماجد کی عمر تقریباً ۲۶، ۲۷ سال تھی وہ تو پھر بھی جوانی کا عالم تھا مگر ۷۵، ۷۶ سال کی عمر میں بھی اتنی ہمت اور عشق مرشد تھا کہ جب طبیعت اداس ہوتی اسی لمحہ شرقپور شریف کی طرف پیدل ہی چل پڑتے۔ شہر کے اندر نہ جاتے سیدھا روضۂ مبارک پر جاتے اور وہیں سے سیدھا گھر واپس لوٹتے۔ پیدل چلنے میں حکمت یہ تھی کہ آپ اکثر اپنے مریدوں سے پوچھتے کہ کیسے آئے ہو۔ ان دنوں سائیکل کی سواری عام تھی اگر کوئی کہتا کہ سائیکل پر آیا ہوں تو فرماتے "دو پہیئے" کی بجائے پیدل چلنا بہتر ہے۔ پیدل چل کر آنے والوں پر آپ خوش ہوتے اگر والد محترم آپ کے ارشادات کو محفوظ نہ فرماتے تو آج یہ انمول تحفہ ہم تک کبھی نہ پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ والد محترم کی اس کوشش کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مقبول و منظور فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین یا اللہ! بندہ عاصی کی اس کوشش کو بھی قبول فرما۔

رباعی

من بندۂ عاصیم رضائے تو کجا است — تاریک دلم نور ضیائے تو کجا است
ما را تو بہشت گر بطاعت بخشی — آں بیع بود لطف و عطائے تو کجا است

ترجمہ: میں گناہگار ہوں تیری رضا کہاں ہے — میرا دل سیاہ ہے تیری روشنی کا نور کہاں ہے
ہم کو اگر بہشت طاعت کے بدلے تم دو گے — تو یہ بیع ہے تیری مہربانی اور بخشش کہاں ہے

میاں محمد سعید شاد

۱۲، ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ طبع ثانی

"خطبات شیر ربانی" کے پہلے ایڈیشن کی ایک ہزار کاپیاں شائع ہو کر ۱۹۸۰ء میں بازار میں آگئی تھیں۔ خیال ہی نہیں بلکہ یقین تھا کہ آستانہ عالیہ شرق پور اور خلفائے کرام کے آستانوں کے لاکھوں پروانے اس نایاب کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لے لیں گے۔ مگر اس ضمن میں کافی مایوسی ہوئی میرا خیال تھا کہ دوسرے ایڈیشن میں کچھ ترامیم و اضافہ کروں گا فارسی اشعار کا ترجمہ کروں گا اور بعض صوفیانہ اصطلاحات کی تشریح کروں گا مگر پہلا ایڈیشن ختم ہونے کو ہی نہ آتا تھا۔ آخر میں نے خود کمر ہمت باندھی اور سکولوں اور کالجوں کی طرف رجوع کیا تو تب جا کر کہیں پہلا ایڈیشن ختم ہوا۔ اب دوسرا ایڈیشن لیکر حاضر خدمت ہو رہا ہوں اسی امید پر کہ اب کی بار شرقپوری آستانہ کے دیوانے مایوس نہ کریں گے۔ یاد رکھیں شرقپوری آستانوں سے وابستگی رکھنے والے جو آج مالدار اور صاحب حیثیت ہیں یہ سب کچھ اعلیحضرتؒ کی مہربانیوں اور نوازشات کے طفیل ہے مجھے امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ ان دنوں بفضلہ تعالیٰ آپؒ کے مریدوں میں سے ایسی ایسی صاحب حیثیت ہستیاں موجود ہیں جو ایک ہزار کتاب تو کیا کئی ہزار ایسی کتابیں خرید کر آپؒ کے چاہنے والوں میں مفت تقسیم کر سکتے ہیں۔

میں خوب جانتا ہوں یہ کتاب اعلیحضرتؒ کے تمام خطبات، ارشادات اور فرمودات کا پوری طرح سے احاطہ نہیں کر سکتی تاہم میں اس کتاب کو پیش کرنے کی جرأت صرف اس لئے کر رہا ہوں کہ شاید کسی ایک انسان ہی کو اس کے مضامین سے فائدہ پہنچ جائے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے بہ تضرع والتجا یہ دعا ہے کہ وہ میری اس

Marfat.com

ناچیز محنت و کوشش کو اپنے دربار میں قبول فرما کر اس کا ثواب میرے والد ماجد حضرت میاں خدا بخش مرحوم (المتوفی ۷ صفر المظفر ۱۳۹۹ھ بمطابق ۲۸ جنوری ۱۹۷۹ء) کے نامۂ اعمال میں ثبت فرمائے۔

بعض دوستوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کتاب مفت میں ہاتھ لگ جائے تو کچھ ورق گردانی کر لی جائے یہ پرلے درجے کی کنجوسی اور بخیلی ہے وہ کیا جانیں کہ تالیف و تصنیف کس قدر مشکل کام ہے ایک مسئلہ کی تحقیق، ایک نکتہ کی وضاحت کے درپے ہو تو دوسرا مسئلہ نکل آتا ہے اور اس طرح سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے جس کی وجہ سے انسان غور و فکر میں ڈوبا ہی رہتا ہے۔ مجھے "پاس انفاس ارّہ" کا پتہ نہ چلتا تھا کئی کتابوں کے مطالعہ کے بعد یہ مشکل آسان ہوئی۔ اس کی تشریح مناسب جگہ اب آپ بھی پڑھ سکیں گے۔ "پاکیزہ کتب کے مطالعہ کی اہمیت" کے عنوان سے جو مضمون اس کتاب میں پہلے سے موجود ہے اسے ضرور پڑھنا چاہیئے۔

میرے والد گرامی کے سینکڑوں ایسے خطوط میرے پاس ہیں جن میں پند و نصائح ہیں۔ اسرار و حکمت کی باتیں ہیں۔ اگر بیلیوں نے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لے لیا تو میں بھی انشاءاللہ ان خطوط کا مجموعہ "کتابِ کریم" کے عنوان سے جلدی ہی شائع کر دوں گا اس ایڈیشن میں فارسی اشعار کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ اسماء الحسنیٰ کی مختصراً تشریح کی گئی ہے اسماء الحسنیٰ اور حروف ابجد کی عددی قیمت کے چارٹس دیئے گئے ہیں پاس انفاس ارہ کی وضاحت کی گئی ہے۔ شجرہ طیبہ شائع کردہ حضرت ثانی۔ لاثانی حضرت میاں غلام اللہ رحمتہ اللہ علیہ کا بھی اضافہ کر دیا ہے تاکہ تمام بیلی اس سے مستفیض ہو سکیں۔ درود تنجینا بمعہ ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

آخر میں بارگاہِ رب العزت میں بصد عجز و نیاز دست بستہ التجا ہے کہ

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر — روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو بینی حسابم ناگزیر — از نگاہِ مصطفےٰ پنہاں بگیر۔

میاں محمد سعید شاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ تیسرا ایڈیشن

دوسرے ایڈیشن کے دیباچہ میں بندہ نے متوسلین آستانہ عالیہ شرقپور شریف اور خلفائے کرام کے آستانوں کے متوسلین سے شکوہ کیا تھا کہ خطبات شیر ربانی رح جیسی نایاب کتاب پورے جوش و خروش سے خریدی نہیں جاتی۔ الحمد للہ! دوسرے ایڈیشن کی پانچ صد کتب اب کی بار ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں۔ مولف اس حوصلہ افزائی کے باعث اب تیسرے ایڈیشن کی ایک ہزار جلدیں چھپوا کر اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر پیش کر رہا ہے امید ہے کہ انشاءالعزیز یہ ایڈیشن بھی اگلے سال کے عرس مبارک سے پہلے پہلے آپ کے عقیدت مندوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائے گا اور پھر انشاءاللہ تعالےٰ چوتھا ایڈیشن پیش کیا جائے گا پچھلے دو ایڈیشنوں میں اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے حالات زندگی مختصراً دیئے گئے تھے میں اس کمی کو شدت سے محسوس کرتا تھا اور موجودہ دور اور آنے والے دور کے نوجوانوں کو شرقپوری سرکار کے مفصل حالاتِ زندگی بتانا ضروری سمجھتا تھا لہٰذا اس ایڈیشن میں اس کمی کو کسی حد تک دور کر دیا گیا ہے۔

بعض بھائیوں نے کئی اغلاط کی طرف نشاندہی فرمائی تھی ان کو بھی درست کر دیا گیا ہے میں ان کا بے حد ممنون ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی یہ عمل جاری رکھیں گے

میرے عزیز اور مہربان جناب قدیر آفاقی صاحب نے جو حضرت قبلہ میاں غلام اللہ ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں سے ہیں اور پنجابی زبان میں لکھی گئی سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صدر پاکستان کی طرف سے انعام یافتہ ہیں۔ خطبات شیر ربانی رح کے لئے دو تحفے دیئے ہیں جو اس ایڈیشن میں زینتِ کتاب بنائے گئے ہیں "ماہ شرقپور" اور

Marfat.com

"فضلِ باری تعالیٰ" پڑھ کر مستفیض ہوں نیز قارئین کرام سے استدعا ہے کہ پنجابی زبان میں لکھی گئی مذکورہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ ایک جامع مستند اور منفرد کتاب ہے اس کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔ مدینہ کراکری مارٹ ۱۱/ی ملتان روڈ موڑ سمن آباد لاہور سے رجوع فرمائیں۔

بادشاہا! جرم ما را در گزار — ما گنہگاریم تو آمرزگار

تو نکوکاری و ما بد کردہ ایم — جرم بے اندازہ بے حد کردہ ایم

بر در آمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

مغفرت داریم از لطفِ تو — زاں کہ خود فرمودۂ لَا تَقْنَطُوْا

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئًا للہ از جمالِ روئے تو

دست بکشا از جانب زنبیلِ ما — آفریں بر ہمت و بازوئے تو

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمناں نظر داری

میاں محمد سعید شاد

جمعۃ المبارک ۲۲ صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

۱۶ اکتوبر ۱۹۸۷ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضلِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

ہے فضلِ خداوندِ قدوس و اطہر، مرے پیشوا⁽¹⁾ کا گھرانا ہے روشن
یہ ہیں فیضِ شیرِ محمّد کے جلوے ہے نورِ علیٰ نور گلشن کا گلشن

جو آتے ہیں پیاسے سوئے شرق پور، ہوکے سیراب وہ ٹکتے ٹکتے
زمانے میں یوں پھیلتے جا رہے ہیں نہیں اُن پہ گویا رکاوٹ نہ قدغن

خدا کا کرم ہے نبیؐ کی نظر اور صدیقؓ و سلمانؓ کی خوشس عطائی!
رہِ نقشبنداں معطّر معطّر لہکتے مہکتے ہیں رُوحوں کے آنگن!

پلاتے ہیں وُہ چُپکے چُپکے سے ایسی کہ سالک بلندی پکڑتا ہی جائے
اور اِک دِن زمانہ بھی آنکھیں بچھا دے، پکڑ لیں قدم پھر سبھی دوست دُشمن

درِ شرق پور ہے کھلا آؤ لوگو، یہاں فیض بٹتا ہے جائے ادب ہے
ادب سے بڑھو سوئے فیضِ مسلسل بھرو فضلِ باری سے سب اپنے دامن

الٰہی بحقِ سرِ نقشبنداں بحقِ مجدّدؒ و شیرِ محمّدؒ
غلام اللہ ثانی کا لاثانی لنگر رہے حشر تک یونہی جاری مِن وعَن

قدرؔ پر بھی نظرِ عنایت ہو آقا، پلا دو کرم کی نظر سے پلا دو!
عطا ہو دوامی بہاروں کی دُنیا، جہاں بھر میں ہو منفرد اپنا گلشن!

○ از حقیر فقیر: قدرؔ آفاقی عفی عنہ

(۱) قبلہ حضرت میاں غلام اللہ ثانی [illegible] مدظلہ تعالیٰ علیہ جن کے دستِ شفقت و حق پرست پر بیعت کا شرف اس ناچیز [illegible] کو نصیب [illegible] (۲) خواجہ [illegible] حضرت [illegible] الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقیؒ

شجرہ نسبی حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

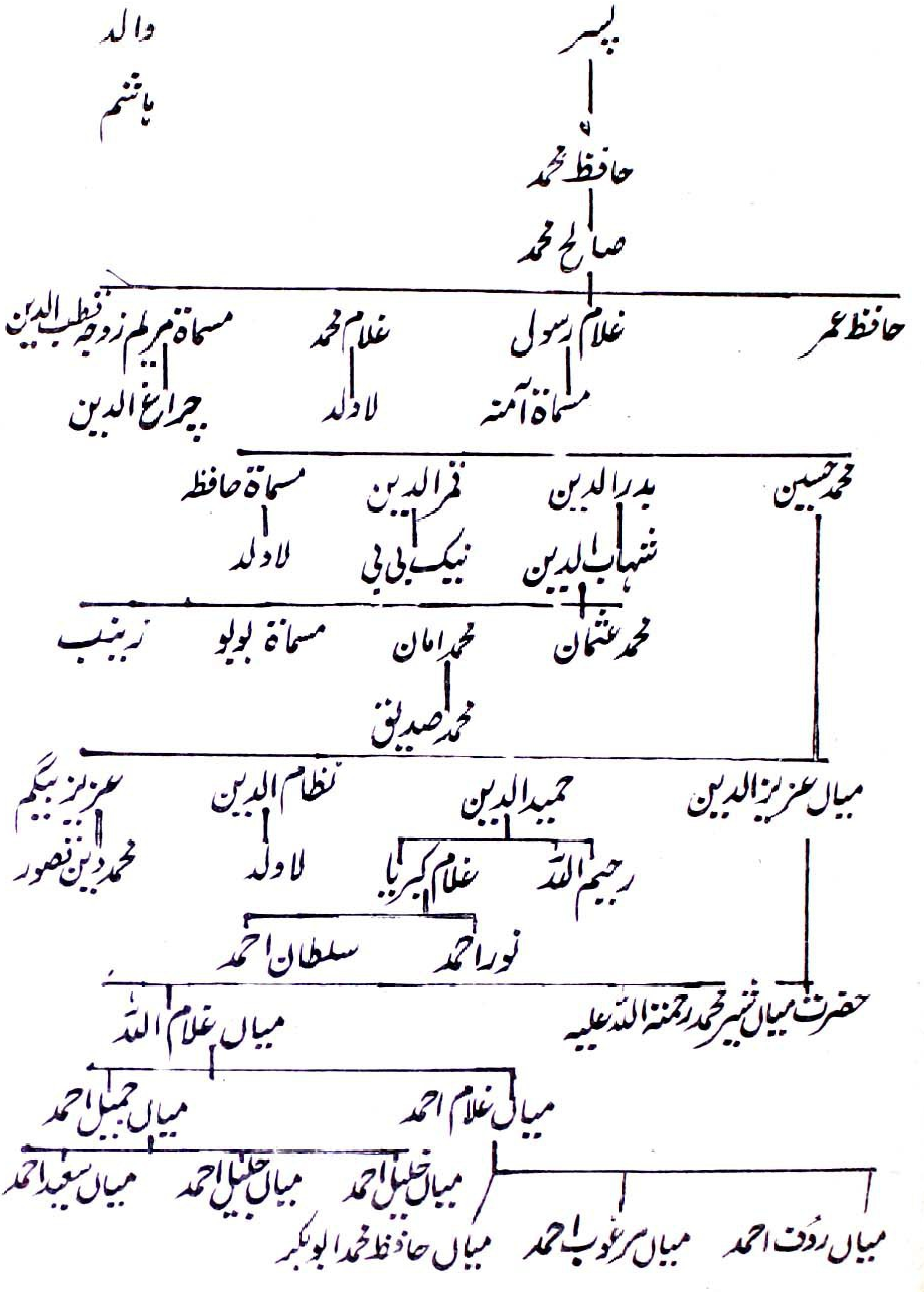

Marfat.com

بارگاہِ ربوبیّت میں دُعا

(صاحبزادہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف)

دمبدم تیرا تصور ہی رہے اور جستجو
ذکر تیرے سے رہے معمور میری گفتگو

کر محبت ذاتِ اقدس کی مجھے یارب عطا
تاکہ میں سب بھول جاؤں جو کہ ہے تیرے سوا

نیک و بد اغیار کی اُٹھ جائے بھی مجھ سے تمیز
اور تیرے ماسوا ہرگز نہ ہو مجھ کو عزیز

یا الٰہی میں تری حمد و ثنا کرتا رہوں
شکر تیری نعمتوں کا میں ادا کرتا رہوں

آنکھ میری بند ہو اور قلب ہو میرا کھلا!
پھر تجلّی طور کی ہر دم رہے اس پر سدا

موت سے پہلے ہی مرنا مجھ کو ہو جائے نصیب
تا فنائے قلب سے لذت اُٹھاؤں اک عجیب

خوف تیرے سے ہمیشہ چشم میری تر رہے!
جسم پر لرزہ رہے اور دل میں تیرا ڈر رہے

ساتھ ہی دعویٰ محبت کا رہے با عز و ناز
بے نیازی تیری کا کھٹکا رہے اے بے نیاز

مطلع الانوار سینہ میرا ہو جائے تمام
میں مٹوں سارے کا سارا اور مٹ جائے بھی نام

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد کی ہو جھلک پرتو فگن
کچھ نہ ہو کھٹکا کہ میرا کوئی ہے فرزند و زن

وصل تیرا ہو میسر تے بکیف بے قیاس
لیک ظاہر میں رہے تیری شریعت کا لباس

سُنّتِ خیر الوریٰ کی بھی ملے مجھ کو نوا!
ہر نفس پر میں کہوں یا مصطفےٰ یا مجتبیٰ

آنکھ میری دیکھ لے پھر نور اس محبوب کے
اور حجاب اُٹھ جائے سارا اُس رُخِ پر نور سے

Marfat.com

یہ حقیقت دیکھ کر پھر ہو حقیقت کل عیاں — جس کے کہنے سے لرز جائے زبانِ ناتواں

موت گر آ جائے آسانی سے ہو میرا گذر — جیسے کوئی پل سے گذرے یا کہ راہ سے بے خطر
ہاں مسلماں ہو کے جاؤں اس جہاں سے اے خدا — بندگانِ خاص میں پھر رکھیو مجھ کو اے شہا

عصمت و عفت کسی کی بھی ملے مجھ کو روا — کیونکہ بدکار اب تو ہے بہت رسوا ہوا
نفسِ امّارہ پہ قابو دے تو اے قادر کریم — تیری رحمت کے سوا چارہ نہیں اب تو رحیم
اک گھڑی یا اس سے کم بھی مجھ کو اپنے پر نہ چھوڑ — یا الٰہی بحرِ عصیاں میں مری کشتی نہ توڑ
ماں سے بڑھ کر تو ہو اور ہو باپ سے بڑھ کر بھی تو — یار و مونس میرا تو ہو اور سب کچھ تو ہی تو
رات دن تیرا تخیل ہی رہے مجھ کو مدام — اک گھڑی بھی آئے نہ مجھ کو سوا تیرے آرام
تو بھی میرا ہو رہے اور میں بھی تیرا ہو رہوں — تیری وحدت ذات میں ہو محو میں جیوں مروں
تیرے کانوں سے سنوں گر میں سنوں اے کردگار — تیری ہی آنکھوں سے دیکھوں گر میں دیکھوں بار بار

کچھ ارادہ ہو نہ میرا اگر ارادہ میں کروں

جو ارادہ تو کرے وہ پھر ارادہ میں کروں

Marfat.com

نعت شریف

حضرۃ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابرؒ - کلیر شریف

امروز شاہ شاہاں مہماں شدہ است مارا
جبریلؑ با ملائک درباں شدہ است مارا

در محفل گدایاں مرسل کجا بگنجد
بے برگ و بے نوائی ساماں شدہ است مارا

در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بگنجد
ہژدہ ہزار عالم یکساں شدہ است مارا

ما خانۂ جہاں را بسیار سیر کردیم
اے شیخ بت پرستی ایماں شدہ است مارا

احمد بہشت و دوزخ بر عاشقاں حرام است
ہر دم رضائے جاناں رضواں شدہ است مارا

مہدی حسن خوشنویس کریڈ دار الکتابت چوک متی لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حالاتِ زندگی

شیر ربانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ از بیاض میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ" خزینہ معرفت" و شیر ربانی (مولفہ محمد امین مرحوم شرقپوری) (مولفہ صوفی محمد ابراہیم مرحوم قصوری)

قبل از ولادت اعلیٰ حضرت میاں صاحب کی ولادت کی خوشخبری آپ کے جد اعلیٰ کو کابل کے ایک بزرگ نے ایک صدی پہلے دی تھی اور حضرت قبلہ کا نام بھی تجویز فرمایا تھا۔ آپ کے نانا حضرت قبلہ مولانا غلام رسول صاحبؒ کا سرزمین شرقپور کو مسکن بنانے کے بعد" بوئے دوست آمد" کے مصداق امیر طریقت حضرت بابا امیر الدینؒ حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کی پیدائش سے بہت پہلے شرقپور میں تشریف لائے اور فرماتے کہ ہمیں حق سبحانہٗ تعالےٰ نے کشف سے بتایا ہے کہ اس شہر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر پیدا ہوگا۔ حضرت بابا صاحب سال بسال یہاں تشریف لاتے اور دیار محبوب کی سیر کرتے۔

کہتے ہیں حضرت قبلہ" شیر ربانی" کی ولادت سے بہت سال پہلے ایک مجذوب بھی حضرت قبلہ کے مولد پاک اور گرد چکر لگایا کرتے تھے۔ وہ فرمایا کرتے" اس محلہ میں ایک مقبول بارگاہِ ربّ العلیٰ پیدا ہوگا۔ میں اس کی بوئے مست سے روح کو مسرور اور دل و دماغ کو تازہ کرتا ہوں۔"

کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ سے پوچھا" حضرت صاحب! مستقبل میں کوئی ولی اللہ اور بھی پیدا ہوگا؟ آپؒ نے فرمایا" ہاں! شرقپور شریف میں پیدا ہوگا۔"

Marfat.com

ولادت | بالآخر آپ ۲۰ جون ۱۸۶۳ء بمطابق ۱۲۸۲ھ ہجری میں پیدا ہوئے سات روز بعد آپ کا نام نامی اسم گرامی شبیر محمد رکھا گیا آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کسی کتاب یا کسی اور ذریعہ سے معلوم نہیں ہو سکی۔ تاریخ وفات سے (۶۵ سال ۲ ماہ) منہا کریں تو قریباً ۲۰ جون ۱۸۶۳ء نکلتی ہے واللہ و اعلم۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رح کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ جب "شیر ربانی" پیدا ہوئے تو گھر بھر میں عجیب کیفیت پائی جاتی تھی" ایسا معلوم ہوا کہ آسمان سے ایک تخت اُترا ہے فرشتے میرے بھائی کو اس پر بیٹھا کر اوپر لے گئے ہیں اور جب واپس لے کر آئے تو گویا یہ شاہی لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں"۔ حضرت قبلہ میاں صاحب رح فرمایا کرتے تھے کہ قصور میں ایک بزرگ کی خانقاہ ہے جس پر نفل پڑھنے کے لئے اکثر مستورات جایا کرتی تھیں۔ میری والدہ محترمہ بھی وہاں نفل پڑھا کرتی تھیں۔ صاحب مزار سے اشارہ ہوا کہ ان کے ہاں ایک صالح لڑکا تولد ہو گا اور نام اس کا شبیر محمد رکھنا"

ان کی ولادت پر حضرت مولینا غلام رسول صاحب رح نے جو زندہ تھے حضرت قبلہ کو گود میں لے کر بہت پیار کیا اور اپنی زبان مبارک اُن کے منہ میں ڈال دی جسے انہوں نے چوسا۔ وہ انہیں سینہ سے لگاتے اور بار بار چومتے۔ حضرت مولینا مولوی غلام رسول صاحب بڑے بابرکت بزرگ تھے۔ حضرت مولینا صاحب حجرہ شاہ مقیم والی سرکار کے مرید تھے اور صاحب کمال تھے۔ عالم با عمل تھے۔ کسی ایک آیتہ مبارکہ کی تلاوت فرماتے تو گھنٹوں تک اس کی تشریح فرماتے اور کبھی مولینا روم کا کوئی شعر پڑھ کر حاصل سیر بحث فرماتے صاحب کرامت ولی تھے۔ ایک دفعہ شرقپور شریف کے اردگرد طاعون کی وبا پھیل گئی۔ لوگوں نے دُعا کے لئے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا "بحکم خداوندی وبا یہاں نہیں آئے گی۔ صرف ایک لڑکی مرے گی۔ نقارہ بجا دو۔ جہاں تک آواز نقارہ کی پہنچے گی وہاں سے انشاءاللہ آگے وبا نہیں آئے گی"، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صرف ایک ہندو لڑکی مری۔ اگر کسی کو آشوب چشم

Marfat.com

کی شکایت ہوتی تو آپ اپنا لعاب لگا دیتے جس سے شفا ہو جاتی۔ اگر کسی کے مکان میں بھڑ ڈیرہ جما لیتے تو آپ چھتہ پکڑ کر پھینکتے مگر کوئی بھڑ ڈنک نہ مارتی۔ علیٰ ھٰذا القیاس آپ کی اور بھی کئی کرامات تھیں جن کو بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بچپن حضرت مادرزاد ولی تھے کم سنی ہی میں کھیل کود سے بیزار نظر آتے تنہائی کو پسند فرماتے۔ عام بچوں کی طرح آپ کو کھیل کود پسند نہ تھی آپ علیحدگی کو پسند فرماتے کبھی لڑکوں کو کھیلتے دیکھتے تو فرماتے ہم بھی اپنا کھیل کھیلیں گے اور گھر جا کر اسم ذات اللہ کو لکھنا شروع کر دیتے۔ آپ اسم ذات اللہ کے بے حد شیدائی تھے اور یہ نام انہیں دنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز اور پسند تھا آپ کے دست مبارک سے لکھا ہوا قطعہ اسم ذات کا عکس کتاب ہذا کے صفحہ نمبر ۴۴ پر ملاحظہ فرمایا جائے آپ جب سیپارہ قرآن مجید پڑھتے تو آنسوؤں کی کثرت کی وجہ سے جلد خراب کر دیتے۔ نانا جان کی بار بار برس پر سوائے سکوت اور رونے کے کچھ جواب نہ دیتے والد بزرگوار کے اصرار پر دنیوی مدرسہ میں صرف ابتدائی پانچ درجہ تک تعلیم حاصل کی تھی کہ اسے چھوڑ دیا۔ مسجد میں اپنے چچا میاں حمید الدین صاحب سے کلام مجید اور فارسی کی چند درسی کتابیں پڑھیں۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ کی محبت جب موجزن ہوتی تو پانچ چھ سال کی عمر میں ہی قبرستان میں پہنچ جاتے اور جب حضرت قبلہ کی والدہ ماجدہ دریافت فرماتیں کہ کہاں گئے تھے تو فرماتے "بزرگوں سے ملنے گیا تھا" کبھی کبھی جوشِ عشقِ الٰہی میں دہکتے ہوئے کوئلے پکڑ لیتے اور انہیں نگلنے لگتے اور کبھی کھولتی ہوئی ہنڈیا منہ سے لگا لیتے اور فرماتے یہ چیزیں بھی تو اللہ ہی کی ہیں۔ گھر والے انہیں "دیوانہ" سمجھتے! حالانکہ ؎ جنوں کا نام خرد، خرد کا نام جنوں رکھ دیا کس نے! جب ذرا جذبۂ شوق و محبت کم ہوتا تو دینی تعلیم کے حصول میں لگ جاتے۔ مولینا حمید الدین صاحب کے علاوہ حضرت مولینا غلام رسولؒ کے شاگرد رشید حکیم شیر علی صاحب سے بھی حضرت

Marfat.com

قبلہ نے تعلیم پائی، آبا و اجداد کی وراثت "خطاطی" خاص طور پر حضرت قبلہؒ کو ورثہ میں ملی تھی۔ مدرسہ میں بھی حضرت قبلہؒ کی "خوشخطی" کی دھوم تھی۔ مدرسہ چھوڑنے کے بعد بھی آپ نے چندے خطاطی کی مشق جاری رکھی۔ اچھے اچھے کاتب حضرت کا خط دیکھ کر حیران رہ جاتے۔ مگر اس شوق میں بھی حضرت کا مقصود واحد، ذاتِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا "حصول" تھا۔ اللہ پاک کی شان میں کہی گئی حمد و ثنا کی نظمیں نقل کرتے، یا حضور پرنور جنابِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جن کے حضرت جان و دل سے والا و شیدا تھے ان کی تعریف میں نعتیہ کلام قلمبند کرتے۔ پھول پتیوں کے نقش و نگار میں حق سبحانہٗ تعالیٰ کا اسم اعظم "اللہ جل شانہٗ" اور حضور صاحبِ لولاک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کو بصد شوق لکھتے۔

نوجوانی حضرت قبلہؒ جب بچپن سے نکل کر حدِ جوانی میں داخل ہوئے، تو ان کے لئے بچپن کی طرح یہ میدان بھی عام لوگوں سے بالکل مختلف تھا۔ پہلے قبرستانوں میں اس لئے جاتے تھے کہ بڑوں سے ملیں جلیں اور خیر و عافیت دریافت کریں" اب قبرستان کی چپ چاپ اور خاموش آبادی میں بیٹھنے اور لیٹنے کو جی چاہتا تھا۔ حضرت قبلہ وہاں جاتے اور ٹوٹی پھوٹی قبروں میں لیٹ جاتے اور انتہائی کیف و لذت محسوس کرتے۔ عشقِ الٰہی میں حضرت قبلہؒ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ کسی کے ہاتھ میں بوتل دیکھتے تو حالتِ سُکر میں گر پڑتے، کہیں چلتی دیا سلائی دیکھ پاتے تو یہی کیفیت ہو جاتی اور چرخ گھڑی کی آواز سن پاتے تو بھی جذب طاری ہو جاتا اور گھنٹوں بے ہوش پڑے رہتے اس حالت میں حضرت قبلہؒ کی نظروں میں بجلیاں سی کوندتی تھیں جس پر پڑتیں بے خود بنا دیتیں۔ غرض محبوبِ حقیقی کی صناعی انہیں کائنات کی ہر چیز اور ہر ذرہ میں نظر آتی اور آپ بے خود ہو جاتے۔

حضرت قبلہؒ شروع ہی شاہ خرچ تھے احباب نوازی اور غریب پروری میں سب سے

Marfat.com

پیش پیش تھے اس لئے ادھار لیتے حضرت قبلہؒ کے والد بزرگوار خفا ہوتے اور فرماتے " عجیب بات ہے ایک لڑکا ہے وہ بھی شاہ خرچ اور دیوانہ" کہتے ہیں انہی ایام میں حضرت قبلہ کے والدگرامی ایک مرتبہ منہ اندھیرے گھوڑے پر سوار ہوکر ملازمت پر جارہے تھے کہ کسی نے صبح کے دھندلکے میں راستہ روک کر گھوڑے کی باگیں تھام لیں اور فرمایا کہ جس لڑکے کو آپ دیوانہ سمجھتے ہیں اور اُس سے ناراض ہوتے ہیں وہ ایک دن بہت بلند اقبال ہوگا اور اس کے بڑے چرچے ہوں گے اگرچہ آپ نہیں دیکھیں گے حضرت قبلہ والد محترم اس تائید غیبی سے جب ان کے شاندار مستقبل سے آگاہ ہوئے تو حضرت قبلہ سے مطمئن ہو گئے۔

حیا حیاداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت قبلہ جب گھر سے باہر نکلتے تو چہرہ مبارک پر رومال ڈال لیتے۔ اڑوس پڑوس کی عورتیں انہیں دیکھ کر کہتیں ہمارے محلہ میں یہ لڑکا نہیں بلکہ لڑکی رہتی ہے جو غیروں سے منہ چھپاتی پھرتی ہے۔

کہتے ہیں کہ چند بیلیوں کے ہمراہ مسجد کی دو چھت پر تشریف فرما تھے کہ بحالت سکر یکایک سائے سے اٹھ کر دھوپ میں لیٹ گئے اور فرمانے لگے کہ مولا کریم کی گرمی کا بھی لطف اٹھانا چاہئے تھوڑی ہی دیر میں پسینے چھوٹ گئے اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر بولے۔ " اللہ کریم اب مینہ برسا کر ٹھنڈ فرمادو تمہارے لئے کیا مشکل ہے" کہتے ہیں اسی وقت آسمان پر ابر کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی۔ حضرت قبلہ روتے تھے اور استغفار پڑھتے تھے اور فرماتے تھے " دینہ نہیں اللہ کریم کو مینہ برسانا منظور تھا کہ نہیں۔ میں نے ایسی خواہش کیوں کی" کئی روز حضرت قبلہؒ یہی کلمات دھراتے رہے اور اپنی کم مائیگی پر آنسو بہاتے رہے۔

شہسوار حضرت قبلہ کو ابتدا ہی سے گھوڑے کی سواری کا بہت شوق تھا اڑیل سے اڑیل جانور کو بھی مطیع فرما لیتے ایک مرتبہ باہر سے برات آئی۔ ان کے پاس ایک منہ زور اور سرکش گھوڑی تھی وہ لوگ امتحاناً اُس گھوڑی کو حضرت کے سامنے لائے۔ آپ اس پر سوار ہوئے

Marfat.com

تو وہ ہر طرح سے مطیع اور فرماں بردار تھی آپ کے ہر اشارے پر چل رہی تھی۔ تمام براتی حیران ہو گئے

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے چونیاں سے واپس آنا تھا۔ ایک شخص بڑی منہ زور گھوڑی حضرت قبلہ کی سواری کے لئے لے آیا۔ حضرت نے اُسے چمکارا۔ تھپکی دی اور سوار ہو گئے۔ سارے سفر میں وہ بڑے آرام سے چلتی رہی اور کوئی سرکشی نہ کی۔ چنانچہ یہی وہ زور شہسواری تھا کہ حضرت قبلہؒ کے روبرو بڑے بڑے سرکش اور موذی انسان آتے مگر گردن ڈال دیتے اور منہ زور جانوروں کی طرح راہ راست پر چلنے لگتے۔ سبحان اللہ!

عائیلی زندگی حضرت قبلہ کے ہاں دو صاحبزادے ہوئے جو بچپنے ہی میں یکے بعد دیگرے چل بسے۔ کہتے ہیں حضرت قبلہ انہیں گود میں لے کر فرماتے تھے کہ تم نے اچھا نہ بننا ہو تو تمہارا مرجانا ہی اچھا ہے۔ حضرت قبلہ نے اپنے ہاتھوں انہیں غسل دیا اور فرمایا کہ کیسے خوبصورت نکل آئے ہیں اور خوشی کا اظہار فرمایا۔

صاحبزادوں سے بڑی ایک صاحبزادی صاحبہ بھی تھیں جن کا نام حضرت قبلہؒ نے بکمال عقیدت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے "غلام فاطمہ" رکھا تھا یہ خود تقویٰ اور دینداری میں کامل تھیں۔ حضرت قبلہؒ کو بھی ان سے بہت محبت تھی۔ بعد شادی صاحبزادی صاحبہ کی سسرال میں بعض وجوہ کی بنا پر بن نہ آئی اور وہ سایۂ عاطفت میں چلی آئیں۔ اپنی والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد حضرت قبلہؒ نے لنگر کا کام انہیں سونپ دیا تھا۔ اس کے علاوہ جو مستورات گھر میں آتیں انہیں مسائل سے آگاہ اور ہدایت فرماتیں۔ حضرت قبلہؒ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ۱۳۴۰ھ ہجری میں ہوا اور تین سال بعد صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ۱۳۴۳ھ ہجری

Marfat.com

ہو گیا۔ کہتے ہیں۔ جب ان کا وقت آخر قریب ہوا تو حضرت قبلہؒ نے ان سے معرفت کی بہت سی باتیں کیں۔ فرماتے تھے کہ میں اکیلا رہ گیا ہوں اب میری باری ہے۔

حضرت قبلہؒ کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہوا تو احباب دوسری شادی کے لئے زور دیتے تاکہ فیوض و برکات کا تحزن بصورتِ نسل آگے چلے اور قائم رہے حضرت قبلہ فرماتے اول تو مجھ میں طاقت نہیں رہی اگر یہ ہو تو بھی ہم روحانی بیٹیوں کو نسلی بیٹیوں پر ترجیح دیتے ہیں الغرض بقیہ زندگی مجرد ہی رہے۔

تلاش مرشد اور بیعت

بچپن ہی سے آپؒ بڑی محنت وجانفشانی سے اوراد و وظائف میں مشغول اور سخت ریاضت فرماتے تھے کہتے ہیں یہ درود شریف بکثرت پڑھتے جس کی تعداد روزانہ چھ ہزار سے کم نہ ہوتی۔ "اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمدٍن النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارك وسلم" ذکر نفی اثبات اور پاس انفاس اترہ میں بے حد محنت و جانفشانی فرماتے۔ اب ضرورتِ مرشد بے حد پیدا ہو چکی تھی۔ حضرت قبلہؒ کے خاندان کے بزرگ حجرہ شاہ مقیمؒ سے روحانی تعلق رکھتے تھے۔ ابتدا میں آپ کی توجہ بھی حجرے شریف کی طرف مبذول ہوئی غالباً اپنے بزرگوں کی ایما پر آپ حضرت پیر سعادت علی سجادہ نشین حجرہ شاہ مقیمؒ کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے۔ ایک ہی نظر میں وہ حضرت کے بلند عزائم سے آگاہ ہوئے اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ کوئی اور آشیاں صاحبِ باطن مرشد ڈھونڈیں اور انہوں نے عاجزی کا اظہار فرمایا۔ کہتے ہیں حضرت قبلہؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اکتالیس بقولے تین صد ساٹھ اولیاکرام نے بیعت کی دعوت دی۔ لیکن میری چند شرائط تھیں جنہیں وہ پورا نہ کر پاتے تھے اس لئے بیعت نہ ہو سکی۔

حضرت بابا امیر الدینؒ اکثر کوٹلہ شریف سے شرقپور آپ کے جدامجد کے پاس مسجد میں

Marfat.com

تشریف لاتے۔ وہاں ٹھہرتے اور چلے جاتے۔ کچھ عرصہ بعد پھر لوٹ آتے اس آمد و رفت کا مطلب صاف تھا۔ مگر یہ شاہین بلند پرواز ان ضعیف اور عمر رسیدہ بزرگ کے قابو میں آتے دکھائی نہ دیتے تھے بالآخر اُس ضعیف مگر جواں ہمت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی برکات کے امین، امیرِ طریقت نے روحانی تصرف سے ان پر قابو پالیا، اور انہوں نے حضرت بابا صاحب کے روبرو گھٹنے ٹیک دیئے!

حضرت بابا صاحبؒ نے بیعت کے بعد جب حضرت قبلہ کو ذکر کی تلقین فرمائی اور خصوصی توجہ سے نوازا تو جذب و سکر کی کیفیتیں اُمنڈ آئیں۔ حضرت قبلہ بے خودی میں تڑپتے اور گریبان چاک کرتے۔ بیقراری کے عالم میں مسجدوں کے دروازوں پر جا کھڑے ہوتے اور اللہ کریم کا نام لے لے آوازیں دیتے اور کبھی جنگل کی طرف نکل جاتے اور جو ملتا اُس سے اللہ ربُّ العزت کا پتہ پوچھتے اور کبھی حالتِ جذب میں اچھل اچھل پڑتے۔ گاہے جھاڑیوں اور کانٹوں پر جا پڑتے اور بدن لہولہان ہو جاتا۔ جب ہوش سنبھلتا تو حضرت پیر و مرشد کی خدمت حاضر ہو کر معروض ہوتے کہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب پھر جذب و سکر میں کھو جاتے۔ کئی کئی روز اسی حالت میں گذر جاتے۔ بدن کے کپڑے پھٹ جاتے۔ مسجد کے فرش پر دیوانہ وار لوٹتے۔ اکثر قبرستان کی طرف چلے جاتے اور کسی ٹوٹی پھوٹی قبر میں چھپ جاتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ مجھے زمین پر چلنا پھرنا اور قضائے حاجات سے فارغ ہونا مشکل ہو گیا ہے کیونکہ ہر جگہ اسم ذات روشن نظر آتا ہے۔ الغرض آپ پر عجیب و غریب عالم بیقراری طاری تھا اور طرح طرح کی واردات ظاہر ہو رہی تھیں۔

ایک وقت وہ تھا کہ حضرت قبلہ بابا صاحبؒ کے دام میں ان کی پیرانہ سالی کی وجہ سے آنا نہیں چاہتے تھے اور جب اس تجربہ کار اور جہاندیدہ شیخ کامل نے ان پر قابو پالیا تو حضرت میاں صاحبؒ ان کے روبرو ہمیشہ مودب و دو زانو بیٹھتے۔ ایک دفعہ حضرت پیر و مرشد کو رخصت

Marfat.com

کرنے کے لئے ہمراہ جا رہے تھے کہ راستے میں کسی وجہ سے حضرت بابا صاحبؒ کو ایک بڑھئی کے مکان میں ٹھہرنا پڑا۔ وہ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ اور حضرت قبلہؒ زمین پر دو زانوں بیٹھتے تھے اکثر ان کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل دوڑتے۔ جب حضرت پیرو مرشد تشریف لاتے تو ان کی خوشی کا کچھ ٹھکانا نہ رہتا۔ دل کھول کر خاطر مدارت کرتے۔ بلکہ مقروض ہو جاتے۔ کیا مجال جو طبیعت میں ذرہ برابر بھی ملال آیا ہو۔ ان کی آمد کو باعثِ خیر و برکت سمجھتے۔

ایک مرتبہ حضرت بابا صاحبؒ نے چائے پینے کی خواہش ظاہر فرمائی۔ ایندھن نہ تھا۔ آپؒ نے اپنی پگڑی جلا کر چائے تیار کی۔ جب حضرت قبلہ اپنے پیرو مرشد سے وطن جاتے تو ہر طرح کی خدمت بجا لاتے۔ جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتے۔ چکی پیستے اور دیگر امور گھریلو سرانجام دیتے۔ ایک مرتبہ حضرت پیرو مرشد کے پاؤں دبانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ بابا صاحب نے فرمایا۔ "ہوں۔ ہوں"۔ حضرت قبلہ فرماتے ہیں مجھے اس سعادت کی محرومی سے ایسا معلوم ہوا جیسے دوزخ میں جا پڑا ہوں۔ بالآخر نوبت بایں جا رسید کہ ایک موقع پر حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ "میرے اور (حضرت) شیر محمد (رحمۃ اللہ علیہ) کے درمیان جو فرق سمجھے گا وہ بے ایمان ہے"۔ نیز لوگوں سے کہا کہ میاں شیر محمد کی فقیری آج کل کی سی نہیں بلکہ ان کا طریقہ سلف صالحین کے مطابق ہے۔

خلافت حضرت قبلہ میاں صاحبؒ نے نہایت قلیل عرصہ میں اشغال نقشبندیہ میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ لطائف شش گانہ بھی مفتوح ہو گئے۔ سلطان الذکر کی منزل بھی طے کر چکے تھے۔ نفی اثبات، پاس انفاس، ارّہ اور طریقہ یادداشت میں بھی مشاق ہو گئے تھے۔ اتباع سنت میں بھی حد درجہ رعایت فرماتے تھے۔ حضرت بابا صاحب نے انہیں معراج کمال پر دیکھا تو ایک روز بڑی شفقت اور مہربانی سے عطائے خلافت کی تحریر ان کے حوالہ کرنا چاہی تو آپ ہاتھ کھینچ کر بولے "میں خلیفہ بننے کے لئے مرید نہیں ہوا ہوں میرا مقصودِ بیعت تو معبودِ حقیقی کا بندہ بننا تھا"

Marfat.com

حضرت بابا صاحبؒ نے کچھ عرصہ کے بعد یہ تحریر دوبارہ دینی چاہی مگر حضرت قبلہ انکار پر اڑے رہے، اسی کشمکش میں اڑھائی سال بیت گئے۔ حضرت پیر و مرشد" مخدومیت" کی سند بخشش کرتے تھے مگر یہ خادمیت کے درجہ سے بڑھنا نہیں چاہتے تھے، آخر ایک روز حضرت بابا صاحبؒ نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا" میں آپ کا مرشد ہوں تعمیل ارشاد لازم ہے۔" حضرت قبلہؒ کے لئے اب جائے انکار نہ تھی۔ اجازت نامہ حضرت ممدوح کے ہاتھ سے تھام لیا، اس ذمہ داری کے بوجھ کو ایسا محسوس کرتے گویا کسی نے پہاڑ انڈیل دیا ہے۔ لوگ مرید بننے کے لئے جوق در جوق حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے مگر آپ قبول نہ فرماتے اور کہتے میں خود کو ہرگز اس منصب کا اہل نہیں پاتا ہوں۔ مگر کیا کروں پیر و مرشد مجبور کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انہی ایام میں دوران سفر ایک نوجوان ملا۔ وہ حضرت قبلہؒ کے پاس کئی بار بیعت کے لئے حاضر ہو چکا تھا۔ مگر حضرت قبلہؒ نے التفات نہ فرمایا۔ آخر وہ نوجوان کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر بیعت ہو گیا جس نے پہلے تو اُسے حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کو سجدہ کرے، پھر اپنے تئیں سجدہ کرنے کو کہا۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری مرحوم مولف "خزینہ معرفت" لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت قبلہؒ کو یہ واقعہ سنایا اور عرض کی کہ آپ کے انکار سے دنیا شرک میں مبتلا ہو رہی ہے چنانچہ اُس روز کے بعد حضرت قبلہؒ بیعت کرنے لگے۔

بیعت کے متعلق حضرت قبلہؒ ارشاد فرماتے ہیں اب یہ ایک رسم رہ گئی ہے۔ بیعت کے معنے ہیں بک جانا۔ اب کون کسی کے ہاتھوں بکتا ہے، سب نفس کے تابع ہیں۔

حلیہ مبارک حضرت قبلہؒ میانہ قد اور نحیف الجثہ تھے۔ کتابی چہرہ، رنگ گندمی مائل گورا، پیشانی چوڑی۔ بینی بلند، ابرو پیوستہ، ڈاڑھی گھنی جس میں کچھ بال سفید اور باقی سیاہ تھے۔ اکہرے جسم کے تھے۔ آنکھیں درمیانہ سیاہی مائل، اکثر سرمہ لگاتے تھے بوجہ کثرت گریہ بینائی پر اثر پڑا تھا۔ مطالعہ کے وقت عموماً عینک لگاتے تھے۔ چہرے پر

Marfat.com

تفکرات. غور و تدبر کے اثرات نمایاں رہتے تھے۔ بہت ہی کم ہنستے تھے۔

لباس

حضرت قبلہؒ کے لباس میں انتہائی سادگی ہوتی تھی۔ پانچ کلی ٹوپی پر سفید ململ کی پگڑی باندھتے تھے۔ ڈھیلی آستینوں کا کرتہ اور تہمد ہوتا تھا جاڑوں میں بند گلے کی واسکٹ اور بند ہی گلے کا کوٹ پہنتے تھے۔ سردیوں میں چمڑے کے موزے بھی استعمال فرماتے تھے۔ تہمد ٹخنوں سے اونچا باندھتے اور سفید لباس کے دلدادہ تھے۔ قصوری زرد رنگ کی جوتی بڑے پنجے والی استعمال فرماتے تھے۔ سیاہ جوتے سے سخت نفرت تھی۔

وضع داری

حضرت قبلہؒ عزیز و اقارب اور دوست احباب سے آزادانہ ملتے جلتے تھے۔ ہاں خلاف شریعت امور کو سخت ناپسند فرماتے اور عزیز و اقارب سے بگڑ کر چلے آتے۔ رواج کے مطابق احباب کو تحفے تحائف بھی بھیجتے تھے۔ احباب کے ساتھ خط و کتابت بھی فرماتے۔ آپ بہت پاکیزہ خط تھے۔ جنازے کی نماز میں اکثر شرکت فرماتے متوفی کے پس ماندگان کے پاس برائے تعزیت اور فاتحہ خوانی بھی جاتے۔ وہاں پہنچ کر سب سے پہلے ہاتھ اوپر اُٹھاتے اور زبان مبارک سے "اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد" پڑھتے پھر سورہ فاتحہ پڑھتے اور متوفی کے لئے دُعائے مغفرت فرماتے اور تھوڑی دیر بیٹھ کر چلے آتے۔

انکساری

ذاتی شہرت اور تعریف کو سخت ناپسند فرماتے۔ ملنے والے جب کہتے کہ زیارت کو آئے ہیں فرماتے "میں زیارت کے کہاں لائق ہوں"۔ خدا تعالیٰ کا ایک "ناچیز بندہ ہوں" اس قسم کی باتوں پر آپ خفا ہوتے۔ جب کوئی تعظیم کو اُٹھتا تو ایسی حرکت کو ناپسند فرماتے ملنے والوں سے بلند جگہ پر بیٹھنے سے احتراز فرماتے۔ ساتھیوں کے ساتھ چلتے وقت آگے نہ بڑھتے بلکہ پیچھے چلنے کو ترجیح دیتے۔ بعض اوقات جاہل آ... ناراض بھی ہو جاتے تو ان کو بڑے تحمل سے سمجھاتے اور راہ راست پر لاتے۔ اگر کوئی مہ...

Marfat.com

بیمار ہو جاتا تو خود اس کی تیمار داری فرماتے۔ کہتے ہیں کہ قصور میں ایک جگہ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں ایک بھنگن کا ٹوکرا اٹھا کر اس کے سر پر رکھ دیا جب کہ وہ مدد کے انتظار میں تھی۔ ایک دفعہ ایک مردہ کتے کے پاس بیٹھ گئے اور کچھ دیر نگاہِ عبرت سے دیکھتے رہے۔ فرمایا۔ "چند روز پہلے تو ہماری طرح چلتا پھرتا تھا آج تیرا یہ حال ہے۔" حالانکہ احباب کو بوجہ بدبو قریب جانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔

اطوار

ہمیشہ دو زانو بیٹھتے، کھانے کے وقت ایک زانو پر تشریف فرماتے۔ راستے میں اینٹ یا پتھر یا کسی پھل کا چھلکا پڑا ہوتا تو اُسے ہاتھ سے اٹھا دیتے۔ چلتے ہوئے نظر نیچی رکھتے۔ تیز رفتار سے چلتے تھے۔ چال ڈھال میں بناوٹ ہرگز نہ ہوتی فخر سے دور رہتے اور انکساری اختیار فرماتے۔ جب کوئی چیز خریدتے تو وتر کے لحاظ سے خریدتے مہمانوں کے آگے روٹیاں بھی تین تین رکھتے۔ کسی خادم کو اپنی جوتی نہ چھونے دیتے۔ ہر چیز دائیں ہاتھ میں لیتے اور دائیں ہاتھ میں دیتے۔ البتہ روپیہ پیسہ بائیں ہاتھ سے لیتے اور بائیں ہی میں دیتے۔

طریق دعا

اکثر بیمار بھی خدمت اقدس میں برائے دعا حاضر ہوتے۔ تو آپ فرماتے۔ نہ میں حکیم ہوں نہ ڈاکٹر تم یہاں کیوں آئے ہو۔ آخر میں فرماتے میاں موت تو ضرور ہے اس سے تو کسی کو چارہ نہیں۔ دوا بھی کرو۔ میں دعا کروں گا۔ اور فرماتے کہ الحمد شریف میں بسم اللہ کی میم کو الحمد سے ملا کر سات مرتبہ پانی پر دم کر کے پی لیا کرو اور لوگ اکثر آپ ہی سے پانی دم کرا کر لے جایا کرتے تھے اور بیمار شفایاب ہو جاتے۔

مجاہدہ اور وجد

تمام رات یا رات کا بیشتر حصہ ذکر اذکار میں

Marfat.com

گذر جاتا۔ دن کا بیشتر حصّہ بھی اسی طرح گذرتا۔ بعض اوقات اپنے کپڑے اُٹھا کر کسی برہنہ کو دے دیتے۔ اُن دِنوں نعت خوانی بہت سنتے تھے۔ گیارھویں شاہ محمد غوثؒ جا کر شمولیت کرتے اور بارھویں اپنے ہاں کرتے۔ وجد میں آکر جوش سے عجب حالت طاری ہو جاتی، اور بعض دفعہ لیمپ ٹوٹ جاتے۔ آپ جس آدمی کی طرف نظر کرتے وہ گر پڑتا۔ ایک دفعہ قصور میں ایک دکان پر بیٹھے تھے۔ ایک مولوی صاحب وہاں بیٹھے یہ کہہ رہے تھے کہ وجد وغیرہ کچھ نہیں ہوتا فریب ہی ہوتا ہے۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا کہ مولوی کیا کہہ رہا ہے۔ بس وہ وہیں گر کر تڑپنے لگا۔

آپ جب پندرہ سولہ برس کے تھے، بیمار ہوئے۔ والد صاحب نے دو یونانی حکیم اور دو ڈاکٹر بلائے۔ اُنھوں نے ملاحظہ کر کے رائے دی کہ صاحبزادہ بیمار نہیں ہے، یہ تو عشقِ مولیٰ میں جل گیا ہے ؎

از سر بالیں من برخیز اے ناداں طبیب
دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

نماز اور وظائف آپ پابند نماز اور محافظِ اوقات تھے۔ سُنّتِ رسولؐ کے مطابق سُنّتیں گھر میں اور فرض مسجد میں باجماعت ادا فرماتے۔ بعدہٗ شماریات چادر پر درود شریف پڑھ کر دعا مانگتے۔ پھر دیر تک مراقبہ فرماتے۔ طالبین کو توجہ فرماتے۔ پھر گھر کی بیٹھک پر تشریف لے جاتے۔ نفل اشراق کبھی گھر پر اور کبھی چھوٹی مسجد میں آکر ادا فرماتے اور لوگوں کو زیارتِ ملاقات سے مشرف فرماتے۔ اگر کسی نے بیعت ہونا ہوتا تو بیعت کرتے اور اگر کوئی اور حاجت رکھتا تو پوری فرماتے۔ پھر کتابوں کا مطالعہ فرماتے۔ پھر دسترخوان بچھایا جاتا۔ آپ ایک طرف بیٹھ جاتے۔ خاص خاص مرید آپ کے پاس بیٹھتے۔ ارد گرد لوگ بیٹھ جاتے۔ آپ سب کے ساتھ مل کر چند لقمے تناول فرماتے۔

Marfat.com

لیکن سب کے پیچھے بس کرتے۔ عمدہ چیز دوسروں کو دے دیتے۔

آپ لوگوں سے علیحدہ نہیں کھاتے تھے۔ امیر و غریب کے کھانے میں کوئی تمیز نہ تھی۔ شہر کے مساکین، اندھے اور درویش آ کر کھانا لے جاتے، بعض وہیں بیٹھ کر کھا جاتے۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھلائے جاتے۔ دایاں زانو کھلا (کھڑا) اور بایاں بٹھا رکھنے کا حکم فرماتے۔ کھانا کھانے کے بعد یہ مسنون دُعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ اور اُنگلیوں کو خوب چاٹنے کے بعد خواب قیلولہ کے لیے آرام فرماتے۔ صرف گھنٹہ آدھ گھنٹہ آرام فرما کر نماز ظہر کی تیاری فرماتے۔ نماز ظہر اوّل وقت (ایک مثل سایہ) میں ادا فرماتے۔ بعدہٗ خطوط ملاحظہ فرماتے اور جواب لکھتے۔ اگر کوئی حاجت مند ہوتا تو حاجت روائی فرماتے۔ بعدہٗ نماز عصر اپنی مسجد میں اوّل وقت (دو مثل سایہ) کے بعد ادا فرماتے۔ اُس وقت کی جماعت عموماً آپ خود کراتے۔ فرضوں کے بعد مختصر دعا مانگ کر دیر تک رُو بقبلہ بیٹھے رہتے، مراقبہ فرماتے۔ اس کے بعد رُو بشمال دُعا مانگتے۔ کوئی ضروری بات ہوتی تو مختصراً کرتے۔ پھر بیٹھک میں تشریف لے جاتے۔ خاص خاص لوگ اور ضروری کام والے اُس وقت بھی مل سکتے تھے۔ نماز مغرب کے قریب سب کو مسجد میں بھیج دیتے تھے۔

آپ عین وقت پر مسجد میں پہنچتے۔ مغرب کی نماز عموماً کسی اور کو فرماتے کہ پڑھائے۔ ادائیگی فرض کے بعد مسجد کے اوپر تشریف لے جاتے اور وہاں نماز پوری کرتے اور اوّابین نوافل بھی پڑھتے۔ پھر عشاء تک مراقبہ فرماتے۔ توجہ اُس وقت بہت زور سے فرماتے۔ جو بیان سے باہر ہے اور وظائف بھی پڑھتے۔ اَلْحَمْد شریف بھی پڑھتے۔ قصیدہ غوثیہ کا یہ شعر بھی پڑھتے:

کُلُّ وَلِیٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ   عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

Marfat.com

شَیْئًا لِلّٰہ یا شیخ حضرت سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی

المدد اے نورِ پاک کبریا و وصفِ ذاتِ مصطفےٰ صلّ علی صلّ علی یا خواجہ

شاہ نقشبند صدیقؓ فاروقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ بشرف را۔ از چہار

یار مرحبا یا خواجۂ نقشبند

اے نقشبند عالم نقش مرا بہ بند
نقش چناں بہ بند کہ گویند نقشبند

شَیْئًا لِلّٰہ چوں گدائے مستمند المدد

خواہم یا خواجہ شاہ نقشبند

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

پھر دعا مانگتے، اس کے بعد کلمہ شریف پڑھتے ایک دفعہ محمد رسول اللہ کہتے دوسری دفعہ احمد رسول اللہ، پھر پہلے کی طرح۔

پھر کھانا عشار کا آجاتا، آپ کی دعا سے فراغت کے بعد دستر خوان بچھایا جاتا، ہاتھ دھلائے جاتے، لوگ دستر خوان کے گرداگرد ایک زانو کھلا اور ایک نیچا کر کے بیٹھ جاتے۔ جو خواص ہوتے وہ آپ کے ہمراہ بیٹھتے۔ اگر نیچے مسجد میں کوئی ہوتا تو اُس کو پہلے کھانا بھیجتے۔ تین چار بلیاں بھی آجاتیں، اُن کو دودھ پیالوں میں ڈال کر رکھ دیتے۔ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو مسنونہ دعا مذکور مانگتے۔ دستر خوان اُٹھانے سے پہلے کوئی نہیں اُٹھتا تھا۔ پھر سب کو فرماتے: چلو نماز پڑھو۔ آپ وہیں اوپر حجرہ میں جو مسجد سے ملحق تھا، وضو کرتے اور سنتیں پڑھتے، اُس وقت کسی سے کوئی بات نہ کرتے۔ پھر نیچے تشریف لاتے، درود شریف والی چادر کے ایک کونہ کے پاس جو آپ کے لئے خالی رکھا جاتا، دو زانو بیٹھ کر درود شریف پڑھتے،

باقی سب بھی دو زانو بیٹھتے، سب کے سر ڈھکے ہوتے۔ دونوں امور کی

Marfat.com

خلاف ورزی کرنے والے کو زجر فرماتے۔ بعد فراغت درود شریف یوں دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پھر کبھی یہ درود پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَ وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ سَابِقٌ نُوْرُہٗ وَاٰخِرُ ظُھُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ وَجُوْدُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

پھر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُ عَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَ مَحَبَّتِکَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط اور یہ شعر پڑھتے:

خدایا بدہ شوق ذاتِ رسولؐ — بدردِ محمدؐ مرا کن قبول
شب و روز در عشقِ حضرتؐ بدار — ہمہ عمر در وصلِ احمدؐ گذار
حیاتی مماتی ہمہ وقتِ ما — عطا کن وصالِ مرا مصطفٰےؐ
نداریم غیر از تو فریاد رس — توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہدار ما را ز راہِ خطا — خطا در گذار و صوابم نما

کبھی یہ شعر اس جگہ زیادہ کر لیتے:

Marfat.com

اے خدا صدقہ کبریائی کا | صدقہ اُس نورِ مصطفائی کا
سیدھے رستے چلائیو ہم کو | پیچ و خم سے بچائیو ہم کو
جب دمِ واپسیں ہو یا اللہ | لب پہ ہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ظاہر و باطن ہو برائے خدا | چاہیئے خدا سے نہ سوائے خدا
دیدۂ بینا ہو ہر اک موئے تن | محوِ تجلّی رہے رُوح و بدن
المدد مولےٰ مرے والی ولی | عطا کیجو مجھ کو طفیلِ نبیؐ
جو ہیں مسلماں اور بھائی مرے | اُنہیں فضل سے بھی تُو یہ رتبہ دے
ماتیم پُر گناہ تو دریائے رحمتی | جائے کہ فضلِ تست چہ باشد گناہِ ما
یارب ز سودائے دلِ ریش دار | زندہ را مُردہ بعشقِ خویش دار
آں چُناں با خود بگرداں آشنا | تا نگردم یک زماں از تُو جُدا

کبھی یہ شعر بھی پڑھتے:

الٰہی عاصیم استغفر اللہ | تُوئی فریاد رس الحمدُ للہ
نداریم ہیچ گونہ توشۂ راہ | بجز لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہ

خیالِ غیر از من دُور گرداں | بدردِ عشقِ خود رنجُور گرداں
بعشقِ خود گرم کُن سینۂ ما | بروں کُن کبر و حسد و کینۂ ما

کبھی یہ شعر بھی زیادہ کر لیتے:

باہج ترے معبود نہ کوئی تو ہیں اک خدایا
اللہ اکبر شان تری ہر شے تھیں اعلیٰ پایہ
باہج تری توفیق نہ ہمت کراں جو نیکی کائی
باہج تری توفیق نہ طاقت کراں جو ترک برائی

Marfat.com

یہ آیت بھی دعا میں پڑھتے :

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ۝

اسے اکثر سہ بار پڑھتے۔

یہ دعا بھی اس جگہ پڑھتے :

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِقَبَائِلِنَا وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

پھر عموماً عشاء کی جماعت آپ ہی کراتے۔ جب مؤذن اقامت کہنے لگتا تو آپ ہاتھ باندھ کر مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر کھڑے ہو جاتے جب وہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لیتا تو پھر قبلہ رُو ہوتے۔ جب اللہ اکبر کہتے تو سبحان اللہ کیا کیفیت بیان ہو۔ جب اَلْحَمْدُ شریف پڑھتے، سب پر ہیبت الٰہی طاری ہو جاتی تھی، ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی کہ رات بھر اسی طرح پڑھتے رہیں۔ آپ کی قرأت کا بیان آپ کی عادات میں آئے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ نماز بمعہ وتر ہی پڑھتے تھے۔ کچھ دیر مراقبہ فرما کر دعا مانگتے۔ پھر مراقبہ فرما کر کوئی ضروری بات

Marfat.com

ہوتی تو کر لیتے۔ اگر کسی کو رُخصت کرنا ہوتو اُسی وقت فرما دیتے کہ تم صبح چلے جانا۔ پھر کتوں کے لیے روٹی کے ٹکڑے کرکے رومال میں رکھ لیتے۔ اور ایک سادہ سی چھڑی پکڑ کر بیٹھک کو تشریف لے جاتے۔ جب مسجد کے دروازہ کے باہر آتے تو چند کتے بیٹھے منتظر ہوتے، اُن کو ٹکڑے ڈالتے۔ پھر بیٹھک میں تشریف لاتے۔ اُس وقت تک (گرمیوں میں) تقریباً بارات کے بارہ بج جاتے جو طالبین بیٹھک میں ہوتے اُن کو آدھ پون گھنٹہ توجہ فرماتے۔ پھر گھر تشریف لے جاتے۔ والدہ صاحبہ آپ کو دودھ پلاتیں۔ مستورات جو طالب مولیٰ آتی تھیں وہ اپنے احوال بیان کرتیں۔ پھر آپ مستورات کو توجہ فرماتے لیکن مستورات ملحقہ کمرے میں ہوتیں۔ کبھی کم، کبھی زیادہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک بھی۔ کبھی دو بتیاں روشن کرکے کتابوں کا مطالعہ فرماتے۔ کبھی اپنا صبح کا وظیفہ اُسی وقت شروع کر دیتے، بعدہٗ تہجد پڑھتے، پھر صبح ہو جاتی۔

صبح کا وظیفہ درود شریف ۲۵۰۰ بار، قل شریف ۲۵۰۔ کبھی اس کے علاوہ صلوٰۃ تنجینا بھی پڑھتے، تعداد کا صحیح علم نہیں ہو سکا۔

التحیات بڑے آرام اور سکون سے پڑھتے، فرماتے کہ التحیات میں قرب ہے۔

کرامات آپ کی کرامات بے شمار ہیں یہ مختصر سا تذکرہ ان کا متحمل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کتاب کا یہ موضوع ہے۔ تاہم اس ضمن میں آپ کی زندگی پر دوسری مفصل کتابیں موجود ہیں جن میں "خزینۂ معرفت" اور "شیر ربانی" مشہور کتابیں ہیں ان کا مطالعہ فرمایا جائے۔

وفات حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرق پوریؒ کی عمر مبارک ۶۵ سال دو ماہ تک جب پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے عاشق کو اپنے حضور طلب فرما لیا۔ مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۲۸ کو بوقت شب حاضرین سے فرمایا: "تم خانہ کعبہ و بیت المقدس شریف کو دیکھ رہے ہو"؟ لوگوں نے عرض کی "نہیں"، فرمایا: "کیا تمہاری آنکھیں نہیں ہیں"؟ یہ دراصل روحانی سیر تھی اور بے ساختہ

Marfat.com

بات زبان سے نکل گئی۔

اگلے روز ۲۰ اگست ۱۹۲۸ کو بعد نماز عشاء قریباً ۱۱ بجے حضرت اقدس رح اپنے حقیقی مولیٰ و محبوب اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گئے اور علائق دنیا سے رسمی تعلقات بھی منقطع کر لیے۔ نماز جنازہ ۲۱ اگست ۱۹۲۸ء ۴ بجے شام صاحبزادہ مظہر قیوم مکان شریف والوں نے پڑھائی۔

آپ ہمیشہ لاغر و کمزور رہے اور بیمار بھی۔ بڑے خلیق اور ہر ایک سے محبت کرتے تھے۔ آپ نہایت سخی اور غمخوار تھے۔ ہمہ صفاتِ حسنہ میں کامل تھے۔ متوکل تھے اور خلافِ شرع اُمور کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔

Marfat.com

درودِ تُنجّینا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ابن فاکہانی نے اپنی کتاب فجر منیر میں دلائل الخیرات کے حوالے سے لکھا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ نابینا تھے انھوں نے فرمایا کہ ایک جہاز جس میں میں بھی سوار تھا ڈوبنے لگا اس وقت مجھے غنودگی معلوم ہوئی۔ اسی حالت میں رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ درود پاک تعلیم فرمایا کہ ہزار بار پڑھنے سے جہاز ڈوبنے سے بچ جائے گا۔ ابھی تین سو تک بھی نوبت نہ آئی تھی کہ جہاز ساحلِ مقصود پر پہنچ گیا یہ درود پاک ہر مصیبت کے لیے شفا ہے۔

Marfat.com

میاں خدا بخشؒ کے حالاتِ زندگی

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مردِ جس کا فقر خزف کو کرے نگیں[1]

پیدائش آپ ۲۵ مارچ ۱۸۹۸ء بروز جمعۃ المبارک بوقت جمعۃ المبارک موضع بنیر اللہ پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر کے ایک ارائیں گھرانے میں پیدا ہوئے بزرگوں نے آپ کا نام "خدا بخش" رکھا۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام میاں خیر محمد تھا اور آپ کے داداجان کا نام میاں الٰہی بخش تھا۔

عہد طفولیت آپ ابھی دودھ پیتے بچہ تھے کہ والدہ ماجدہ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کے والد ماجد نے تا زندگی عقدِ ثانی نہ کیا۔ آپ کی پرورش نانی صاحبہ نے فرمائی۔ سنّ شعور کو پہنچے تو گاؤں کی مسجد میں داخل ہوئے۔ بچپن ہی سے خاموش طبیعت واقع ہوئے تھے۔ بچوں کے ساتھ کھیل کود سے نفرت اور طبیعت میں عاجزی اور انکساری بدرجہ اتم تھی۔ غور و فکر کا مادہ بکثرت تھا گھر میں نہ ماں تھی نہ دادی اس لیے گھر کا کام بھی از خود کرتے اپنے بزرگوں کا زمینداری میں بھی ہاتھ بٹاتے جب کبھی فرصت کا کوئی لمحہ ملتا تو فوراً مسجد میں تشریف لے جاتے۔ بچپن ہی سے نماز کے سخت پابند تھے۔ بزرگ تو یہ چاہتے تھے کہ زمیندارہ میں ان کا ہاتھ بٹائیں مگر آپ بھاگ بھاگ کر مسجد میں جایا کرتے۔ مسجد کے امام مولوی محمد عبداللہؒ جو اپنے وقت کے ولی اللہ تھے، آپ سے خاص محبت فرمایا کرتے اور نمازیوں سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "خدا بخش" ایک سعادت مند اور ہونہار بچہ ہے۔ گاؤں کی اسی مسجد میں ایک خوبرو اور خوش پوشاک نوجوان موضع دانیوال سے حصولِ تعلیم کے

[1] خذف۔ مٹی کا برتن

Marfat.com

لیے آیا کرتا تھا۔ دورانِ تعلیم ان پر کچھ ایسی حالت طاری ہوگئی تھی کہ بعد میں آپ دانیوال والے مست کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ جو بات کہہ دیتے تھے اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتے۔ مخلوقِ خدا ان کے پیچھے بھاگتی تھی اور وہ اپنے حال میں مست آگے بھاگتے تھے۔ ایک دفعہ جب کہ والد صاحب صبح کے وقت اپنے کھیتوں کی طرف جارہے تھے تو کہیں سے حضرت مست صاحب بھی آگئے وہ ان کے پیچھے دوڑے تو یہ ڈر کر آگے بھاگے۔ اُدھر سے آپ کے دادا جان ان دونوں کی طرف بھاگے کہ شاید مست صاحب بچے کو کوئی نقصان نہ پہنچائے اتنے میں حضرت مست نے بچے کو گود میں اُٹھالیا۔ دادا جان نے عرض کی کہ اس یتیم بچہ کے لیے دُعا فرمائیں۔ مست صاحب موج میں آگئے۔ تھپکی دی اور فرمایا بڑا سعادت مند نیک اور نامور ہوگا۔ کچھ سیانے ہوئے تو ایسا ہی ایک اور واقعہ پیش آیا۔ اسی گاؤں کا ایک درویش صفت نوجوان جان محمد عرصہ سے روپوش تھا وہ ایک روز اچانک گاؤں میں وارد ہوا۔ مگر کیفیت اُس کی یہ تھی کہ چہرے سے نور برستا تھا۔ استغراق کی حالت تھی۔ گاؤں کے لوگ خوش ہو ہو کر کہتے تھے کہ جان محمد آگیا' جان محمد آگیا۔ یہ نوجوان شیرِ الٰہی کی کچھار میں رہ کر گیا تھا۔ سب سے پہلے شرق پور شریف کا نام جناب ابا جان کے کانوں میں اُس وقت پڑا تھا اور اُسی لمحہ دل میں تڑپ پیدا ہوگئی تھی اور اس دربار کی دربانی کے لیے دعا فرمائی تھی۔

وہی جذبۂ ملاقات بالآخر قبلہ والد صاحب کو کشاں کشاں شرقپوری سرکار کے قدموں میں لے آیا۔

بچپن کے دن گذرتے گئے۔ مسجد میں قرآن شریف اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھ لیں۔ زمیندارے کام کا بوجھ بڑھتا گیا۔ حصولِ تعلیم کے شوق میں یہ ایک بڑی رکاوٹ تھی۔ جسے دُور کرنے کے لیے ابا جان کو گھر والوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔

Marfat.com

حصولِ تعلیم: خاندان میں صرف آپ کے چچا جان جناب چودھری جان محمد صاحب پڑھے لکھے تھے جو اُن دنوں پٹواری مال کے عہدہ پر فائز تھے۔ قبلہ والدِ گرامی نے جب ابتدائی تعلیم حاصل کر لی تو مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے اصرار کیا جب کسی نے کوئی بات نہ سُنی تو آپ موضع خیر اللہ پور سے بھاگ کر شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کے ایک درس میں آکر داخل ہو گئے۔ جب آپ کے دادا جان اور چچا جان نے حصولِ تعلیم کے اس شوق کو دیکھا تو چچا جان نے اپنے بھتیجے کو اپنی کفالت میں لے لیا اور یوں سکول میں سلسلۂ تعلیم شروع ہو گیا۔ ابھی آٹھویں جماعت پاس نہ کر پائے تھے کہ آپ کی شادی ہو گئی۔ ایک بوجھ اور پڑ گیا۔ ورنیکلر فائنل کا امتحان گورنمنٹ مڈل سکول شاہ کوٹ تحصیل نکودر ضلع جالندھر سے جب پاس کیا تو اُس وقت آپ کے ہاں ایک لڑکا بھی پیدا ہو چکا تھا۔ کچھ وقت بطورِ مدرس کام کیا۔ اسی دوران گورنمنٹ نارمل سکول دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں داخلہ مل گیا۔ اپنے گاؤں سے سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے پیدل ہی دھرم سالہ پہنچے اور ایک سال کا تربیتی کورس وہاں سے مکمل کیا۔ دُنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی کتب کے مطالعہ کا شوق بھی پُورا فرماتے رہے۔

ملازمت: آپ کا گاؤں دریائے ستلج پر واقعہ تھا۔ اراضی دریا برد ہو گئی تھی۔ وہاں کے حالات ناموافق تھے۔ آپ نے حصولِ ملازمت کے لیے صرف اس غرض سے ضلع شیخوپورہ کے تعلیمی افسران کے پاس درخواست بھیج دی۔ کہ شاید اسی بہانے شیرِ ربانی کے دربار تک رسائی نصیب ہو جائے۔ بفضلہٖ تعالیٰ جلد ہی پروانۂ ملازمت بطور اوّل مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر ۱۱ (نہرا پر چیانہ) مل گیا یوں آپ کی دلی دُعا قبول ہو گئی۔ آپ اپنے بال بچوں کو لے کر فوراً یہاں تشریف لے آئے، معلوم ہُوا کہ اپنے گوہرِ مقصود کے قرب وجوار میں جگہ مل گئی ہے

Marfat.com

جائے تقرری شرق پور شریف سے صرف ۱۴، ۱۴ میل کے فاصلے پر ہے، اُن دنوں حضرت قبلہ مولوی برکت علیؒ خادم آستانۂ عالیہ اعلیٰ حضرت صاحب موضع مڑھ بھنگواں میں امام اور خطیب تھے۔ جناب قبلہ مولوی صاحب پر قبلہ اعلیٰحضرت کی خاص الخاص توجہ اور نظر تھی اور جناب قبلہ مولوی برکت علی صاحبؒ اس علاقے میں آپ کے طریقے کو نہایت سختی اور پابندی سے جاری کیے ہوئے تھے، اباجان کو اکثر ان کی صحبت نصیب رہی۔ دوسری ہستی جناب مولوی نواب دینؒ کی تھی۔ ان پر اعلیٰ حضرت شرق پوری بہت راضی اور خوش تھے۔ یہ اُس وقت لوئر مڈل سکول مڑھ بھنگواں کے ہیڈ ماسٹر بھی تھے۔ اباجان کا اُن کے ساتھ محکمانہ تعلق بھی تھا اور یہ تعلق نصف صدی تک نہایت خوش اسلوبی سے قائم رہا۔ جناب مولینا نواب دینؒ مردِ استقامت اور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ قبلہ اعلیٰ حضرتؒ کے وصال مبارک کے بعد عرس مبارک کے لیے جتنا ایندھن درکار ہوتا وہ یہی پہنچایا کرتے۔ اباجان بھی اس کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ یہ باتیں [illegible] آگئی ہیں۔ ایسی [illegible] شمار باتیں اور واقعات اور بھی ہیں مگر وہ زیرِ نظر موضوع سے غیر متعلق ہیں ا[illegible] لیے طوالت کے خوف سے انہیں یہاں درج کرنا مناسب نہیں سمجھتا اگر زندگی رہی تو ایسے حالات اور واقعات کا پھر کبھی احاطہ کروں گا۔

شیرِ ربانی کی غلامی

۶ رجولائی ۱۹۲۴ء کا مبارک دن تھا۔ اباجان پہلی حاضری

خاک شود در پیش شیخ با صفا — تا زخاکِ تو برد بد کیمیا

دینے کے لیے شرق پور شریف حاضر ہوئے۔ تو اُن دنوں قبلہ اعلیٰ حضرتؒ کی طبع مبارک ناساز تھی۔ شرفِ قدم بوسی نصیب نہ ہوا۔ حسرت اور یاس لیے ہوئے واپس آگئے اور دوبارہ حاضری کے لیے بے تاب رہے۔ ۲۶ رجولائی ۱۹۲۴ء کو پھر حاضر ہوئے بفضلِ خدا شرفِ زیارت نصیب ہوا۔ عصر سے کچھ پہلے کا وقت تھا بالاخانہ میں

Marfat.com

بلوایا گیا۔ حضرت حاجی عبدالرحمن بھی موجود تھے۔ کمال مہربانی سے پیش آئے۔ بہت محبت فرمائی، پوچھا، کچھ علم بھی ہے؟ مناسب عرض کی۔ پوچھا۔ اس علم کو حاصل کرنے کے لیے کتنے سال لگائے، عرض کی، نو سال۔ فرمایا قرآن شریف کو پڑھنے کے لیے کتنے سال لگائے۔ خاموشی کے سوا کوئی جواب نہ تھا۔ نہایت پیار اور محبت سے اپنا دستِ شفقت جسم پر پھیرا۔ کتنا رُوح پرور منظر تھا، سب کدورتیں ڈھل گئیں اور طبیعت پانی کی مانند شفّاف ہوگئی۔ نماز باجماعت، گیارہ بار سورۃ اخلاص ہر نماز کے بعد پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور کچھ نصیحتیں فرماکر رُخصت فرمادیا۔ یہ سلسلۂ راز و نیاز آپؒ کے وصالِ مبارک تک بدستور قائم رہا۔ شاید ہی کوئی جمعۃ المبارک یا اتوار کا دن ایسا گذرا ہوگا جس میں ابّا جان شرفِ قدم بوسی کے لیے حاضر نہ ہوئے ہوں گے۔

۲۰ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز اتوار اشارہ خاص سے ابّا جان کو طلب فرمایا۔ پہلی ملاقات کے پورے دو سال دو ماہ اور چھبیس دن بعد جب قبلہ اعلٰے حضرتؒ نے یہ دیکھ لیا کہ اب برتن قلعی کرنے کے قابل ہوچکا ہے تو اسمِ ذات قبلہ والد گرامی کے دل پر نقش فرمادیا۔ اپنی انگشتِ شہادت سے دل کے مقام پر نام ذاتِ باری تعالیٰ "اللہ" لکھ کر جو ضرب لگائی تو ابّا جان نیم بسمل پرندے کی طرح تڑپ رہے تھے اور دیکھ رہے تھے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ اللہ اللہ پڑھ رہا ہے۔ گویا یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ کا مشاہدہ فرما رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد آواز آئی۔ اخفا چاہیے۔ اُٹھ کر دستِ بستہ حاضر ہوئے تو دل از خود پڑھ رہا تھا۔

اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ اللہ۔ دل جاری تھا۔ خوشی کی انتہا نہ تھی۔ گویا دونوں جہاں کی نعمتیں مل گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھ لیا یہ کیا بھید ہے؟ اسی میں ابتدا ہے اور اسی میں انتہا ہے۔ دل تمہارے پاس ہے اب زیادہ آنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے

قال را بگذار مردِ حال شو ‏ ‏ ‏ پیش مردِ کاملے پامال شو[1]

سرمہ کن در چشم خاکِ اولیاء ‏ ‏ ‏ تا بہ بینی ز ابتدا تا انتہا

---

[1] باصفا مرشد کے سامنے عجز و انکساری اختیار کرنا کہ تیری اس انکساری سے تو سونا بن سکے

Marfat.com

بندہ دیباچہ میں عرض کر چکا ہے کہ آپؒ نے مختلف علاقوں میں اپنے نائبین مقرر فرمائے ہوئے تھے۔ چک ۱۱۷ کا علاقہ اباجان کے سپرد تھا۔ نمازیوں کی تعداد میں اضافہ، نمازیوں کی اصلاح، شریعت کی پابندی کرانا۔ معاشرے کی اصلاح کرنا، بچوں اور لڑکیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینا، پاک و صاف زندگی گزارنے کی نصیحت کرنا، مسجد کی تعمیر و صفائی اور اس کی آبادی کی طرف خاص دھیان دینا علاقہ میں اشاعتِ دین کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا، یہ تمام فرائضِ دینی آپؒ کی طرف سے اباجان کے سپرد تھے

الحمد للہ! بفضلِ تعالیٰ قبلہ والدِ گرامی نے ترپین سال آٹھ ماہ اور سات دن تک آپ کے احکامات کی تعمیل فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ چک ۱۱۷ اور گرد و نواح کے گاؤں میں آج بھی اس روح پرور تربیت کا اثر ہے۔ آپ کے شاگرد گھر گھر میں موجود ہیں اور ان دیہات میں برکت کے آثار نمایاں ہیں یہ سب کچھ شیرِ ربانی کے غلام اور فقیر قبلہ والد گرامی کی محنت کا نتیجہ ہے

ایک بار قبلہ اعلیٰ حضرتؒ سے وطن جانے کی اجازت چاہی۔ آپ نے فرمایا رب کریم سب کچھ تمہیں عطا فرمائے گا۔ بس دین کی خدمت کیے جاؤ اور سچی بات تو یہ ہے کہ اس وقت آپ کی دعاؤں کے صدقے ہمیں سب کچھ نصیب ہے۔

معمولات اور یہ حقیقت ہے کہ اباجان نے اپنے پیر و مرشد کے معمولات کی مکمل اتباع کی۔ بعد نماز فجر درود شریف پڑھنے کا وہی معمول جاری ہے جو قبلہ اعلیٰ حضرت اپنے زمانے میں اپناتے ہوئے تھے۔ درس کا انتظام بھی ویسا ہی ہے۔ اباجان کا ہر فعل، ہر کام، ہر بات اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، بات چیت لین دین غرضیکہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اور بڑی سے بڑی بات اپنے پیرو مرشد کی اتباع کے عین مطابق تھی سحر خیزی آپ کا معمول تھا۔ صبح فجر کی نماز کے بعد درود شریف نہایت ادب و احترام اور حضورِ قلب سے شماروں پہ پڑھا جاتا۔ بعدہٗ تقریباً پینتیس

---

[1] بحث مباحثہ چھوڑ اور مردِ حال ہو جا کسی مرشدِ کامل کا مرید بن جا اور اس کے قدموں کی خاک کا سرمہ آنکھوں میں لگا تاکہ تجھے روشنائی نصیب ہو۔

چالیس لڑکے قرآن شریف پڑھتے۔ بلکہ دورِ شریف میں بھی شامل ہوتے۔ ان کو بھی پڑھاتے اور معمول کی عبادت بھی فرماتے۔ مسجد سے آکر گھر میں تقریباً اتنی ہی لڑکیوں کو قرآن مجید کا سبق دیتے اور مسئلے مسائل سے بھی بچیوں کو آگاہ فرماتے۔ پھر ناشتہ فرماتے اور سکول میں تشریف لے جاتے۔ بعد رخصت گھر تشریف لاتے۔ کچھ دیر آرام فرماتے۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھاتے بلکہ پانچوں نمازیں خود پڑھاتے۔ عشاء کی نماز کے بعد بلکہ ہر نماز کے بعد مسجد میں موجود نمازیوں کو پند و نصائح فرماتے۔ اللہ اور اللہ کے محبوب کی باتیں بڑے مؤثر انداز میں بیان فرماتے۔ رات کو گھر آکر مطالعہ دینی کتب میں منہمک ہو جاتے اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا۔ قبلہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے دینی کتب کے مطالعہ کی تلقین تھی، اس لیے مطالعہ آپ کی زندگی کا جزوِ لاینفک تھا۔ آپ پوری توجہ، دھیان اور انہماک سے مطالعہ فرماتے تھے۔ ہر کتاب پر آغازِ مطالعہ اور انجام کی تاریخیں درج ہیں۔ تفسیر حسینی (فارسی) کا مطالعہ ۲ سال اور چھ ماہ میں پورا کیا۔ جا بجا حاشیہ پر مقامِ غور، مقامِ عبرت اور دیگر حوالہ جات درج کیے ہیں۔ جہاں کہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک پر "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ لکھا ہوا دیکھا وہاں اپنے قلم سے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتے، چاہے یہ سلسلہ کتنا ہی طویل کیوں نہ ہوتا۔ اس وقت آپ کے کتب خانے میں سینکڑوں کتابیں موجود ہیں، جو بفضلِ تعالےٰ مری تحویل میں محفوظ ہیں۔ آپ کا لباس بے حد سادہ اور سفید ہوتا۔ غذا بہت ہی سادہ تھی۔ پیلو (ون) کی جڑ کی مسواک ہمیشہ پاس رہتی۔ لکڑی کی چھوٹی سی پرانی طرز کی کنگھی استعمال فرماتے۔ آملے کا تیل اکثر استعمال فرماتے۔ عطر گلاب سب سے زیادہ مرغوب تھا۔ پیدل چلنے کو ہر صورت ترجیح دیتے۔ صحت بفضلِ تعالےٰ قابلِ رشک تھی۔ جوان سے جوان آدمی آپ کے ساتھ پیدل نہیں چل سکتا تھا، دائیں قدم پر اللہ اور بائیں قدم پر ہُو کہہ کر آغازِ سفر فرماتے

Marfat.com

توکس کو مجال تھی جو آپ کا ساتھ دے پاتا۔ لاہور، شرق پور شریف اور کوٹلہ شریف تک کا سفر اکثر پیدل فرماتے۔ یہ اس لیے بھی تھا کہ قبلہ اعلےٰ حضرت صاحب پیدل چلنے والوں کو پسند فرماتے تھے۔ حضور کے وصال کے بعد اباجان کا معمول تھا کہ وہ جمعرات کے دن اپنے معمولات سے فارغ ہو کر پیدل ہی شرق پور شریف جاتے اکثر پھیرپانوالہ کے پتن سے نہر عبور کرتے اور سیدھے اپنے آقا کے دربار پر جاتے۔ وہیں سے سیدھے دربار حضرت داتا گنج بخش ؒ حاضر ہوتے۔ بعد نماز ظہر اپنے مکان پہ واقع رحمان پورہ کالونی اچھرہ لاہور تشریف لاتے۔ نماز عصر اور مغرب وہاں ادا فرماتے اور عشاء کی نماز پھر حضرت داتا گنج بخش ؒ ادا فرما کر رات وہیں گذارتے۔ صبح ایک مقرر کردہ چائے والے کی دکان سے چائے نوش فرماتے اور سیدھے حضرت شاہ محمد غوث کے مزار شریف پر حاضری دیتے۔ وہاں سے دہلی دروازہ سے ہوتے ہوئے مسجد کے بچوں کے لیے قاعدے اور قرآن مجید و دیگر ضروری اشیاء خریدتے ہوئے اڈہ لاری پر تشریف لاتے۔ خان پور والی نہر سے اُتر کر پیدل ہی گاؤں پہنچ کر جمعۃ المبارک پڑھاتے۔ راستہ میں اگر کوئی سواری پیش کرتا تو منع فرما دیتے مگر لطف یہ ہے کہ سواری والوں کے ساتھ ساتھ ہی پہنچ جاتے۔ یہ معمول صحت قائم رہنے تک جاری رہا۔ زمیندارے کی دیکھ بھال بھی فرماتے۔ آمد و خرچ کا حساب بدرجہ کمال رکھتے، زمیندارہ کام میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ مال مویشی بھی چرتے آپ کا ایک بھینسا جب آپ کو دور سے آتے دیکھتا تو وہ استقبال کے لیے آجاتا فرماتے تھے کہ مویشی چرانے کی برکت سے میری ایک منزل حل ہو گئی ہے۔ مال مویشی سے آپ کو بہت پیار تھا۔ جب ہم سب کھانا کھانے بیٹھتے تو ایک بلی صرف آپ ہی کو بڑی نرمی سے پنجہ مار کر کھانا طلب کرتی اور کسی کی طرف توجہ نہ کرتی تھی۔

ؔ در دلِ مسلم مقامِ مصطفےٰ است۔ آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ است

مسلمان کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مقام ہے، ہماری عزت فقط آپ کے نام سے ہے

آپ نے مجھے متعدد خط لکھے اگر ان کو یکجا کیا جائے تو اچھی خاصی کتابی شکل اختیار کر لیں لطف کی بات یہ ہے کہ کسی خط میں بھی کوئی دنیا کی بات نہ لکھی۔ ہر خط مسلے مسائل اور پندونصائح کا حامل ہے ایک نیک اور صالح باپ کو اپنی اولاد کی آخرت سنوارنے کے لئے جس قدر فکر ہوتی ہے اس کا اندازہ ان خطوط سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے دنیادار باپ اپنے بیٹے کی دنیا سنوارنے کے لئے خطوط لکھتا ہے وہ شاید ہی لکھے کہ نماز پڑھا کرو شریعت کی پابندی کیا کرو حقوق العباد کا لحاظ رکھا کرو غریبوں کی مدد کیا کرو ایسا صرف وہی باپ کر سکتا ہے جو خود ان اوصاف سے متصف ہو۔ میرے والد ماجد نے ہمیشہ ہم سب اہل خانہ کو محبت اور پیار بھرے انداز سے اسلامی شعار اپنانے کی نصیحت بذریعہ خطوط بھی اور زبانی بھی فرمائی خیال ہے کہ اہل خاندان کے پاس جتنے ایسے خطوط ہیں ان کو اکٹھا کر کے ایک کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے تاکہ تمام بیلی بالخصوص اور عوام بالعموم ان سے مستفیض ہو سکیں۔ فی الحال یہاں صرف تین خطوط کی نقل شائع کی جا رہی ہے۔

اللہ حافظ

عزیزم سلمہ الرحمن

السلام علیکم رحمۃ اللہ علیہ

بہر حال اللہ کریم کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے جو عنایتیں اور بخششیں مولیٰ کریم ذوالجلال ذوالاکرام کی ہم پر ہو رہی ہیں کہاں تک ہم ان کے لائق ہیں ؟ دُنیا میں کوئی کمی نہیں، انشاء اللہ العزیز نہ رہے گی کیونکہ نیتیں اچھی ہیں۔ اب دین کا فکر کرنا چاہیئے جو کہ بعد موت کام آنا ہے۔ پھر برکتیں مزید تر ہوں گی۔ نماز کی پابندی کی طاقت ظاہر و باطن کی مولیٰ کریم ہی عطا کرتے ہیں اور ہر کمی کو خود بخود پورا کرتے ہیں۔ آج عزیزم مشتاق احمد صاحب کو دو صد روپیہ ارسال کر

Marfat.com

دیا گیا ہے۔ رسید آنے پر بقایا بھی بھیجا جائے گا۔

عزیزم محمد اسحاق کو بھی یکصد روپیہ اُس کی والدہ کی طرف سے ارسال کیا گیا ہے۔

وَمَا توفیقی الّا باللہ والسلام

آپ کی والدہ محترمہ کی طرف سے سب کو دعوات قبول ہو۔

اللہ حافظ جلّ شانہٗ

عزیزم سلمہ الرحمٰن

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کسی حقوق کے تحت لکھنا ہی پڑتا ہے۔ امراً جتنا تعلق وجُودی دُنیوی میں والدین اور اولاد میں ہوتا ہے۔ اُتنا ہی حقیقتاً مقدم باجان و دل مالک حقیقی کے امر معروف پر چاہیئے اور واللہ! اگر یہ مُسلمان ہے تو بارگاہِ ربّ العزت میں پانچ وقت حیّ علی الصّلوٰۃ کی مُنادی میں کیوں اور کس وجہ سے سرِ نیاز عاجزانہ نہیں جھکاتا ہے؟ جبکہ قرآن مجید میں تاکیدی حکم ہے تو گویا غفلت میں کلام اللہ اور ربّ اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلّم کو جھوٹ جاننے والا ہوا۔ جس نے پیدا کیا ہے رزق کا وسیلہ بھی بنایا ہے۔ پھر موت اور حساب ہے پھر جزا میں جنّت یا جہنّم ہے تو یہ ضعیف ننھی جان خُدا سے مقابلہ کر رہی ہے! وَاتَّقُوا اللہ۔ ابھی وقت ہے۔ امر معروف کے تحت میں سختی سے پوچھ ہو گی۔ خود اور گھر والوں کے واسطے کسی وجہ سے نحوست شقاوت کی وجہ بجائے شفا و رحمت کے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ محض دنیا ملعونہ جو کہ حقیر سے حقیر ہے کی تلاش کیوں ہے؟ تو اس میں اسی کے واسطے دن رات بھاگ دوڑ اور تصوّرات خیالات میں غرق یہ وجودی بُت پرستی نہیں تو اور کیا ہے پھر؟ کلمہ بھی چھوڑ دو۔ محض نام کی مسلمانی اسلام میں کہاں؟

دنیاوی علم میں تو واقعات تاریخی دُہرایئے۔ مگر نورانی ہستیاں جن کے قلب سلیم مُنیب۔ جن کی شان میں کلام اللہ میں خاص خاص آیتیں نازل ہیں اور ہمہ صفت

Marfat.com

رضائے الٰہی اور اتباعِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں موصوف ہیں کیا اُن کے اعمال آثار اور نورِ ایمانی سے ہمیں کوئی ہُوا تک بھی لگی ہے؟ ہر کوئی اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ دنیا میں رہ کر دین کو نہ چھوڑو ورنہ آخر خوار اور مجرم ہو گے۔ کیونکہ جزا و سزا کا وعدہ حق ہے۔

ہر والد، مسافر اور مظلوم کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

دین و دنیا دونوں سنبھالو!

جب یقین ہے کہ مسجد میں جماعت ہو گی تو گھر میں نماز جائز نہیں، بلا عذر شرعی

۱۔ باقاعدہ مسجد میں باجماعت نماز ادا کرو۔

۲۔ قرآن مجید صحیح بالترجمہ خواہ ایک رکوع ہی کیوں نہ ہو جان پر فرض لازمی ایسا سمجھو جیسا کہ بندوں کی نوکری میں دوڑنا ہوتا ہے۔ حقیقی رازق کو بھول بیٹھے ایسا نہ چاہیئے۔

۳۔ بچے جو خود قرآن مجید کے حافظ ہو رہے ہیں ان کو نماز کا سختی سے عادی بناؤ، تاکہ جڑ قائم ہو جاوے۔

۴۔ تُو خود گھر میں ایک افسر یا سلطان کے مانند ہے خود فرمانبردار حق تعالیٰ کا ہو جائے گا تو باقیوں پر بھی اثر ہو گا اور نحوست شقاوت کی بجائے خیر و برکت ہو گی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

یہ حکم کافروں کے واسطے نہیں بلکہ ایمان والوں کے واسطے فرمایا ہے۔

۵۔ کسی مستند کتاب دینی جو تصوف پر ہو یا غنیتہ الطالبین وغیرہ کا مطالعہ ضرور چاہیئے۔

۶۔ حضرت اعلےٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فداہُ رُوحی وقلبی کا کبھی بھی ذاتی نام مبارک نہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ سخت خلافِ ادب ہے۔ اوّل تو عوام میں حضور پُرنور کی بات اور کلام بھی نہ کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

عندلیب مست داند قدر گل ۔ چغدرا از گوشۂ ویرانہ پرس

مست بلبل پھول کی قدر جانتی ہے۔ الو تو کسی ویران گوشے ہی کی خبر دے گا

۷۔ اگر یہی صورت حال پیشِ احوال ہے تو آپ مجھے سمجھئے کہ بس مر گیا، اور دُعا بھی یہی کیا کریں۔

والسلام

پھر آگے لکھا ہے۔

جب قرآن شریف با ترجمہ پڑھنا نصیب ہو جاوے تو پھر تفسیر دیکھو یہ جو یہاں ماشاءاللہ اتنا کتب خانہ موجود ہے یہ کون پڑھے گا۔ کیا گھر والے سب محروم رہیں گے اور دوسرے فیض لوٹ لے جاویں گے۔ مفت میں گھر جو بیٹھے ہیں جو قابل اور لائق ہیں مگر ہمت سے خالی۔ حُبُّ اللہ میں سب گھر والوں میں سے عزیزی مشتاق احمد سب سے زیادہ قریب ہے۔ اُس کے واسطے جب دُعا کا خیال یا وقت آتا ہے تو محض دین میں ترقی کے واسطے دُعا ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خود راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم میں باشرائط آداب میں پانچ بناء اسلام میں سے چار پر دل و جان پر پابند ہے۔

(۱) وضو (۲) نماز (۳) تلاوت کلامُ اللہ اور (۴) درود شریف خود بخود شفا ہیں دنیاوی کام اُس کے خود قدرۃً آسان ہوتے ہیں۔

؎ دین گنوایا دُنیا خاطر دنیا نہ جاوے ساتھ دونوں تھوک چھوڑ کے چلیا خالی ہاتھ

کام جو ہو رضائے الٰہی کے واسطے ہو، گھر ہیں۔ بیوی کا حق جو ہے وہ خدا واسطے کرے! اولاد کا حق بھی اسی طرح مقدم ہے۔ خود خداوند کریم کا مطیع اور فرماں بردار ہو جاوے تو سب درست ہو جاتا ہے درحقیقت شامتِ اعمال کا نتیجہ خود اپنا وجود ہوتا ہے اور دوسرے کو ناحق کہا جاتا ہے۔

والسلام
بندہ خدا بخش

Marfat.com

شوقِ باغبانی

گھر میں، مسجد میں، اپنی حویلی میں، سکول میں آپ کے ہاتھ کے لگائے ہُوئے پودے اب بھی موجود ہیں۔ آپ کو فارغ وقت میں درخت لگانے، پھُول اُگانے اور سبزیاں کاشت کرنے کا بے حد شوق تھا۔ چاہے کلّر والی زمین ہو، بسم اللہ پڑھ کر درخت لگا دیا، بس دِنوں میں پودے تیار ہو جاتے تھے۔ اس وقت گاؤں کے سکول میں بڑے بڑے اونچے درخت ہیں جو سب آپ کے ہاتھ کے لگائے ہُوئے ہیں۔ گاؤں کی مسجد کے ساتھ ایک باغیچہ تیار کیا ہُوا تھا، اُسی باغیچہ میں آج کل ابدی نیند سو رہے ہیں۔ اس میں آم کے درخت، انگور کی بیل، میٹھے کا بڑا پودا، جامن، املتاس کا درخت، کھجور کے درخت تھے کھجور کے درخت کا بڑا احترام فرماتے اور کہتے یہ درخت سرکار مدینہ کے دیار کا ہے۔ کوئی حاجی کھجوریں تحفتہً پیش کرتا تو اُن کی گٹھلیاں بو دیتے۔ خود جب حج سے واپس آئے تو وہاں سے گٹھلیاں لا کر اپنی مسجد کے باغیچہ میں بوئی تھیں اپنی حویلی میں کیکر کے درخت بہار دکھا رہے ہیں۔ گھر میں آپ کے ہاتھ کا لگایا ہُوا سفیدے کا درخت میلوں دُور سے اپنی بہار دکھا رہا ہے بالعموم صبح اور شام کھرپہ اور رسّی لے کر باغیچہ کی دیکھ بھال فرماتے تھے۔ وضو والے لوٹے سے اکثر پانی کونپلوں پر چھڑکاتے تھے۔ سبز و شاداب باغیچہ میں رہ کر روح کے لیے تقویت پاتے تھے۔ اہلِ دل اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ پھُول اور پودے اور ان کی سرسبزی اور شادابی روحانی دنیا پر کس قدر اثر انداز ہوتی ہے۔

سفرِ حرمین شریفین

آپ اور والدہ محترمہ نے بفضلِ تعالیٰ ۱۹۶۸ء میں بیت اللہ شریف کا حج فرمایا تھا۔ اس پاک سفر کے حالات آپ نے قلم بند فرمائے ہیں۔ آپ کی ڈائری سے مختصراً چند حالات تبرکاً پیشِ خدمت ہیں:

فرماتے ہیں: "اسلام کے پانچ رُکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار

ارکان پر پابندی نصیب ہوئی۔ اب پانچواں رکن حج بھی اللہ کریم اپنے فضل وکرم سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ زیارت بیت اللہ شریف کی تڑپ دل میں رہی، اور سرکارِ مدینہ کا روضۂ اطہر دیکھنے کی تمنائیں دل میں مچلتی رہیں لیکن اپنے آپ کو دیارِ نبی لے جانے کے قابل نہ پاتا۔ تاہم جب کسی حاجی کے جانے یا آنے کی خبر ملتی یا کسی حاجی کو الوداع کہنے کی سعادت نصیب ہوتی تو اُس وقت بے قراری کا عالم طاری ہوتا اور سرد آہ بھرتا کہ خدایا کبھی اس ناچیز کو بھی یہ سفر خاص، پُرفیض، برکتوں والا نصیب ہوگا؟ اسی آرزو اور تڑپ میں دن گذرتے جاتے تھے۔

"اس مبارک سفر کی روئیداد طویل ہے۔ مکہ معظمہ میں داخل ہونے کی کیفیت کا حال لکھ کر اس موضوع کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۸ سوموار صبح ۹ بجے جدہ شریف کے حاجی کیمپ میں آ گئے۔ مورخہ ۳۰ جنوری صبح گیارہ بجے مکہ معظمہ پہنچ گئے۔ خانۂ خدا کا رعب وجلال برداشت سے باہر تھا وہ کیفیت صرف محسوس کی جاسکتی ہے بیان نہیں ہوسکتی اور نہ احاطۂ تحریر میں لائی جاسکتی ہے۔ بس یہ جان لیں جہانوں کے مالک اتنے بڑے اللہ کا گھر بھی کتنا عالی شان اور برکتوں والا ہوگا۔ نہایت تعظیم اور تکریم سے طواف کیا، سعی کی، سر منڈوایا، معلّم مرزوق صاحب نے دعوت کھلائی۔ بدنی صحت دونوں کی اچھی ہے۔ مگر اصل صحت کا دارومدار روحانی صحت کی اچھائی پر ہے۔"

کرامات والد ماجد مردِ استقامت تھے اور صاحب استقامت ہونا صاحب کرامت ہونے سے بہتر ہے۔ کیونکہ کرامت کو تمہارا نفس چاہتا ہے اور استقامت کو اللہ"

انبیاءؑ کے لیے معجزات اور صالحین کے لیے کرامات ثابت شدہ حقائق ہیں یہ کرامت دراصل اطاعت الٰہی اور اطاعتِ رسولؐ کے صلے میں اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہوتا ہے۔ قبلہ والد گرامی کی کرامات تو کئی ہیں یہ جگہ ان کی تفصیل بیان کرنے کی نہیں، اللہ کریم نے توفیق عطا فرمائی تو ان کا تفصیلی ذکر کسی دوسری

Marfat.com

کتاب میں عرض کروں گا۔ یہاں صرف ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ آپ کی اصل کرامت سنت نبوی کی غیر متزلزل پیروی تھی چنانچہ چک نمبر ۱۰ اور ارد گرد کے پانچ پانچ اور چھ چھ میل کے دیہات والے اور ہم سب قرابت دار اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے بھی ۴۵ سال آٹھ ماہ اور سات دن کے طویل عرصہ میں قبلہ والد گرامی سے کوئی فعل یا امر خلاف سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سرزد ہوتے نہیں دیکھا۔ بس اس سے زیادہ کرامت اور کیا پیش کر سکتا ہوں۔

۹/۲/۱۶ کو مجھے جامع مسجد نوری بستی بلوچاں شیخوپورہ میں جناب علامہ محمد اسحاق صاحب کی اقتدا میں جمعۃ المبارک پڑھنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ بعد از نماز جمعہ علامہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے ایک شخص کو غلام مصطفےٰ کہہ کر آواز دی۔ ایک صوفی منش نورانی شکل والے بزرگ تشریف لائے ۔ ایک دوسرے کا تعارف ہوا۔ جناب علامہ صاحب نے صوفی صاحب سے فرمایا۔ لو جی ذرا اپنی گردن دکھاؤ۔ میں نے گردن پر ایک زخم کا نشان دیکھا تو صوفی صاحب فرمانے لگے کہ میں گاؤں گاؤں چوڑیاں بیچنے والا ہوں۔ میری گردن پر سخت خطرناک قسم کا ایک پھوڑا لا علاج تھا۔ میں چک ۱۰ میں چوڑیاں بیچنے چلا گیا۔ مسجد میں نماز کے لیے حاضر ہوا۔ آپ سے دعا کے لیے عرض کی۔ آپ نے فرمایا آپ خود نمازی ہیں خود پر دم کر لو۔ میں مایوس ہو کر پیچھے ہٹ گیا۔ جب آپ نے میری یہ حالت دیکھی تو تھوڑی دیر بعد مجھے آواز دے کر پاس بلوایا اور اپنا لعاب مبارک لگا کر فرمایا، اللہ کریم شفا عطا فرما دیں گے۔ بس وہ دن اور آج کا دن پھر کبھی وہ پھوڑا نہ پھوٹا ایسی ہی اور کئی کرامات اہل خاندان اور دیگر احباب میں ظاہر ہو چکی ہیں۔

قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اپنے پیر و مرشد کو تصور میں رکھ کر خلقِ خدا کی پریشانی کو دُور کرنے کے لیے جو دُعا مانگی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے قبول فرما لیتے ہیں مگر مجھے پتہ نہیں چلتا تھا کہ مخلوق کا کام کس طرح ہو جاتا

Marfat.com

تھا۔ جو محض فضلِ ربی تھا۔

علالت ۱۹۷۶ء کی عید الاضحیٰ کی آمد آمد ہے۔ آپ فجر کی نماز پڑھانے کے بعد شماروں پر درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ عید الاضحیٰ کا واقعہ تصور میں آ گیا۔ حج کے موقع پر قربانیوں کا نقشہ ذہن میں سما چکا ہے۔ چار سُو خون ہی خون نظر آ رہا ہے۔" ذبح عظیم" کے واقعہ کے تصور پر طبیعت نے اس قدر جوش مارا کہ وہیں بیٹھے بیٹھے مُنہ سے خُون کے فوارے اُبلنے لگے۔ دیکھنے والے گھبرا گئے۔ گھر تشریف لائے۔ والدہ محترمہ خون ہی خون دیکھ کر سخت گھبرا گئیں۔ مجھے شیخوپورہ میں اطلاع دی گئی۔ میں جناب محترم ڈاکٹر کیپٹن عبد الکریم صاحب کو ساتھ لے کر گاؤں گیا۔ علاج و معالجہ کیا گیا۔ قدرے طبیعت سنبھل گئی۔ مگر میرے دل پر ایک ایسی چوٹ لگی کہ رونا تھمنے کو نہ آتا تھا۔ آپ نے میری بڑی ڈھارس بندھائی جب مذکورہ بالا واقعہ خون آنے کا مجھے بتایا تو مجھے یقین ہو گیا کہ اب میرے ابا جان ہم سے جُدا ہونے والے ہیں۔ میں آپ کو شیخوپورہ میں لے آیا۔ یہاں آپ نے میرے چچا جان اور بڑے بھائی جان کو بھی بُلوا لیا۔ ہم سب تیمار داری میں مصروف ہو گئے۔ ایک دن ہم سب بیٹھے تھے بندہ نے جرأت کی اور میرے دریافت کرنے پر میں مشورۃً پوچھا کہ آپ کی آخری آرام گاہ کہاں بنائی جائے۔ مجھ سے پُوچھا کہ تیری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی کہ چار جگہیں میری نظر میں ہیں پوچھا۔ کون کون سی؟ عرض کی: پہلی جگہ تو چک نمبر ۱ میں اپنے گھر کا صحن ہے۔ نمبر ۲ اپنی زمین میں برلب پختہ سڑک' تیسری جگہ کے متعلق پوچھا تو عرض کی گئی کہ آپ کا پیرخانہ شرق پور شریف' چوتھی جگہ کے متعلق استفسار فرمایا تو عرض کی کہ گاؤں کی مسجد کے ساتھ آپ کا باغیچہ۔ فرمایا یہ جگہ موزوں ہے میری اپنی تیار کردہ ہے مسجد کا قرب ہو گا۔ جس سے مجھے فائدہ پہنچے گا۔ میرے شاگرد میری قبر پہ فاتحہ پڑھیں گے تو رُوح کو سکون نصیب ہو گا۔ ہاں اگر گاؤں میں سے کسی نے اعتراض

Marfat.com

کیا تو پھر مجھے شرق پور شریف لے جانا اور کہیں جوتیوں والی جگہ قبر بنا دینا۔ یہ مسئلہ آپ نے اپنی زندگی ہی میں طے فرما دیا۔

آپ کی علالت کے پیشِ نظر ہم ضد کر کے آپ کو میو ہسپتال لے گئے وہاں آپ نے بے قراری اور بے چینی سے دن گذارے۔ فرماتے تھے کہ یہاں کی نہ تو ہوا اچھی لگتی ہے اور نہ پانی اور نہ یہاں کے لوگ۔ اپنی مسجد سے پانی منگوا کر پیتے تھے۔ ہر دن ہم سے یہی تقاضا رہا کہ یہاں سے لے چلو۔ بالآخر ہمیں آپ کے حکم کی تعمیل کرنی پڑی اور ہسپتال سے اپنے مکان واقع رحمان پورہ کالونی لاہور لے گئے۔ مجھے فرمانے لگے چار دن رحمن پورہ رہنا ہے۔ پھر گاؤں لے چلو تاکہ میں وہاں کے لوگوں کو دیکھوں، وہاں کے بچوں کو دیکھوں اور وہاں کی تازہ اور صاف ہوا میں سانس لے سکوں۔ رحمن پورہ میں بندہ آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر تھا

رات کے تین بجے کا وقت تھا کہ اچانک مجھے فرمانے لگے لو اعلیٰ حضرتؒ تو تشریف لے آئے ہیں اور مجھے قرآن پاک کے اوراق دکھا رہے ہیں پھر فرمانے لگے لو میری والدہ محترمہ اپنی گود میں چھوٹے بچے[۱] کو لیے ہوئے آ گئی ہیں۔ خاموشی سے مجھے دیکھے جا رہی ہیں۔ اس کے بعد قرآن شریف کی آیاتِ مبارکہ کی تلاوت شروع کر دی "اے انسان میں نے تجھے عبث پیدا نہیں کیا۔۔۔

رات کا آخری پہر گذر رہا تھا۔ فرمانے لگے محمد سعید کیا تم جاگتے ہو۔ عرض کی کہ بندہ حاضر ہے۔ آپ نے بڑی شفقت سے میرے لئے خاص دعا فرمائی۔ صبح ہوئی اور رحمان پورہ سے گاؤں جانے کا اصرار شروع ہو گیا۔ آپ کے معتقدین کا گھر میں تانتا بندھا ہوا تھا۔ گاؤں کے سب لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپؒ ان کی امانت ہیں۔ وصال کے بعد آپ کا جسم صرف ایک جگہ لے جانے کی اجازت دیں گے اور وہ ہے شرق پور شریف۔ اس کے علاوہ ہم اور

---

۱ ابا جان سے پہلے ایک بچہ پیدا ہوا تھا جو بچپن ہی میں فوت ہو گیا تھا۔

Marfat.com

کسی جگہ آپ کی آخری آرام گاہ نہیں بننے دینگے میں نے اِن کی خواہش کا سارا واقعہ عرض کیا اگلے ہی دن گاؤں کے سب ٹریکٹر اور ٹرالیاں مٹی ڈالنے میں مصروف ہو گئے اور باغیچہ جس کی سطح نیچی تھی اُس میں بھرتی ڈال کر اونچا کر دیا۔ یہ تیاری آپ کی زندگی ہی میں مکمل ہو گئی۔ ۵ ر جنوری ۱۹۷۷ء کو آپ کو لے کر چک نمبر ۱ میں آ گئے ایک ہجوم آپ کے استقبال کے لیے موجود تھا۔ چارپائی لے کر آپ کی بیٹھک میں آئے تو سب اہلِ دیہہ کے لیے نہایت لاغری کے عالم میں دعا فرمائی۔ ہر ایک کی خدمت کا شکریہ ادا کیا۔ گاؤں والوں کو آپس میں محبت اور خلوص سے رہنے کی تلقین فرمائی۔ کفایت شعاری اپنانے کی تاکید فرمائی اور پھر مجھے قریب بلوا کر کہا کہ سب کے سامنے اعلان کر دو کہ میرے فاتحہ کے لیے آنے والا کوئی بھی مکان پر نہ آئے، جو بھی آئے، وہ مسجد میں آئے، وضو کرے، فاتحہ پڑھے اور دنیا کی کوئی بات کیے بغیر رخصت ہو جائے میں نے سب حاضرین کو سُنا دیا۔ پھر مجھے فرمانے لگے آپ سب بھی مسجد میں بیٹھیں اور میری اس نصیحت پر سختی سے عمل کریں اور کرائیں۔

وصال ۲۷ ر جنوری ۱۹۷۷ء کو جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ میں اور میرا بیٹا بخت یار[1] دونوں آپ کے پاس تھے۔ ہم نے آپ کو چائے پلائی۔ باقی افرادِ خانہ صحن میں تھے۔ جمعۃ المبارک کے وقت سے چند گھنٹے قبل میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ابا جان سیدھے لیٹے ہوئے ہیں تھک گئے ہوں گے۔ اُن کی کروٹ بدل دینی چاہیے۔ ہم نے ہاتھ لگایا تو اُس وقت آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ گریہ و زاری بے ساختہ تھی مگر آپ کے چہرہ مبارک پر ایک نورانی مسکراہٹ ہم سب کا استقبال کر رہی تھی۔ میرے بڑے بھائی اور بندہ نے حسبِ وصیت غسل دیا۔ چودھری بشیر احمد ولد چودھری باغ دین مرحوم اور مولوی عبدالرحیم امام مسجد اور آپ کے

---

[1] میرا بیٹا ۵ مئی ۱۹۸۰ء مطابق ۲۷ رمضان المبارک کراچی کے نزدیک ایک حادثہ میں وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون قارئین مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

Marfat.com

شاگرد نے ہماری معاونت کی۔ وہ گھڑیاں کچھ عجیب ہی تھیں۔ ان کیفیات کو میں تا زندگی نہیں بھول سکتا۔ جونہی کفن پہنا کر چارپائی اُٹھا کر صحن میں لائے، تو وہاں موجود سینکڑوں مستورات بچے، بچیاں اور مرد آخری دیدار کے لیے اُٹھ آئے اور کلمہ شریف کا ورد ایک خاص پُرتاثیر انداز سے شروع ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمانوں سے فرشتے بھی اُتر آئے ہیں اور اِس خاص مجلس میں ہم سب کے ساتھ شامل ہیں وہ سماں بڑا ہی روح پرور اور کیف آگیں تھا، عصر کی نماز کے بعد جنازہ ہوا، اور مغرب کی نماز سے قبل آپ کو آخری آرام گاہ میں منتقل کر دیا گیا۔

؎ داخلِ فردوس فرمائے تجھے ربِ العباد آیں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

آپ کے لگائے ہوئے درخت اب آپ کی قبر کو اپنی آغوش میں لئے ہوئے ہیں آپ کے شاگرد اکثر اوقات قبر مبارک پر قرآن مجید پڑھتے رہتے ہیں۔ مجھے اپنی زندگی میں تاکید فرمائی تھی کہ قبر پر سایہ ضرور کرنا تاکہ پڑھنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ اللہ کریم مجھے آپ کی اِس خواہش کو بھی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

؎ نام نیک رفتگاں ضائع مکن۔ تا بماند نام نیکت برقرار

عرس شریف ہر سال ۶ اور ۷، صفر المظفر کو آپ کا سالانہ عرس شریف منایا جاتا ہے جو اعلیٰ حضرت شرق پوری کے عرس شریف کے عین مطابق ہوتا ہے۔

اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔ سب سے بڑے لڑکے کا نام محمد اسحاق ہے۔ یہ موضع رکن پور تحصیل و ضلع رحیم یار خاں میں مقیم ہے۔ حضرت ثانی لاثانی کے مرید ہیں۔ بفضل تعالیٰ فارغ البال ہیں۔ ملازمت اور اپنی زمین ہے۔ نہایت صوفی منش اور کم گو ہیں۔ قبلہ والد صاحب ان سے بے حد پیار فرماتے تھے۔ بیٹی بچپن ہی میں فوت ہو گئی تھی۔ آپ کا دوسرا بیٹا راقم الحروف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ کرم ہے آپ مجھ پر بے حد راضی تھے آپ کی دعاؤں کے طفیل ہر طرح سے اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ میری دلی تمنا ہے، کہ

Marfat.com

زندگی کے آخری دم تک آپ کے دربار کی دربانی کرتا رہوں اور آپ کے طریقۂ کار کو جاری وساری رکھ سکوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ مجھے ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین :۔

خدمتِ مادر پدر کن صبح و شام — تاکہ باشی در دو عالم نیک نام
خدمتِ مادر پدر کن اختیار — تا شوی از مال و دولت بختیار

اباجان کی جدائی پر کچھ تاثراتِ غم پیشِ خدمت ہیں :۔

ٹھہر اے اضطرابِ دل کہ دردِ دل رقم کر لوں
ذرا اب خامۂ رنگیں کو وقفِ درد و غم کر لوں

نوائے درد و غم، سوز و گدازِ نالہ و پیہم!
جو ممکن ہو صریرِ کلک میں ان سب کو ضم کر لوں

ترستی تھیں جو آنکھیں روئے اقدس کی زیارت کو
انہیں کو آج تھوڑی دیر تک اشکوں سے نم کر لوں

نہ تھم اے دیدۂ گریاں کہ اب جی بھر کے میں رو لوں
ہو خوش اے دل کہ آج اچھی طرح اظہارِ غم کر لوں

ٹپک جائیں ہزاروں لعل و گوہر جیب و دامن پر
ہجومِ درد و غم سے اگر اک بار خم کر لوں

قیامت تک نہ آئے گا نظر یہ چہرۂ انور
ذرا ٹھہرو کہ آنکھوں میں اسے اب مرتسم کر لوں

Marfat.com

کرے اب کون اس دردِ والم میں سعیِ غمخواری
میں نیر ہی یادِ حق کو اب شریکِ درد و غم کر لوں

اشاعت کتاب ہذا

اپنے حلقۂ احباب کے پیہم اصرار کی وجہ سے بالآخر بندہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب کی خدمت عالیہ میں شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ مسودہ اور والد گرامی کی بیاض کی تینوں اصلی جلدیں آپ کی خدمت میں پیش کر کے اپنے ارادہ کا اظہار کیا۔ آپ نے کمال مہربانی فرمائی اور اس نسخہ کو جلدی چھپوانے کے لیے بے حد دلچسپی لی۔ اُسی روز اپنے مرید خاص جناب ماسٹر احمد علی صاحب کے ہمراہ مجھے محترم المقام جناب حکیم محمد مُوسےٰ صاحب امرتسری کی خدمت میں روانہ کیا۔ ہم دونوں بوقت عصر جناب محترمی حکیم صاحب کے مطب واقع ریلوے روڈ لاہور حاضر ہُوئے اور محترم جناب صاحبزادہ صاحب کا پیغام دیا اور مسودہ اُن کے حوالے کر دیا۔ جناب حکیم صاحب نے صاحبزادہ صاحب سے مشورہ فرمایا اور حسبِ مشورہ مسودے کی درستی وغیرہ کے لیے محترم المقام جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب صدیقی ناظم شعبۂ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کی طرف رجوع کرنے کے لیے کہا چنانچہ بندہ اُن کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اُنہوں نے اس کام کو عین سعادت سمجھا اُنہوں نے مسودہ کو پہلے سرسری نظر سے پڑھا۔ پھر مجھے ہدایت فرمائی کہ اصل نسخہ کے ساتھ مقابلہ کرایا جائے۔ نیز اخوانم محترم جناب غلام سرور صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم بالغاں لاہور کی خدمات بھی حاصل کر لیں بندہ اصل بیاض کی جلدیں لے کر حاضر ہُوا تو دوران موازنہ و مقابلہ یہ ضروری سمجھا گیا کہ مسودہ دوبارہ لکھنا چاہیے لہٰذا حسبِ ہدایت مسودہ کو دوبارہ درست کیا گیا۔ مسودہ کی جانچ پڑتال کے لیے

Marfat.com

مجھے محترمی قاضی ظہور احمد اختر صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر شیخوپورہ کی خدمات بھی میسر آگئیں۔ ہم دونوں نے ابتدائی طور پر مسودہ کی درستگی کی۔ ایک دن جبکہ ہم مصروف کار تھے معاً صاحبزادہ صاحب ہنستے مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور ہم چاروں کو مصروفِ کار دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد شرق پور شریف کے لیے روانہ ہوگئے۔ آپ کے یوں آنے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے نزدیک "خطباتِ شیر ربانی" کی کس قدر وقعت اور اہمیت تھی

ان واقعات و حالات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مذکورہ بالا حضرات کی مدد اور تعاون میرے شاملِ حال نہ ہوتا تو میں اکیلا اس کام کو کبھی بھی پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا سکتا اور یہ بیش بہا تحفہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش نہ کر پاتا۔ اسی لیے میں ان سب حضرات کا تہہِ دل سے ممنون ہوں، جنہوں نے شروع سے لے کر آخر تک اس کتاب کی تدوین و تالیف میں مدد فرمائی ہے اس کارِ خیر اور محنت شاقہ کا اجر ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی دیں گے۔

میاں محمد سعید شاد

Marfat.com

ملفوظات ارشادات اور خطبات شیر ربانی رح

(جو میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بیاض میں تحریر فرمائے)

دادیم ترا زگنج مقصود نشان
گرما نہ رسیدیم تو شاید برسی[1]

الحمد للہ! یہ محض فضل الٰہی ہے کہ کچھ ایسا سبب بنا کہ بسلسلہ ملازمت محکمہ تعلیم بطور مدرس بمقام چک نمبر ۱۱ (نہر اپر چناب) ضلع شیخوپور میں تقرری ہوئی۔ یہ واقعہ ۱۲ مئی ۱۹۲۳ء کا ہے۔ یہ مقام شرق پور شریف سے نو، دس میل کے فاصلے پر ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت اقدس میں جانا نصیب ہوا۔ اکثر و بیشتر جمعۃ المبارک کی نمازیں بھی آپ کی اقتداء میں پڑھنا نصیب ہوئیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبات و خطبات و ارشادات کو ضبطِ تحریر میں لاتا رہا، تاکہ پڑھنے سے خود اور دوسرے حضرات فائدہ اٹھائیں۔

۶ جولائی ۱۹۲۴ء بروز اتوار بندہ بفضلہ تعالیٰ پورے صدق دل سے بار اوّل خیال روانہ بسوئے شرق پور شریف ہوا کہ۔

۱۔ یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا
(اولیاء اللہ کی تھوڑی دیر کی صحبت سو برس کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

۲۔ گر تو سنگِ خارہ مرمر شوی
چوں بصاحب دل رسی گوہر شوی
(اگرچہ تو سخت پتھر ہو لیکن جب تو خدا کے کسی خاص بندہ کی صحبت میں پہنچے گا تو موتی بن جائے گا)

چونکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت مبارکہ علیل تھی شرفِ زیارت سے محروم پھرا۔ درحقیقت حسرت و یاس نے دوبارہ جانے کے واسطے بیتاب کر دیا بیس روز بعد یعنی ۲۶ جولائی کو پھر عازم سفر ہوا۔ بفضل خدا شرفِ زیارت سے

---

[1] ہم تجھے گنج مقصود کا نشان بتاتے ہیں اگر ہم وہاں تک نہ پہنچ سکے تو شاید تم ہی وہاں پہنچ جاؤ۔

Marfat.com

پہلی بار مشرف ہُوا۔ بالاخانہ میں حاضری ہُوئی۔ عصر سے کچھ پہلے کا وقت تھا۔ جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحبؒ بھی آپ کے پاس تشریف فرما تھے۔ پُوچھا: "کیا پڑھا ہے؟" عرض کی "بی اے۔ وی پاس ہوں۔" فرمایا: "اس علم کو حاصل کرنے کے لیے کتنے سال لگائے؟" عرض کی "نو سال۔" فرمایا: "دنیوی علم حاصل کرنے کے لیے تو نو سال لگائے مگر قرآن مجید سیکھنے میں کتنے سال لگائے؟" خاموشی کے سوا کچھ جواب نہ تھا۔ آپؒ نے کمال محبت فرمائی۔ الحمدُللہ! دستِ مبارک میرے وجود پر پھیرا۔ گیارہ بار سورۂ اخلاص ہر نماز کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا۔ نماز کی تاکید فرمائی۔ قرآن مجید باترجمہ پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ پند و نصائح فرمائیں، پھر اجازت رُخصت عطا فرمائی۔

۲۲ اگست ۱۹۲۴ء بروز جمعۃ المبارک

برائے ادائیگی نمازِ جمعہ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بروقت تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری پر پہلی صف میں سے ایک شخص تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ اُسے منع فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ خاص خیال اور توجّہ سے بیٹھے رہنا چاہیے۔ سب نمازی صف در صف دوزانو با ادب بے حس و حرکت بیٹھے ہُوئے تھے۔ آپؒ کی توجہ باطنی اس قدر غالب تھی کہ سانس کی آواز بھی سُنائی نہ دیتی تھی۔ کسی کو آنکھ اُوپر اُٹھانے کی ہمت نہ تھی۔ دوسری اذان حاجی عبدالرحمٰن صاحبؒ نے پڑھی۔ آپؒ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد نمازِ جمعہ آپ تہہ خانہ میں تشریف لے گئے۔ یہ جگہ بہت ہی بابرکت ہے اور وہاں عجیب فیضِ ربّانی نصیب ہوتا ہے۔ سب پروانے حلقہ باندھے بیٹھے ہیں۔ آپ کی جلالت و

---

[1] بوقت پہلی ملاقات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تقریباً ۶۱ سال تھی اور والدِ گرامی کی عمر ۲۶ سال چار ماہ اور ایک دن تھی۔ (مؤلف)

Marfat.com

عظمت کے آگے سب دم بخود ہیں لیکن دلوں میں فیض جاری ہے۔ گویا بادِ نسیم روحانی سے دل رجوع الی اللہ کی نعمت سے سرشار ہیں۔ پھر سب کو رُخصت فرما دیا۔

شو ہمدم پروانہ تا سوختن آموزی
با سوختگاں بنشینی شاید کہ تو ہم سوزی[1]

عصر کی نماز کے بعد دوبارہ شرفِ زیارت نصیب ہُوا۔ قرآن مجید بغور پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ ہر نماز کے بعد سورۂ اخلاص گیارہ بار بغور بمطابق معنی پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے فرمایا: "قرآن پاک بامعنی اور سمجھ کر پڑھے اور نماز توجہ و دھیان سے پڑھنے ہی میں سب کچھ حاصل ہے۔ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

چند دن بعد صوفی برکت علی صاحب کے ہمراہ پھر حاضر ہُوا۔ آپ بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ ایک عالم کسی مسئلے کے متعلق کچھ عرض کر رہا تھا اور آپ اس کی توجہ تفسیر مواہب الرحمٰن کی طرف مبذول فرما رہے تھے۔ جناب دین محمد صاحب سے ہمارے متعلق دریافت فرمایا۔ اُس نے مناسب عرض کی۔ بعد نماز ظہر حاضر ہونے کی ہدایت کے ساتھ آپ بالا خانہ میں تشریف لے گئے۔ جب ہم بعد نماز ظہر حاضر ہُوئے تو ایک شخص سے دریافت فرمایا ساتھ کون ہے؟ اُس نے عرض کی اکیلا آیا ہُوں۔ آپ نے فرمایا: "نہیں اکیلا نہیں"۔ اُس نے دوبارہ عرض کی "جی اکیلا ہی آیا ہُوں"۔ آپ نے فرمایا: "نہ کوئی اکیلا آیا ہے اور نہ ہی اکیلا جائے گا"۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: "فارسی کتنی پڑھی ہے"۔ اُس نے عرض کی "کوئی نہیں پڑھی"۔ آپ نے ذرا جوش سے فرمایا: "کوئی نہیں پڑھی"۔ تو فوراً ہی بول پڑا "جی پڑھی ہے"۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر پھر بھی کہتا کہ نہیں پڑھی تو واقعی

---

[1] اے تو پروانہ کی رفاقت پیدا کرتا تو جلنا سیکھ لیتا ... اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کرتا کہ شاید تو بھی جل جائے

بالکل صفائی ہو جائی آپؒ نے فرمایا! "یہ ٹھگ بازی میرے ساتھ ہی کرنے کو آیا ہے"۔ دراصل اُس شخص کا فیض بند ہو چکا تھا اور وہ بڑا پریشان حال تھا۔ آپؒ نے فرمایا! "چل پڑے گا۔ گھبرائیں نہیں"۔ اُس نے مایوسی کا اظہار کیا، مگر آپؒ نے نظرِ عنایت سے مطمئن کر دیا اور اس کو اُسی وقت رخصت کر دیا۔ ہر ایک کے ساتھ مناسب گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں بندہ کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ سُبحَانَ اللہ! وہ عجب وقت اور عجب سماں تھا! فرمایا" خلوت میں کچھ پوچھنا تھا اور کچھ بتانا تھا" پھر صوفی برکت علی صاحب سے متوجہ ہوئے۔ فرمایا! "انگریزی تعلیم زور پکڑ گئی ہے، قرآن مجید کی عظمت دل وجان سے کرو" پھر عجب اندازِ محبت سے پوچھا: جانا ہے یا رہنا ہے؟" سبحان اللہ! وہ ساعت پھر کم ہی نصیب ہوئی۔ ارشاد ہُوا کہ اگر نہیں جانا تو مسجد میں چلو۔ بعد نماز عصر ایک صاحب سے پوچھا کہ ان کو (یعنی مجھے) اسمِ ذات بتا دیا گیا ہے؟ عرض کی گئی جی تا حال نہیں۔ صبح پھر حاضر ہُوا تو آپ نے جانے کی اجازت فرمائی۔ قرآن شریف بغور پڑھنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ خداوند کریم کوئی سبب بنا دے گا۔ اتباعِ سُنّت کی سخت پابندی کے واسطے تاکید ہوتی تھی۔ ہمہ افعال و کردار میں اتباع حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی سختی سے پابندی کرائی جاتی، چونکہ دونوں جہان کی خیر و برکت کا حصول اسی سے ممکن ہو سکتا ہے۔ آپؒ کا ہر کام ظاہر و باطن عین اتباعِ سُنّت حضور پر نُور حضرت محمد رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم ہوتا تھا۔ اسی طرح آپؒ کی یہ بھی سخت ہدایت ہوتی تھی کہ ہر نووارد کوئی حرکت خلافِ شرع نہ کرے۔ ہر آنے والے کے لیے ضروری تھا کہ وہ باوضو ہو اور صف پر دو زانو بیٹھے۔ دُنیا کی کوئی بات نہ کرے۔ بلکہ وہاں تو ہو ہی نہ سکتی تھی۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دُھلائے جاتے تھے۔ پھر دستر خوان بچھایا

لہ دل کا از خود اسمِ ذات پڑھنا۔ رجوع اِلی اللہ ہونا۔

Marfat.com

جاتا۔ کھانے کے وقت دایاں گھٹنہ کھڑا اور بایاں نہ شدہ ہوتا۔ چھوٹا لقمہ اور چبا کر کھانے کی ہدایت فرمائی جاتی۔ ہر نوالہ منہ میں ڈالنے سے قبل بسم اللہ شریف پڑھنے کی تاکید ہوتی۔ کھانے کے بعد دُعا آپ خود فرماتے۔ ہاتھ دھونے کی ہدایت فرماتے۔ صبح دہی کی لسی اور کھانا شاہانہ کھلایا جاتا پھر طالب کی قسمت میں جو ہوتا وہ بھی اس کو مل جاتا۔

۲۰ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعرات کو اہلیہ محض اللہ اللہ سیکھنے کے لیے روانہ بسوئے شرق پور شریف ہوئی۔ شیر خوار بچہ گود میں تھا اور پیدل سفر تھا۔ حاضری نصیب ہوئی۔ آپ نے پوچھا "کس غرض کے لیے آئی ہو" عرض کی "اللہ اللہ سیکھنے کے واسطے" آپ خوش ہوئے اور خود اسم ذات "اللہ" "اللہ"۔ "اللہ" کہلوایا اور فرمایا اس کا نُور تُوں تُوں میں اثر ہو جائے۔ اس حد تک کہ سو جاؤ تو دل جاری رہے۔ درود شریف باوضو جتنا بھی پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ لیکن پانچ صد سے کم نہ چاہیے۔ بعد نمازِ فجر تین تسبیح بسم اللہ شریف کی اور ہر ایک نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ نمازِ تہجد کی پہلی رکعت میں تین بار سورۂ اخلاص اور دوسری رکعت میں دو بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی پھر فرمایا۔ "اسی وقت واپس چلی جاؤ۔ بتا ہم نے دیا ہے مگر عمل کرنا تمہارا کام ہے۔"

○

۲۸ مئی ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

اسی دَوران میرا تبادلہ سکول نرڈیوالی میں ہو چکا تھا، وہاں سے برائے ادائیگی نمازِ جمعۃ المبارک شرق پور شریف حاضر ہوا۔ حاضرین بعد ادائیگی

ا بڑا لڑکا محمد اسحاق ۲ ہر تن مُو ۳ دل از خود اللہ۔ اللہ پڑھتا رہے۔

Marfat.com

سُنّت خاص خیال کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ سب کے دل رجوع الی اللہ تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا تاثیر پیدا کرنے والے کی نگاہ کی تاثیر تھی۔ عجب فیض جاری تھا۔ سب کے سب دو زانو متوجہ بقلب تھے۔ سورۃ العصر کی تشریح بالتفصیل فرمائی۔ فرمایا: "یہ کلام اللہ ہے جو ہمارے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم لائے اس میں وقتِ عصر کی قسم یا حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے کی قسم اُٹھائی گئی ہے۔ اس میں عبرت کا مقام غور طلب ہے۔ جس طرح دن کا بیشتر حصہ گذر کر انجام کے نزدیک ہُوا جاتا ہے جو پھر واپس نہیں آ سکتا اسی طرح انسان کی زندگی بھی زوال پذیر ہے۔"

فرمایا: "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" اس آیت شریف پر آپؒ نے کافی وقت بیان فرمایا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ "انسان کے ہمہ افعال اعمال، اقوال و احوال نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہونے چاہئیں۔"

فرمایا: "برادری و خویش و اقارب کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیئے، اور دُنیوی معاملات ترک نہیں کر دینے چاہئیں۔"

فرمایا: "خدا تعالےٰ انسان کی آزمائش مصیبت، غم و فکر اور بھوک و پیاس کے ذریعے فرماتا ہے۔"

فرمایا: "خواہشاتِ نفس کی پیروی سے گناہ صادر ہوتے ہیں اور نیک اعمال محض اللہ کی توفیق اور رحمت سے ہوتے ہیں۔" بعد نماز آپؒ ایک خاص حالت میں رہے۔ بعدہٗ وقت دریافت فرمایا۔ ساڑھے تین بج چکے تھے۔ کچھ مزید وقت کے لیے وعظ فرمایا۔ پھر آپ حجرہ مبارک میں تشریف فرما ہوئے۔ یُوں نُورانی چہرہ کچھ وقت کے لیے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ مگر بے قرار دلوں کو

Marfat.com

جلد ہی قرار آ گیا جب کہ آپ دوبارہ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے۔ ایک معمر شخص کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: "یہ کرتہ اور یہ چٹائی کسی کاریگر کے ہاتھ لگنے سے بنے ہیں۔ کرتہ کو پہلے پھاڑا گیا، پھر سُوئی سے سیا گیا، تب جا کر یہ انسان کے جسم کے مطابق بنا اور پہننے کے قابل ہوا۔ پھر بندہ بھی کسی کے ہاتھ لگے بغیر کب صحیح بندہ بن سکتا ہے؟"

ایک بندۂ خدا سے پوچھا "تیرا نام کیا ہے؟" اس نے عرض کی: "ابراہیم" آپ نے فرمایا "تو کہاں ابراہیم ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے تو اپنے بیٹے کی گردن پہ چھری چلا دی تھی۔" سچ ہے جو اللہ والے ہوتے ہیں اُن کو اللہ والوں ہی کا دھیان ہوتا ہے۔

۶ جولائی ۱۹۲۶ء (بروز منگل)

بعد نماز ظہر اعلیٰ حضرتؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کی نیت سے شرقپور شریف روانہ ہوا۔ راہ میں ایک شخص آتا ہوا ملا تو دل نے گواہی دی کہ یہ شخص اعلیٰ حضرت سے مل کر آیا ہے۔ دریافت کرنے پر ایسا ہی نکلا۔ اُس نے کہا کہ دُور سے آیا ہوں۔ مدت سے قدم بوسی کی آرزو تھی جو خداوند کریم نے آج پُوری فرما دی ہے۔ الحمد للہ!

آپ کی بیٹھک مبارک میں پہنچا۔ وہاں اطمینان اور سکونِ قلب نصیب ہوا۔ ایک شخص پہلے ہی سے بیٹھا تھا جس کا لباس عمدہ اور نفیس تھا۔ تھوڑی دیر بعد آپؒ تشریف لائے۔ مجھ سے پوچھا۔ کب آئے تھے؟ عرض کی کہ بوقتِ عصر حاضر ہوا تھا۔ آپ نے مدرسہ کا وقت دریافت فرمایا۔ پھر پوچھا "جاؤ گے

یار ہو گئے"۔ بندہ خاموش تھا۔ آپ نے عجب اندازِ محبت سے فرمایا "ایک تو میں بیمار ہوں اور دوسرے تو خاموش ہے"! پھر فرمایا۔ اچھا مسجد میں چلو۔ صبح دیکھا جائے گا۔ اگلی صبح بعد درود شریف حاضر ہوا تو آپ نو بج کر پندرہ منٹ پر تشریف لائے۔ سب سے پہلے میری ہی باری آئی پوچھا: "آج کوئی چھٹی ہے"؟ عرض کی۔ جی نہیں۔ فرمایا۔ صبح ہی کیوں نہ چلے گئے۔ یہ ذمہ داری ہم پر ہے اور کس پر، دونوں کام ہی کرنے چاہئیں۔ مگر نوکریاں کرنا کوئی زیادہ مفید نہیں۔ پھر دل پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر عجب حالتِ جلالیت میں اسمِ ذات القا کیا۔ پھر فرمایا۔ اس میں تکلیف اور پریشانی بھی بڑی ہوتی ہے۔ فرمایا: "کچھ پوچھنا اور کچھ بتانا تھا، مگر اب وقت نہیں چھٹی کے دن آنا تھا۔ جاؤ! السلام علیکم"۔ پھر آپ نے فرمایا۔ فاصلہ کتنا ہے۔ عرض کی۔ چار میل۔ فرمایا۔ جلدی چلے جاؤ۔ اُس وقت ٹھیک نو بج کر ۴۵ منٹ ہوئے تھے اور دس بج کر ۴۰ منٹ پر سکول میں پہنچ گیا۔ گویا ایک گھنٹہ میں چار میل کا فاصلہ طے ہوا اور لطف یہ کہ معلوم بھی نہیں ہوا۔

○

۱۶ر جولائی ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

بارہ بجے دوپہر سکول کے وقت ختم ہونے کے بعد برائے ادائیگی نمازِ جمعہ بصد شوقِ زیارت قبلہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ روانہ بسوئے شرقپور شریف ہوا۔ قبلہ اعلیٰ حضرت ابھی خطبہ اولیٰ کے لیے کھڑے ہوتے تھے کہ بندہ بھی مسجد شریف میں پہنچ گیا۔

فرمایا: لوگ مسجد میں بیٹھنے سے گھبرا جاتے ہیں کہ گرمی ہے، مگر کل قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر ہو گا تو کیا حال ہو گا۔ حالانکہ دنیوی

Marfat.com

کام کرنے سے کوئی نہیں گھبراتا۔

فرمایا: "خداوند کریم نے ہر ایک چیز انسان کے لیے پیدا فرمائی، مگر انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

فرمایا: "نفلی عبادت فرضیت کو تقویت دیتی ہے مانند چھلکا بیضہ کے۔"

بعد نمازِ جمعہ آپؒ نصف گھنٹہ تک مراقبے کی حالت میں تشریف فرما رہے پھر نصف گھنٹہ تک مزید وعظ فرمایا۔ ایک شخص جو آپؒ کے قریب ہی تھا، اُس نے بڑے جوش سے نعرہ "اِلَّا اللہ" لگایا۔ جس سے سب کے دل دہل گئے اور حیران ہو گئے۔ مگر آپ بدستور وعظ فرماتے رہے۔ بعد نمازِ عصر آپؒ گھر تشریف لے گئے۔ بندہ بھی واپس نرڑ یوالی پہنچ گیا۔

○

۲۳ جولائی ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

برائے ادائیگی نمازِ جمعہ و ملاقات اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رح شرق پور شریف حاضر ہوا۔ آپؒ عین وقت پر تشریف لاتے اور جمعۃ المبارک پڑھایا۔ آپؒ کا معمول تھا کہ پہلا آدھ گھنٹہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں صرف کرتے۔ دورانِ وعظ اگر حاضرین کبھی غیر متوجہ ہو جاتے، تو ایک ہی نظر سے سب کو متوجہ فرما دیتے۔ اس دن سخت گرمی اور حبس تھا۔ ہر ایک پسینہ میں شرابور تھا۔ اجتماع کی وجہ سے اور بھی گھٹن تھی۔ مگر اس کے باوجود آپؒ نے سوا دو گھنٹہ تک وَمَا مَتَاعُ الدُّنْیَا اِلَّا قَلِیْلٌ کی تفسیر بیان فرمائی اور حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ نمازِ جمعہ کے بعد آپؒ مسجدِ بالا میں تشریف لے گئے۔ روانگی کی ادا بھی قابلِ دید تھی۔ محض آپؒ کو دیکھ لینے ہی

Marfat.com

سے دل اور روح کو یک گونہ تسکین مل جاتی تھی۔ یہی نہیں بلکہ اصلاحِ احوال کا ذریعہ بن جاتی تھی۔ عصر کی نماز آپ نے خود پڑھائی۔ پھر گھر تشریف لے گئے الحمدُ للہ! ایسی قربت نصیب ہوئی۔ یا اللہ! یہ سعادت یونہی نصیب ہے! آمین

۳۰ رجولائی ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

افسوس کہ بعض سرکاری مصروفیات کی وجہ سے حاضر ہونے سے قاصر رہا۔ سخت پریشانی اور حسرت رہی۔ اُداسی اور غمی کی یہ کیفیت اگلے جمعۃ المبارک

۶ راگست ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

شرق پور شریف جانا نصیب ہوا۔ آپ وقت پر تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔ آپ نے نہایت ہمت اور جوش سے وعظ فرمایا: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ۔ کی تفسیر اور تشریح بیان فرمائی۔

فرمایا: "نماز پڑھو یہ تمہیں بے حیائی سے بچائے گی اور بدعت سے پرہیز کرو۔"

فرمایا: "سُود نہ لو"

فرمایا: مسجد میں چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لیے سوال نہیں کرنا چاہیئے۔

فرمایا: عناد۔ بغض۔ کینہ۔ حسد اور مقدمہ بازی سے بچنا چاہیئے۔

فرمایا: رزق حلال اور صدق مقال پر عمل ہونا چاہیئے۔

فرمایا: ہر مسلمان مرد و عورت پر دین کی نگرانی کرنا فرض ہے۔

Marfat.com

فرمایا: ہر طرف اندھیرا چھایا ہُوا ہے۔ حق بات کوئی نہیں کہتا۔

فرمایا: ایک تھانیدار تو سرکاری حکم کی تعمیل کرا لیتا ہے۔ شور و غل مٹا دیتا ہے اور اپنا مقصد حل کر لیتا ہے مگر افسوس! دین کے معاملات میں لوگ اپنے مالکِ اعلیٰ کی پرواہ نہیں کرتے۔ سخت افسوس ہے۔

فرمایا: بندۂ خدا بننا بڑا مشکل ہے۔ جب تک رُوئی پنجی (دُھنی) نہ جائے اُس وقت تک اُس سے تار نہیں نکلتا۔ انسان بھی جب تک رُوئی کی طرح دُھنا نہ جائے اُس وقت تک کب اس کی تار ربِّ کریم سے ملتی ہے اور کون کہتا ہے کہ انسان بندہ بن گیا ہے۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

پردۂ ہستی اگر سوزی بنارِ لَا اِلٰہ

بینی بے پردہ دراں دم نورِ اِلَّا اللہ

جب اِلَّا اللہ ذرا جوش سے آپؒ نے پڑھا تو سب حاضرین پر کیفیت طاری ہوگئی۔ ہر ایک کی زبان سے اِلَّا اللہ بے اختیار نکلنا شروع ہوگیا۔ ایک بندۂ خدا پر تو عجب حالت طاری تھی۔ وہ بے ہوش ہوگیا مگر ہوش آنے پر وہ بدستور اِلَّا اللہ پڑھتا رہا۔ وہ بے بس تھا، تاثیر پیدا کرنے والے کی تاثیر کا یہ اثر تھا۔

فرمایا: لَا کی تلوار سے جب تک ... اِلَّا اللہ تک پہنچ نہیں سکتا۔

فرمایا: انسانوں کی شامتِ اعـ... ...داری کے باعث بحر و بر میں فسادات کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ ... برس پہلے جو نعمتیں اور برکتیں تھیں، وہ اب دیکھنے میں نہیں آئیں۔

فرمایا: نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم انس و جن کے علاوہ ہر چیز کے لیے بھی رسول ہیں۔"

نمازِ جمعہ کی دُعا کے بعد آپؒ کچھ دیر کے لیے مراقبے کی حالت میں رہے

Marfat.com

حاضرین دم بخود تھے اور دیدار کے لیے بے تاب تھے۔ مراقبے سے فارغ ہو کر سب کو "السلام علیکم" کہا اور چل دیئے۔ مسجد کے صحن میں ایک شخص جو کوئی اعلیٰ افسر معلوم ہوتا تھا۔ ظاہری شکل متشرع تھی۔ بڑھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ آپ نے تھوڑی دیر شریعت کی پابندی کی اہمیت بیان فرمائی۔ زیادہ تر آپؒ اُس شخص ہی سے مخاطب رہے۔ فرمایا: "بظاہر شکل تو اچھی نظر آتی ہے اندر سے چاہے خالی ہی ہو۔ ایک شخص کی قمیض اور کالر پکڑ کر خلافِ شرع لباس پہننے پر تنبیہہ فرمائی۔ پھر وہیں تشریف فرما ہو گئے۔ وہ نظارہ کچھ ایسا تھا کہ مرکز میں چاند اور ارد گرد ستارے۔ یعنی ہالہ چاند کی سی شکل بن گئی تھی۔

گو وہ شخص اچھے قد والا تھا مگر آپؒ کے رعب و جلال کے آگے اُس کی آواز نہ نکلتی تھی اور بہت کچھ آپؒ نے فرمایا۔ وہیں ایک بچہ جو اپنے باپ کے ہمراہ آیا تھا آپؒ کے قدموں میں گر پڑا۔ آپؒ کو یہ حرکت ناگوار گذری اور اصلاحِ احوال کے لیے اُس کے باپ کو تنبیہہ فرمائی۔ پھر فرمایا مرجانا ہے۔ خواہ کچھ کر لو۔ دوا کر لو یا تعویذ کرا لو۔ وقت پر مرضرور جانا ہے۔ بعد میں معلوم ہُوا کہ اس کا لڑکا بڑا سخت بیمار ہے۔ دراصل اسی کے لیے دُعا کرانے آیا تھا۔

اسی مجلس میں ایک شخص ڈاڑھی مُنڈا حاضر تھا۔ آپؒ نے اس سے نام پوچھا۔ اس نے عرض کی "مہر دین"۔ "شادی شدہ ہو؟" "جی ہاں!" اُس نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ اپنی بیوی کے بال بھی مونڈ دو۔ پھر مہر اور دین پُورا بن جائے گا۔ اُس نے اُسی وقت توبہ کی کہ آئندہ کبھی ڈاڑھی نہیں منڈواؤں گا۔ آپؒ نے فرمایا: میرے واسطے نہیں کرنا۔ اپنی نجات کے لیے کرنا ہے۔ نیک اعمال کی توفیق اللہ تعالےٰ کی طرف سے نصیب ہوتی ہے اور بد اعمال نفس کی شرارت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔"

لہ اگر تو اپنی ہستی کو لا الہٰ [illegible] تو پھر الا اللہ کا نور تجھے دکھائی دے گا۔

Marfat.com

بعد ازیں آپؒ مسجد کے اُوپر تشریف لے گئے گویا ایک نور تھا جو سب کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ حاضرین پر اُداسی اور پریشانی چھا گئی۔ جلد ہی نمازِ عصر کا وقت ہوگیا۔ آپؒ پھر تشریف لائے اور نمازِ عصر خود پڑھائی۔ بعد دُعا پھر پند و نصائح فرمائیں۔ بالخصوص شہر کے ایسے لوگوں کی خبر لے رہے تھے جو سُود لینے سے باز نہیں آ رہے تھے ان کو تنبیہہ فرماتے رہے۔ گھر روانہ ہونے سے قبل دو تین آدمیوں کے ہمراہ تنہائی میں تشریف لے گئے۔

بندہ تقریباً پونے چھ بجے شام واپس لوٹا اور نمازِ مغرب گھر آکر پڑھی۔

○

۱۳ اگست ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

برائے ادائیگی نمازِ جمعہ شرق پور شریف حاضری نصیب ہُوئی۔ الحمدللہ! ایک تو ہستیِ بےمثال کا دیدار ہُوا دوسرے فیضِ عالم کے فیض سے مستفیض ہُوا۔ بجلی کی طرح ایک رَو سی جسم میں پیدا ہوتی ہے جو کھینچ کر شیرِ ربانی کے قدموں میں لا ڈالتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا بے پناہ شکر ہے کہ آپؒ کی زیارتیں نصیب ہیں۔ اس وقت اور زمانے کو کبھی رو رو کر یاد کیا کریں گے۔

پہلی اذان ہو چکی تھی۔ جمعہ کی پہلی سُنتیں ادا ہو چکی تھیں تو آپؒ تشریف لائے اور جمعہ مبارک پڑھایا۔

فرمایا: یہی سارا کمال نہیں کہ منہ مغرب کی طرف کر لیا جائے۔ ایسا تو دوسری قومیں بھی کرتی ہیں۔ بلکہ کمال اس میں ہے کہ توحید اور رسالت کو اس طرح جانو جس طرح جاننے کا واقعی حق ہوتا ہے۔

فرمایا: یاد رکھو! توحید اور رسالت باہمی مربوط ہیں۔ بغیر توحید کے رسالت نہیں

Marfat.com

اور بغیر رسالت کے توحید کا اثبات نہیں "

فرمایا: اللہ کریم کو وحدہٗ لاشریک مان کر امر و نہی پر سختی اور استقامت سے عمل کرنا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ کو سچا پیغمبر مان کر صدق دل سے اتباعِ سنت کرنا ہی بڑی سعادت ہے جب اس پر دل و جان سے عمل ہوگا تو باقی جملہ امور از خود فرمانِ خداوندی کے عین تابع ہو جائیں گے۔

فرمایا: اسلام کے پانچ رُکن ہیں اور ایمان کے دو (ظاہر اور باطن) یعنی رسالت اور توحید۔ کیونکہ رسالت کی متابعت سے توحید تک پہنچا جا سکتا ہے اور ایمان میں تصدیق قلبی ہوتی ہے "

فرمایا: شریعت کا فتویٰ ظاہر میں ہے اگر کوئی خلوصِ نیت سے ظاہری طور و اطوار درست کرلے تو خداوند کریم اس کے باطن کو بھی درست فرما دیتے ہیں۔

فرمایا: آج کل لوگ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے شریعت کے فتویٰ کی تلاش کرتے ہیں۔ مگر دین حق کی تلاش میں کوشش نہیں کرتے۔

فرمایا: حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میرے سامنے پیش کی تو واقعاتِ عالم کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کوئی چیز ہاتھ کی ہتھیلی پر موجود ہو۔ لہٰذا نہایت ضروری ہوا کہ ہمہ افعال۔ اقوال اور احوال میں سنت کی پیروی ہو اسی میں صحیح عزت نصیب ہوگی۔

فرمایا: تین باتوں کا خاص خیال رکھو:

(ا) اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جانو

(ب) کھانا کھاتے وقت محسوس کرو کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔

(ج) اپنے سے سب کو اچھا جانو۔

فرمایا: جب خداوند کریم کو حاضر و ناظر جانتے ہو تو پھر اس کی نافرمانی کیوں کرتے

Marfat.com

ہو؟ اور جو کہے کہ اللہ حاضر و ناظر نہیں تو وہ کافر ہے۔

فرمایا: کلمہ پڑھنے کو تو پڑھتے ہیں سب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مگر اس پر عمل نہیں کرتے معاذ اللہ!

فرمایا: دین کی محبت۔ حرارت اور غیرت چاہیے۔

فرمایا: بادشاہی مسلمانوں کی نہیں۔ دین میں ہر ایک کو آزادی ہے۔ تلوار کا زور نہیں۔ یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ کی تصدیق اور خوفِ خدا کی تلوار جس پر اثر کر گئی وہ فلاح پا گیا۔

فرمایا: اللہ وہ ہے جس نے حقیر پانی (منی) کی ایک بوند سے انسان کو پیدا کیا۔ ہمہ اعضا اجسام درست پیدا فرمائے۔ کان۔ ناک۔ آنکھ۔ زبان ہاتھ اور پاؤں پیدا فرمائے۔ ان میں اگر کوئی ضائع ہو جائے یا خراب ہو جائے تو قادر مطلق کے علاوہ وہ کون کاریگر ہے جو اُسے درست کر سکے۔ بس ہر دم اللہ کا شکر ادا کرو۔ دانا عبرت حاصل کرتے ہیں۔ حق تعالے انسان کو نیست سے ہست میں لایا۔ تو دیکھ نہیں سکتا مگر وہ تیرے ہر نفس (سانس) کی رفتار سے بھی واقف ہے۔

فرمایا: دل و جان تمہارے پاس ہے۔ یہ اللہ کی امانت ہے۔

ملتان کی طرف سے ایک شخص آیا ہوا تھا۔ نام اس کا خلیل احمد تھا۔ وہ اکیلی ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ آپؒ نے فرمایا۔ اکیلی ٹوپی نصاریٰ اور اکیلی پگڑی یہودی باندھتے تھے۔ مگر ہمیں حکم ہے کہ دونوں چیزیں پہنو۔ آپؒ نے اپنا پٹکا اس کے سر پر باندھ دیا اور فرمایا: "یہ ہے طریقۂ سنت"۔

○

۱۰ اگست ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

Marfat.com

۲۰ اگست ۱۹۲۶ء بروز جمعہ بغرض ادائیگی نماز جمعۃ المبارک گھر سے روانہ ہُوا۔ راہ میں بارش شروع ہوگئی جس سے کپڑے وغیرہ سب بھیگ گئے اور بھیگتا ہی چلا گیا چونکہ وقت کافی ہوگیا تھا۔ ابھی ابھی پہلی اذان ہوئی تھی کہ بفضل تعالےٰ مسجد میں حاضر ہوگیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور دوسری صف میں تشریف فرما ہوئے اور مصلے پر ایک عالم حاضر ہوگئے۔ شاید یہ تبدیلی پہلے ہی طے ہوچکی تھی۔ جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے دوسری اذان پڑھی اور خطبہ شروع ہُوا۔ معلوم ہُوا کہ وہ عالم گجرات سے تشریف لائے تھے۔ سُورۃ الدّھر کی تفسیر و تشریح فرماتے رہے۔ مگر آپ کے سب پروانوں کو حسرت تھی اداسی تھی، طبیعتیں بے چین تھیں کہ آپؒ جمعہ کیوں نہیں پڑھا رہے۔ عالم بڑا وجیہہ اور مبلغ قسم کا معلوم ہوتا تھا مگر سامنے جب محمدؐ کے شیر کو دیکھتا تو زبان اس کی لڑکھڑا جاتی اور گھبراہٹ کی حالت اُس پر طاری تھی۔ خیر نماز ہُوئی۔ آپ نماز سے فارغ ہوکر تہہ خانہ میں تشریف لے گئے تو عالم صاحب کو پھر تقریر کا جوش اُٹھا۔ دراصل قبلہ اعلیٰ حضرت صاحب جان بوجھ کر ہی جلدی تہہ خانہ میں تشریف لے گئے تھے کہ عالم صاحب اپنا مطلب حاصل کرلیں۔ تقریباً سوا گھنٹہ تک وعظ ہُوا۔ ان کا طرز بیان راگ اور گانے کی طرف زیادہ مائل تھا۔ ہر بات کے بعد لفظ "جی" کہتے تھے۔ دوران وعظ اکثر "میرے دوستو" کہہ کر مخاطب کرتے۔ جیسے کوئی دنیاوی جلسہ منعقد ہو رہا ہو۔ بار بار کہتے۔ توجہ سے سنو۔ دل کو متوجہ رکھو۔ کہاں اعلیحضرت ہوتے۔ اگر کسی کو غیر متوجہ پایا تو ذرا جوش سے ہوش دلاتے سب بیدار ہو جاتے تھے۔ دراصل عالم صاحب دنیا کے حاجت مند تھے۔ اُن کے بیان سے سوال کی بُو آتی تھی۔ بالآخر اس نے سوال کر ہی دیا۔ وعظ سے فارغ ہوکر یہ صاحب اعلیٰ حضرت کے پاس مسجد بالا میں حاضر ہُوئے۔

نمازِ عصر حسبِ سابق آپؒ نے ہی پڑھائی۔ آپؒ گھر کو تشریف لے گئے

۲۴ اگست ۱۹۶۹ء بروز سوموار - آج معہ اہلیہ بغرض اصلاح نفس پیدل ہی روانہ سفر ہوئے - اہلیہ اندرون خانہ چلی گئی اور بندہ بیٹھک میں بیٹھ گیا تقریباً آدھ گھنٹہ بعد آپ تشریف لائے - فرمایا کب آئے اور کب جاؤ گے - مناسب جواب عرض کیا - اپنی اہلیہ کا بھی حال عرض کیا - فرمایا، ان کو جو کچھ بتانا تھا بتا دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے - بندہ سے سارے حالات دریافت فرما کر مطمئن ہوئے اور فرمایا بتائے گئے اوراد سے اوّل اور آخر یا کریم - یا کریم جس قدر پڑھ سکو پڑھ لیا کرو - علمی لیاقت معلوم فرما کر تفسیر قادری پڑھنے کی ہدایت فرمائی چونکہ مطالعہ کی پہلے ہی اجازت ہو چکی تھی اس لیے تفسیر حسینی کا مطالعہ بھی جاری تھا جس کے متعلق مناسب عرض کی گئی -

اُس وقت ایک حافظ صاحب پاس تھے - اُن کی حالت دگرگوں تھی آپ نے اُن سے فرمایا رقت سے بڑھ کر استغراق کا درجہ حاصل کرو - آپؒ کے ارشادات اور رموزات صرف سمجھنے والا ہی سمجھ سکتا تھا - آپؒ کے پاس بیٹھنے بلکہ آپؒ کے پاس آنے ہی کے ارادہ سے قلب جاری ہو جاتا تھا اور جونہی آپ کا دیدار ہو جاتا تو دنیاوی تفکرات سارے یکسر ختم ہو جاتے تھے -

بعد نمازِ ظہر پھر حاضر ہُوا - بہت سے احباب حاضر تھے ان میں جناب مولوی نواب الدین صاحب مڑھ بھنگواں والے اور جناب چودھری نذیر احمد صاحب بھنگو بھی موجود تھے - بندہ جب وہاں حاضر ہُوا تو آپ فرما رہے تھے -

فرمایا: آدمی اپنی نفسانی خواہشات کی خاطر اللہ تعالیٰ پر گلہ و شکوہ کرتا ہے حالانکہ اس کو چاہیئے کہ ہر حالت میں ربِ کریم کا شکر ادا کرتا رہے -

فرمایا: ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ پیٹ کے دھندوں میں غرق ہو جائیں گے -

فرمایا: لوگ بدی اور گناہ کی طرف اس طرح جاتے ہیں جس طرح پانی نشیب کی

Marfat.com

طرف جاتا ہے۔

فرمایا: کارخانۂ قدرت میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ حکمِ خداوندی کے تحت ہو رہا ہے

فرمایا: جو کچھ دین کی نعمتیں ہمیں ملی ہیں یہ سب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل نصیب ہوئی ہیں۔

فرمایا: جو شخص اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتا ہے وہ کُتے کی مانند ہے۔

فرمایا: انسان کتنا ناشکرا اور ظالم ہے۔ ایک سرسبز درخت کو کاٹ کر اپنے لیے ایندھن بناتا ہے۔ پھر اُس کو کلہاڑے اور ہتھوڑے سے چیرتا پھاڑتا ہے جب تک خود بھی اسی طرح کاٹا، چیرا اور پھاڑا نہ جائے گا، انسانیت کے قابل کب ہوگا؟

اُس وقت آپ کی شان و جلالت عجب سطح پر تھی۔ نہایت اسرار و رموز کے نکات بیان فرماتے رہے جو صرف باطن کی نظر رکھنے والے ہی سمجھ سکتے تھے۔ ان کو احاطۂ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ الوداعی کے وقت جناب مولینا مولوی نواب دین سے میرے متعلق دریافت فرمایا کہ خدا بخشؒ اب کہاں ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کی پہلے چک نمبر ۱ میں تھا اور اب ترڈیوالی میں ہے، پھر فرمایا وہاں نمازیوں کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جناب مولینا صاحب نے فرمایا چک نمبر ۱ میں بڑی کامیابی سے کوشش کی۔ اس پر آپ بے حد راضی ہوئے۔ جناب مولینا صاحب مڑھ بھنگواں کو واپس لوٹے۔ آپؒ نے مجھے بعد نمازِ عصر آنے کا ارشاد فرمایا۔

بعد نماز عصر پھر حاضر ہوا۔ اہلیہ کے آنے کی آپؒ کو خبر ہو چکی تھی۔ اُس کے متعلق فرمایا، زیادہ آنے کی ضرورت نہیں جو کچھ اس کی قسمت میں تھا بفضل تعالیٰ اُسے مل چکا ہے۔ پھر اپنی زبان مبارک سے درود شریف خضری اپنے ساتھ مجھے یوں پڑھوایا۔

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

اور فرمایا کہ اہلیہ کو بھی اپنی نگرانی میں اسی طرح درود شریف پڑھا دیا۔ اُس دن عزیزی محمد اسحاق جو چھ سات برس کا ننھا ساتھ نہیں لے گئے تھے۔ آپ اس پر ناراض ہُوئے اور فرمایا بچے کو ساتھ کیوں نہیں لائے۔ بوقت رخصت محبت بھی فرمائی۔ ہر دو بعد اجازت واپس روانہ ہُوئے اور مغرب کی نماز گھر آکر پڑھی۔

تنبیہہ: مُرشد کے سامنے کبھی کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھنی چاہیئے۔ جو کچھ وہ دریافت فرمائیں ٹھیک ٹھیک عرض کر دینا چاہیئے۔ چُونکہ اُنہیں تو پہلے ہی بفضلِ تعالیٰ حالات منکشف ہو چکے ہوتے ہیں۔

بندہ کی دُعا عاجزانہ: یا اللہ! اپنے فضل و کرم اور بصدقہ اپنے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم جلد از جلد اعلیٰ حضرت شرق پوری سرکار کا دیدار نصیب فرما تا کہ آپ کی نظرِ کرم اور توجہ سے میری اصلاح ہوتی رہے۔ عبادت میں ذوق و شوق نصیب ہوتا رہے اور مجھے قربِ خداوندی اور قربِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب رہے۔ آمین ثم آمین

خدا بخش (ٹنڈو والی بوقت ۱۱ بجے شب)

○

۲۷ اگست ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

برائے ادائیگی جمعہ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ آپ حسب پروگرام تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف نہایت مؤثر طریقے سے بیان فرمائی۔ فرماتے رہے۔ وَالشَّمْسُ فِیْ تَوْصِیْفِہٖ

Marfat.com

وَالَّیْلُ فِیْ تَعْرِیْفِہٖ۔ یٰسِیْنُ فِیْ تَشْرِیْفِہٖ الخ نہایت ذوق اور شوق سے پڑھ کر حاضرین کو وجد میں ڈال دیا۔ اس جمعہ میں آپؒ کا وعظ نہایت پُرجوش اور مؤثر تھا۔ ہر شخص کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ انداز بیان درد و غم میں ڈوبا ہُوا تھا کہ شاید ہی کوئی آنکھ ہوگی جو نمناک نہ ہُوئی ہو صف در صف حاضرین اس توجہ سے بیٹھے ہُوئے تھے کہ شاید ہی یہ کیفیت کبھی پہلے دیکھنے میں آئی ہو۔ آپؒ نے اپنا عصا مبارک بلند فرما کر کہا کہ جس نے گھٹنہ اُٹھایا اس کا گھٹنہ توڑ دیا جائے گا اور جو سر سجدے میں نہ گرا اس کی کمر توڑ دی جائے گی۔ خداوند کریم کے دربار میں گستاخانہ بیٹھتے ہو۔ حیا آنی چاہیے۔

فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ذرّہ چاہیے جس سے ان کی درستگی ہو۔

فرمایا: اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا پتہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دیا۔ توحید مطلق جاننے کے لیے سورۂ اخلاص ہی بہت کافی و شافی ہے۔

فرمایا: ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ وہ نیکی کی ہدائت کرے اور بدی سے بچائے۔ یہی مسلمان کی تعریف ہے اب اندازہ کر لو کہ ہم اس پر کہاں تک عامل ہیں۔

فرمایا: انسان اپنی ادنیٰ سی خواہش کو پُورا کرنے کے لیے بے حد جد و جہد کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بغیر جُوتی چل پھر بھی نہیں سکتا۔ مگر ہائے افسوس لوگ قرآن شریف پر عمل کیے بغیر زندگی کے دن کیسے گذار دیتے ہیں۔

فرمایا: اسلام اور ایمان دونوں مل کر دین بنا ہے۔ اسلام میں کوئی فعل ظاہراً خلافِ شریعت نہیں ہونا چاہیے اور ایمان میں کوئی کام باطنی صفائی کے بغیر نہیں ہونا چاہیے۔ امید اور خوف [illegible] رہنا چاہیے۔

فرمایا: حدیث شریف میں ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ نہ خود نیک کام کریں گے اور نہ دوسروں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کریں گے۔

Marfat.com

فرمایا: ایک سپاہی چند روپوں کے عوض اپنی جان حکومت کے سپرد کر دیتا ہے مگر مالکِ حقیقی جس نے بے بہا نعمتیں وافر مقدار میں عطا فرمائی ہیں اس کی فرمانبرداری ہم کہاں تک کرتے ہیں۔

فرمایا: جب تک انسان اپنی جان۔ مال اور اولاد سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو عزیز نہ جانے گا، مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکے گا۔

فرمایا: اعلانیہ گناہ کا سخت عذاب ہوگا۔ حلال کا رزق نیکی کی طرف اور حرام کا رزق بدی کی طرف کشش کرتا ہے۔

فرمایا: کسی سے اگر پوچھا جائے کہ پہنے ہوئے لباس میں سے فلاں چیز کتنے کو لی تو وہ ضرور قیمت بتائے گا۔ لیکن اگر پوچھا جائے کہ دین کتنے کا لیا تو کیا جواب دو گے؟

آپؒ کی طبیعت کافی کمزور تھی مگر ہمت اور جوش سے آپ نے وعظ فرمایا جو یقیناً روحانی طاقت کی وجہ سے تھا۔ بعد نمازِ جمعہ بھی کچھ دیر کے لیے پند و نصائح فرمائیں۔ جو لوگ بعد نماز مسجد سے نکلنے میں جلدی کرتے ہیں ان کو سخت تنبیہہ فرمائی اور فرمایا کہ مسجد سے سب سے بعد نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے، شاید کوئی نیک اور کام کی بات کان میں پڑ جائے اور عمل کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ وہ شخص کمال بے نصیب اور محروم ہے جو احکامِ ربانی سُنے بغیر مسجد سے چلا جائے۔

فرمایا: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دیوارِ کعبہ کے سایہ میں تشریف فرما تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمانوں پر اہلِ قریش کے بے پناہ مظالم ہو رہے تھے۔ ایک صحابی آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم کب تک ستائے جائیں گے۔ دین کب غالب ہوگا۔ یہ سُن کر آپؐ کا چہرہ مبارک غصے سے سُرخ ہو گیا اور فرمایا۔

Marfat.com

کیوں بس اتنی ہی ہمت اور مستقل مزاجی تھی۔

اس کے بعد اعلیٰ حضرتؒ نے دوبارہ دُعا فرمائی اور سب کو السلام علیکم کہہ کر چل دیئے۔ مسجد کے صحن میں ایک عمر رسیدہ شخص جس کا تعلق حجرہ شاہ مقیم سے تھا کھڑا تھا۔ طبیعت اس کی دل لگی کی طرف مائل نظر آتی تھی۔ آپؒ نے بعد ملاقات فوراً دریافت کیا کہ روٹی کس طرح کھاتے ہو۔ اُس نے کہا نرم مال رل جائے تو فبہا۔ ورنہ نوالہ منہ میں ڈالا اوپر سے پانی کا گھونٹ پیا اور نگل لیا۔ آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ مگر ساتھ ہی دریافت فرمایا۔ دانت کہاں گئے۔ اُس نے عرض کی۔ جی ٹوٹ گئے ہیں۔ آپ نے پوچھا۔ کس نے توڑ دیئے۔ کس نے بنائے تھے۔ یہ آنکھ۔ کان اور ناک کس نے بنائے ہیں۔ کیا والدین نے یا پیر نے بنائے ہیں۔ اس کا جواب تھا۔ جی خدا نے۔ پھر خداوند کریم کے احکامات کی کہاں تک پیروی کرتے ہو۔ وہ خاموش اور گرفت میں تھا۔ اس وقت آپ کو اس قدر جوش آ گیا کہ جسم مبارک میں ایک لمحہ کے لیے ایسی حالت طاری ہو گئی تھی کہ حاضرین سب دم بخود ہو گئے تھے۔ اگلے لمحہ آپ نے پوچھا۔ یہ کالے بال کس نے سفید کیے۔ یہ داڑھی کے بال کتنے ہیں؟ اب اُس شخص کے ہوش و حواس گم ہو گئے اور سخت حیران و پریشان تھا۔ کانپتے ہوئے جواب عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ خداوند تعالےٰ کو اس شمار کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جو حکم آیا اس کو کہاں تک پورا کیا۔ اب کہتے ہو خدا بہتر جانتا ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ خدا کے واسطے کون سے عمل صالح کیے۔ فرمایا، قرآن شریف میں نہیں آیا،

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط۔

فرمایا، عوام میں یہ بات کہنی تو نہیں چاہیئے مگر حقیقت کو چھپایا بھی نہیں جا سکتا۔ محض دنیوی لالچ میں گھروں میں جا جا کر نذر و نیاز لینا درست نہیں فرمایا، اگر عام لوگ پانچ نمازیں پڑھیں تو سیدوں کو سات ۷ پڑھنی چاہئیں،

Marfat.com

اور اگر عام سات نمازیں پڑھیں تو سادات کو نو پڑھنی چاہئیں دراصل وہ شخص خانقاہ معلیٰ حجرہ شاہ مقیم کا مجاور تھا۔ اس لیے فخر و غرور اُس کے اندر پیدا ہو چکا تھا۔ مگر اب اس کے ہوش و حواس گم ہو چکے تھے اور وہ جان چھڑانے کے درپے تھا۔ آپؒ کے ارد گرد کافی پروانے اکٹھے ہو چکے تھے۔

اسی اثنا کچھ اور ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے، ان کا حال احوال دریافت فرمایا اور ان کو ساتھ لے کر مسجد کے اُوپر تشریف لے گئے۔ مگر جلدی ہی اُن کو واپس لوٹا دیا اور خود خاکِ خوش نصیب پر برائے استراحت دراز ہوئے۔ آپؒ کے خادم دین محمد دربانی کے لیے مستعد تھے۔ (کتنے خوش نصیب ہیں دین محمد صاحب، جنہیں ہر لمحہ و ہر ساعت آپؒ کی خدمت کرنے کا موقعہ نصیب ہے، مگر بے حد افسوس ہے کہ اب کی مرتبہ بوجہ مجبوری خاص آپ کی اقتدا میں نمازِ عصر پڑھنی نصیب نہ ہوئی۔

○

۳ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

برائے نماز جمعہ ادائیگی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حاضر ہوا آپ ایک بجے مسجد میں تشریف لائے۔ پانچ منٹ بعد دوسری اذان پڑھنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ بعد اذان خطبہ شروع فرمایا۔

فرمایا: "لولاک لما اظہرت الربوبیۃ" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ کرتا۔

؎ گر نبودے ذات پاکت را وجود کُن نگفتے خالقِ ارض و سماء

۱؎ سیدوں کی فضیلت اور تعلق کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے

Marfat.com

فرمایا: سید الابرار و انس و جان صلی اللہ علیہ وسلم باعثِ ایجاد عالم ہمہ موجودات ہیں اور دونوں جہان کے لیے باعثِ رحمت ظاہر و باطن ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک کونین کے لیے رحمت ہے۔

فرمایا: قرآن مجید جو ہم تک بذریعہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا یہ عین روحانی اور جسمانی بیماریوں کے علاج کے واسطے ہے۔ اس میں درج قانون اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جو دین اور دنیا کا مالک ہے اس لیے انسان کے لیے نہایت مفید اور موزوں ہیں مگر بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔

فرمایا: اسلام کی خاطر سچ بات کہو۔ ہرگز نہ رُکو۔ خواہ جان ہی کیوں نہ جائے کیونکہ مرنا ایک ہی دفعہ ہے۔

فرمایا: اس زمانہ میں جو سنت نبویؐ پر سختی سے عمل پیرا ہوگا اُسے پچاس شہیدوں کا درجہ ملے گا۔

فرمایا: اپنی خواہشات کو خدا نہ بنالو کیونکہ ایسا کرنے والا مانند سگ ہوتا ہے

فرمایا: ظاہری شکل و صورت عین سنتِ نبویؐ کے مطابق ہو۔ ہر فعل کی نگرانی بلحاظ شریعت پوری سختی سے کروگے تو فلاح پاجاؤگے۔

فرمایا: تیرا چہرہ چاند جیسا ہے۔ تیرے اعمال ایسے صالح ہوں کہ مرنے کے بعد متغیر نہ ہو، بلکہ اس سے بھی زیادہ منوّر ہو۔

فرمایا: انسان کا درجہ ایک لحاظ سے فرشتوں سے بھی اعلیٰ ہے اور ایک طرح سے حیوانوں سے بھی بدتر۔

فرمایا: جو خدا سے ڈرتا ہے اُس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔ خواہ وہ کسی اور جنس ہی میں سے کیوں نہ ہو۔

فرمایا: لوگوں کی شامتِ اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری میں وبائیں اور بلائیں پیدا ہو جائیں گی۔ بعض کو ان کی بداعمالی کا بدلہ یہیں مل جاتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: انسان جوتی، کپڑا اور پگڑی کے بغیر تو جہاں میں چل پھر نہیں سکتا۔ مگر عجب حیرانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے اور دنیا کے کاروبار میں بھی مصروف ہے۔

فرمایا: مسلمانی در کتاب و مسلمان در گور است

فرمایا: محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے تو ایک مالی صاحب نے عرض کی حضور یہاں خطرہ ہے آپ تشریف نہ لائیں ایک اونٹ باولا آ رہا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آنے دو۔ اونٹ آیا اور آپ کے قدموں میں گر گیا۔

فرمایا: آخیر زمانہ میں ایسے فتنے اور فساد پیدا ہوں گے کہ بردبار سے بردبار شخص بھی حیران و پریشان ہو جائے گا اور مسلمان اپنے اعلیٰ قانونِ شریعت کو چھوڑ کر دوسروں کے راہ و رسم اختیار کر لیں گے۔

فرمایا: نماز نہایت عاجزی۔ اطمینان اور توجہ سے پڑھی جائے۔ تاکہ اثر اس کے چہرہ سے عیاں ہو۔ ممنوع افعال سے ہمیشہ بچا رہے۔

ماییم پُر گناہ تو دریای رحمتی　　جای کہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

فرمایا: عیب خود را ہر کہ او بینا شود　　رُوح او را قوتے پیدا شود

ترجمہ: جو کوئی اپنے عیبوں پر نظر رکھتا ہے، اس کی رُوح کو تقویت پہنچتی ہے۔ یہ اشعار اکثر آپ کی زبان مبارک پر جاری رہے۔

○

۱۰ استمبر ۱۹۲۶ء ۔ بروز جمعۃ المبارک

بفضل خدا قبل از وقت آپ کی مسجد میں پہنچ گیا۔ آپ بکمال رعب و جلال

سلہ ور زنا خیزد وبا اندر جہات۔ ابر نا آید از پے منع زکوٰۃ

تشریف لاتے اور جمعہ پڑھایا۔ حمد و ثنا کے بعد :۔

فرمایا: مولا کریم کی یاد میں شب بیداری کرتا کہ موت و قبر اور قیامت کے روز فلاح پاسکے۔

فرمایا: ہر ایک سے بھلا کر۔ اِس بات کی کوشش کرو کہ کوئی شخص تجھ سے دل برداشتہ نہ ہو۔

فرمایا: جو شخص کسی دوسرے کے ساتھ حسد اور بغض رکھتا ہے وہ خود گھاٹے میں ہے۔ دوسرے کے ساتھ نیکی کر خدا تعالےٰ تیرے ساتھ مہربانی کرے گا۔ؔ

فرمایا: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں اور گروہ پیدا ہوں گے جن کی زبانیں شہد و شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی، مگر اندر اُن کے نفاق سے پُر ہوں گے۔

فرمایا: اللہ کریم علیم و خبیر اور بصیر ہیں۔ وہ مجرموں کی گھات میں ہیں۔ وہ سب کچھ دیکھ اور سُن رہے ہیں چاہے ظاہر ہو چاہے باطن۔

فرمایا: محبوبِ خدا پر کافر اس لیے ایمان نہ لاتے تھے کہ انہیں اپنی خاندانی عزت پر دھبّہ آنے کا خدشہ تھا۔ وہی کام آج کل بنا ہُوا ہے۔ دین داروں کو دنیا دار اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ انہوں نے اپنی خواہشات کو خدا بنا لیا ہے۔ اُن سے ایک فعل بھی خلافِ شریعت ترک نہیں ہو پاتا۔

فرمایا: قادرِ مطلق کا حکم ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلہ پر راضی ہو گا اللہ تعالیٰ بھی اُسی پر راضی ہو گا۔

فرمایا: اے انسان تو نے کبھی غور نہ کیا کہ میں کیا ہوں؟ کہاں سے آیا؟ کہاں جاؤں گا؟ کیا ہو گا؟ کیا کرنا ہے؟ اور کیا کرتا ہوں؟

فرمایا: والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نیک کام کرنے کی ہدایت کریں مگر

ل خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر۔ نہ ہو رحم کی چوٹ جس کے جگر پر کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر خدا مہرباں ہو گا [illegible]

Marfat.com

آج اس پر کوئی عمل نہیں کرتا۔ جب اپنی اولاد کو ہی نیکی کی تلقین نہیں کرتا پھر دوسروں کو ہدایت کرنے کی کب کوئی جرأت کرے گا۔

آج آپؒ نے تقریباً گھنٹہ سوا گھنٹہ وعظ شریف فرمایا۔ خدا جانے طبیعت کا کیا حال تھا۔ بعد نماز جمعہ دعا کے بعد وقت دریافت فرمایا تو معلوم ہُوا، ابھی اڑھائی بج رہے ہیں تو آپؒ حیران ہُوئے چونکہ اس سے پہلے ہمیشہ تین سوا تین بجے فارغ ہوتے تھے آدھ گھنٹہ تک آپ مراقبے میں رہے یہ دیکھنے کے لیے کہ کون جاتا ہے اور کون بیٹھا رہتا ہے۔ ایک دفعہ آپؒ نے فرمایا بھی۔ سب دور جاؤ۔ مگر پروانے شمع کو چھوڑ کر بھلا کب جاتے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر بسم اللہ پڑھ کر آپ پھر کھڑے ہوئے فرمایا: جمعہ کی نماز میں تین قسم کے آدمی آتے ہیں۔ ایک سودا سلف خریدنے دوسرے دعاؤں کے واسطے۔ تیسرے کچھ حاصل کرنے کے لیے۔ بس یہ تیسرا گروہ فائدہ پانے والا ہے۔ آدھ گھنٹہ تک آپ نے پھر پند و نصائح فرمائیں۔ بعد دُعا آپؒ اُوپر تشریف لے گئے پھر وہاں سے جلدی ہی گھر تشریف لے گئے۔ کیونکہ دین محمد صاحب سے معلوم ہُوا کہ آپؒ کی طبیعت پر اس وجہ سے بوجھ ہے کہ آج خطبہ میں کم وقت کیوں لگا۔ اس لیے آپؒ کسی سے گفتگو نہ فرمائیں گے۔ اُس دن خلافِ معمول نمازِ عصر سے پہلے ہی گھر تشریف لے گئے تھے مگر بعد میں نمازِ عصر آپؒ نے خود آ کر پڑھائی اور اپنے ماننے والوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائی۔

○

۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعہ آپؒ کی مسجد میں حاضر ہُوا۔ آپؒ بروقت تشریف

Marfat.com

لائے، حمد وثنا کے بعد :-

فرمایا: تمام جہانوں کے لئے حضور پُرنور محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ مبارک باعثِ رحمت ہے ۔

فرمایا: اللہ تعالےٰ اور اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمانوں کی سختی سے باز پُرس ہوگی ۔گستاخ اور بے ادب پر لعنت ہوگی ۔

فرمایا: خلافِ سُنت کام کرنے والے کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج ہوتا ہے اور جو حضور کو رنج پہنچائے وہ دونوں جہاں میں ذلیل و خوار ہوگا ۔

فرمایا: روح عجب چیز ہے نہ اس کے آنے کا پتہ چلتا ہے اور نہ جانے کا جب روح جسم سے جُدا ہو جاتی ہے تو جسم مردہ ہو جاتا ہے ۔

فرمایا: سب کچھ چھوڑ جاؤ گے بجز اعمالِ صالحہ کے جو کچھ یہاں کماؤ گے اس کا بدلہ وہاں ضرور پاؤ گے ۔

ے از مکافاتِ عمل غافل مشو   گندم از گندم بروید جو ز جو[1]

فرمایا: دوستی بھی خُدا واسطے ہو اور بُغض بھی خدا واسطے ہونا چاہیئے ۔

فرمایا: دنیا کی حرص چھوڑ دے ورنہ خوار ہوگا ۔ہاں نیک اعمال پر حریص ہو ۔

فرمایا: تیرا رزق جو قسمت میں ہے ضرور ملے گا ۔مگر کام اور محنت بھی چاہیئے ۔

ے کر کار ستے بے کار نہ تھیویں

کاروں بھی رزق نہ جائیں ستے کا نہ تھیویں

فرمایا: قیامت کے دن تیرا مال و رزق کسی کام نہ آئے گا ۔اللہ کی راہ میں لگایا ہو تو یہ مال ضرور نافع ہوگا ۔اولاد کو عالم و حافظ بنایا ہوگا وہ بھی ذریعہ نجات ہوگی ۔

فرمایا: نیک بخت اور صالح بیوی ذریعہ نجات ہوتی ہے ۔اس کی سیرت کو دیکھو

---

[1] اپنے کئے سے غافل نہ ہو ۔اگر گندم بوؤ گے تو گندم کاٹو گے اگر جو بوؤ گے تو جو ۔جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔

Marfat.com

محض صورت کی طرف ہی راغب نہ ہوئے۔

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا
سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

تلوار سے تمام خواہشاتِ نفسانی کو قتل کر کے اِلّا اللہ کی وادی میں ابدی طور پر داخل ہو جا۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر کہاں نصیب ہوتا ہے۔

ہو اس کی ذات میں فنا کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کی رنگ و بو نہ رہے
اس قدر ڈوب جا اس میں اے صابر
کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے

فرمایا: کہ ھُو کے ساتھ ایسا رشتہ اختیار کرے کہ تیری ذات کی بو تک نہ رہے مگر یہ ہے بہت مشکل۔

فرمایا: کیا تم نے خیال کر لیا کہ ایمان لانے کے بعد جنت میں بغیر حساب چلے جاؤ گے۔ نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ پہلے آزمائے جاؤ گے۔ حساب و کتاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کا جائزہ لیا جائے گا۔ ٹھوک بجا کر دیکھا جائے گا پھر کہیں جنت کے حق دار ہو گے۔

فرمایا: جنت ایک عالم سُرور ہے جس کی تعریف ناممکنات میں سے ہے۔

فرمایا: جب بادشاہ بے دین ہو۔ دولت مند بخیل ہوں۔ عورتیں سرکش ہوں تو زندگی سے موت کا آنا بہتر ہے۔

فرمایا: جو شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حضورؐ کے احکامات کی پیروی نہیں کرتا وہ شخص جھوٹا ہے۔ جھوٹا ہے۔

فرمایا: دنیا آزمائش کا گھر ہے اور آخرت آسائش کا گھر ہے۔

Marfat.com

فرمایا: خداوند کریم دم بدم تیری نگرانی اور حفاظت کرتا ہے۔ بے شمار نعمتیں عطا فرماتا ہے کیا تُو نے بھی کبھی اس کا حقیقی طور پر شکریہ ادا کیا ہے۔

بعد دعا ایک شخص جو بظاہر بڑا عابد نظر آتا تھا مگر صرف ٹوپی پہنے ہُوئے تھا دُوران وعظ آپ فرما چکے تھے کہ ٹوپی اور پگڑی پہننا لازم و ملزوم ہیں، چونکہ یہی سنّتِ نبوی ہے۔ دراصل یہ شخص آپؒ کے ساتھ کسی موضوع پر بحث و مباحثہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور آپ نے کمال فراست سے یہ جان لیا تھا، آپؒ پھر کھڑے ہو گئے اور اپنے ایک قریبی شخص سے فرمایا کہ اُس ٹوپی والے کو جا کر پوچھو کہ تو اندھا ہے یا آنکھوں والا۔ وہ شخص اس کے پاس پہنچا اور یہی سوال دہرایا ٹوپی والا فوراً بولا آنکھوں والا ہُوں۔ یہ سُن کر آپؒ نے تبسّم فرماتے ہُوئے (اشنکے) خوب کہا (آپ نے یہاں بزبان پنجابی فرمایا تھا اشنکے ای اوے) آپؒ نے دریافت فرمایا۔ گھر کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا لاہور میں۔ آپؒ نے فوراً زور دے کر فرمایا "نہیں" اور ساتھ ہی پُوچھا۔ پیدائش کہاں کی ہے۔ ٹوپی والا بولا۔ دہلی کی۔ تو پھر تمہاری ملکیت دہلی میں ہے لاہور میں کہاں ہُوئی۔ پھر کس طرح کہتے ہو گھر لاہور میں ہے۔ وہ شخص بے حد نادم اور شرمندہ ہُوا۔ آپؒ تقریباً پون گھنٹہ الوار و اسرار کے رموز و نکات بیان فرماتے رہے۔ بعد میں مسجد کے اوپر تشریف لے گئے۔ حسبِ دستور نمازِ عصر آپؒ ہی نے پڑھائی۔ بعد نمازِ عصر ایک شخص خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا۔ آپؒ نے دریافت فرمایا۔ کہاں سے آئے ہو۔ اس نے عرض کی۔ ہزارہ سے۔ کیا کام کرتے ہو۔ آپ کا دوسرا سوال تھا۔ اُس نے عرض کی۔ طبابت۔ فرمایا۔ چاہے کچھ کر لو۔ ملک الموت نے تو آ ہی جانا ہے۔ تھوڑی دیر بعد آپؒ گھر روانہ ہو گئے۔

Marfat.com

۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء جمعتہ المبارک

برائے ادائیگی نمازِ جمعہ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ آپ وقت پر تشریف لائے حمد و ثنا کے بعد:۔

فرمایا: آج کل جب کہ فتنہ و فساد برپا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر پیروی کرنے والے کو پچاس شہیدوں جتنا درجہ نصیب ہوگا۔

فرمایا: کسی پر ظلم نہ کرو۔ حقوق العباد کا خاص دھیان رکھنا چاہیئے۔

فرمایا: اپنے سے کم تر کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرو۔ حق بات کہنے سے کبھی نہ ڈرو۔ چاہے جان جانے کا خطرہ ہی کیوں نہ ہو۔ حق بات کہنے سے بالآخر عزّت ہی ہوگی۔

فرمایا: جب کوئی بات خلافِ دین ہوتی دیکھو تو چیتے کی طرح جھپٹو۔

فرمایا: تقدیرِ الٰہی پر راضی رہو اور لَا حَوْل بکثرت پڑھو۔

فرمایا: دنیا کا مال ایک طرح سے اچھا بھی ہے اور ایک طرح سے وبالِ جان بھی ہے۔ یہ دنیا ایک طرح سے رحمت بھی ہے اور ایک طرح سے لعنت بھی ہے۔ اپنے اعمال ہی سے سب کچھ متعلق ہے۔

فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی دنیا میں تھوڑے مال پر راضی ہوگا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کو بہت کچھ دے گا۔

فرمایا: بعض عورتیں اور اولادیں تمہاری دشمن ہیں ان کی پیروی نہ کرو۔ بلکہ ان کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔

فرمایا: آج سے بیس سال پہلے جو برکتیں تھیں وہ اب نظر نہیں آتیں۔

فرمایا: پرہیز (تقویٰ) عبادت سے بہتر ہے۔

فرمایا: حضور پُر نور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمام امتوں پر فخر کرتا ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال و کردار کی وجہ سے مجھے رنج پہنچے

Marfat.com

اور تم خوار ہو۔

فرمایا: ذکر کی فضیلت بے حد ہے۔ اس کی تاکید بھی بے حد ہوئی ہے یہاں تک کہ ہر حال میں ذکر کرنے کی تاکید ہے۔

فرمایا: ہمیں جو کچھ نصیب ہوا ہے یہ سب کچھ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک نورہٗ علی نورٍ سے ملا ہے۔

فرمایا: نفل عبادت چھلکے کی مانند ہوتی ہے۔ ہر میوہ چھلکے سے محفوظ ہوتا ہے۔

فرمایا: اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جس طرح تم مجھ کو یاد کرو گے اُسی طرح میں تمہیں یاد کروں گا۔

فرمایا: اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ سے پُوچھا میرے لیے کیا کام کرتے ہیں عرض کی۔ تورات پڑھتا ہُوں۔ فرمایا۔ یہ تو جنّت کے لیے ہے۔ پھر عرض کی یا اللہ! مَیں تسبیح بھی بیان کرتا ہُوں۔ فرمایا۔ اس سے جنّت میں باغ اور نہریں ملیں گی۔ پھر عرض کی۔ یا اللہ تو ہی بتا۔ ارشاد ہُوا کہ میری مخلوق کو میری طرف بُلا۔ اور دوستی اور دشمنی محض میرے لیے رکھ۔ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ

فرمایا: کبھی غور کیا ہے کہ انسان کے سر میں کیا ہے۔ دل میں کیا اور جسم میں کیا کیا ہے۔

فرمایا: حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جملہ انبیا علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ ہیں اور سب نبیوں علیہم السلام پر حضور کے احسانات ہُوتے ہیں۔

ہمہ انبیاء در پناہِ تواند — مقیم درِ بارگاہِ تواند[1]
تو ماہِ منیری ہمہ اختر اند — تو سلطانِ ملکی ہمہ چاکرند

فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ موت ایک تحفہ ہے

---

[1] تمام انبیا تیری پناہ اور بارگاہ میں مقیم ہیں۔ تو چودھویں کا چاند ہے باقی ستاروں کی مانند ہیں۔ تو ملک کا بادشاہ ہے تمام تیرے غلام ہیں۔

Marfat.com

کیونکہ اُس وقت دیدارِ الٰہی نصیب ہونے کی اُمید ہوتی ہے جس سے اعلےٰ وارفع اور کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔

فرمایا: اپنے دین وایمان اور اعتقاد پر سختی سے پابند رہنا چاہیئے۔ خلافِ شرع کوئی کام نہ ہونا چاہیئے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہر دلیل کو منقطع کر دینا چاہیئے اور یُؤمِنُونَ بِالْغَیْبِ پر ایمان قوی رکھنا چاہیئے۔

فرمایا: موت کی یاد دنیا کی تمام آرزوؤں کو منقطع کر دیتی ہے۔

فرمایا: قبر انسان کو ہمیشہ یاد کرتی ہے مگر انسان غافل ہے۔ کوئی زادِ راہ کی فکر نہیں کرتا۔

فرمایا: کبھی تصور کیا ہے کہ قبر میں انسان کی ہڈیاں بھی بوسیدہ ہوجائیں گی۔

فرمایا: ہمارے حضور پُر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد اور رُوح دونوں میں زندہ ہیں اور زمین و ملکوت کے اطراف میں جہاں چاہتے ہیں سیر فرماتے ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ کسی پر لطف فرماتے ہیں تو حجاب کو اُٹھا دیتے ہیں اور اس کو حضورؐ کی زیارت کا شرف بخشتے ہیں۔

بعد نمازِ عصر جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب کی عیادت فرما کر گھر روانہ ہوئے

یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

بفضل خدا آپؒ کی مسجد میں حاضر ہُوا۔ پہلی صف میں بیٹھنا نصیب ہُوا۔ آپؒ تشریف لائے حمد وثنا کے بعد:

فرمایا: جس طرح گلاب کا پھول سب پھولوں کا سردار ہے اِسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب رسولوں کے سردار ہیں۔

Marfat.com

جس طرح اعلیٰ ہے گلاب سبھی پھولوں میں
اس طرح محمدؐ اعلیٰ ہیں سبھی رسولوں میں

فرمایا: روزِ محشر انسان پر سوال کیا جائے گا کہ کان سے کیا سُنا۔ کیوں سُنا اور کس لئے۔ آنکھ سے کیا دیکھا، کیوں دیکھا اور کس لیے دیکھا۔ دل کس طرف رجوع ہُوا۔ کیوں ہُوا کس لیے ہُوا۔ زبان سے کیا بولا، کیوں بولا، کس لئے بولا۔

فرمایا: افسوس انسان غور نہیں کرتا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی حکمتِ کاملہ سے پیدا فرمایا۔

فرمایا: حشر کے دن نیک اور بد دونوں پریشان ہوں گے۔ نیک اس لیے کہ وہ کہے گا افسوس اُس نے اور نیکیاں کیوں نہ کریں اور بد اس واسطے کہ اُس نے توبہ کیوں نہ کر لی۔

فرمایا: نام کی مسلمانی کسی کام بھی نہیں آئے گی۔ مسلمان کے گھر پیدا ہو جانا کوئی ذریعہ نجات نہیں۔ محض کلمہ شریف پڑھ لینا ہی کافی نہیں۔

فرمایا: نجات کے لیے ضروری ہے کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی سنت پہ سختی سے عمل پیرا ہو۔ پھر نیکی کے آثار از خود اس کے وجود سے عیاں ہونگے۔

فرمایا: ؎
اے دل یکدم در یادِ رحمٰن نہ شُدی
وز کردۂ خویش پشیماں نہ شُدی
عالم و حافظ و زاہد و صُوفی
ایں جملہ شُدی ولے مسلمان نہ شُدی[1]

فرمایا: نیک آدمی کے ساتھ اس طرح محبت کرو جس طرح شیرخوار بچہ اپنی ماں کے پستان سے محبت کرتا ہے۔

---

[1] اے دل تو ایک سانس بھی اللہ کی یاد میں نہ گزار سکا اور اپنے کیئے پر پشیمان نہ ہوا۔ عالم، حافظ، زاہد اور صوفی بن گیا مگر مسلمان نہ بن سکا۔

Marfat.com

فرمایا: جب کسی کو کوئی کام خلافِ حکم ربانی و شرعِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے دیکھو تو اس پر اس طرح جھپٹو جس طرح چیتا اپنے شکار پر جھپٹتا ہے۔

فرمایا: انسان عقبےٰ کی راہ کا سوداگر ہے۔ اس تجارت میں نیک اعمال نفع کی مانند اور بداعمال نقصان کی مانند ہیں۔ نفس اس کا شریکِ راہ ہے جو گمراہ کرتا ہے

فرمایا: خاتونِ جنت نے حضور سے دریافت کیا کہ معراج شریف کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ سے کیا کیا باتیں ہوئیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کی چند شکائتیں کی ہیں:-

(۱) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، رزق میں دیتا ہوں اور یہ کہتے ہیں کہ اپنی محنت سے کمایا ہے۔

(۲) جنت ان کے لیے بنائی گئی ہے مگر یہ اُدھر توجہ ہی نہیں کرتے۔

(۳) دوزخ ہم نے آپ کے دشمنوں کے لئے بنائی مگر آپ کے امتی دوزخ میں جانے کی کوشش کرتے ہیں

فرمایا: قیامت کے دن بہاشت گروہ سایۂ عرش میں خوش باش ہوں گے، اور سایۂ عرش کے نیچے محفوظ ہوں گے۔ لوگ پوچھیں گے۔ کیا آپ کا ابھی حساب کتاب نہیں ہوا۔ وہ جواب دیں گے کیسا حساب و کتاب؟ لوگ پھر پوچھیں گے، وہ کون سا نیک عمل تم لوگوں نے کیا جو یہ درجہ ملا۔ وہ جواب دیں گے۔ یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباعِ سنتِ نبوی کی وجہ سے حاصل ہوا۔ پوری حدیث کا ترجمہ حاشیہ پر ملاحظہ ہو۔

---

(۴) میرے ساتھ جھگڑا کرتے رہتے ہیں اور میرے بندوں کے ساتھ صلح رکھتے ہیں۔ (۵) میں ان سے کچھ نہیں مانگتا اور وہ مجھ سے برسوں کے روزی مانگتے ہیں (۶) میں ان کی روزی غیروں کو نہیں دیتا اور وہ غیروں کی عبادت کرتے ہیں (۷) میں ان کو نعمت دیتا ہوں اور میرے غیر کا شکریہ ادا کرتے ہیں (۸) میرے فرشتے برے اعمال میرے سامنے پیش کرتے ہیں میں کوئی شکائت نہیں کرتا اور میں کبھی کوئی مصیبت کسی مصلحت کی خاطر بھیجتا ہوں تو بروقت خلقت کے سامنے میری شکایت اور ناشکری کرتے رہتے ہیں۔

فرمایا: جب کوئی شخص کسی پر احسان کرے تو اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرے چونکہ اللہ تعالےٰ سے بڑھ کر اور کوئی احسان کرنے والا نہیں ہے۔ اسی طرح سے ہر قسم کا نفع۔ نعمت اور عزت سب خداوند کریم کی طرف سے ہے۔

فرمایا: زمین کے جس ٹکڑے پر عبادت کی جاتی ہے وہ ٹکڑا قیامت کے دن عبادت کرنے والے کے لیے سفارش کرے گا۔

فرمایا: مصائب میں۔ بیماری میں اور تنگی میں جو صبر کرے گا اُس کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند ہو گا۔ مصائب سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں، کفارہ گناہ اور درجات میں ترقی۔

فرمایا: جو توبہ کرے گا۔ خدا بخش دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ہفت[ل] اعضا پر نظر کرتا ہے۔ اگر اُن میں سے ایک بھی نیکی میں مشغول ہو گا تو اس کے طفیل باقی سب کو بھی بخش دے گا۔

فرمایا: اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ تعالےٰ کے نزدیک کوئی وقعت رکھتی، تو کافروں کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیا جاتا

فرمایا: اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو فرض کی ادائیگی میں سستی کرے اُسے آپ پکڑ لیں اور جو سنت میں غفلت کرے گا، اس کو میں پکڑ لوں گا۔ (سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا شان ہے)

بعد ادائیگی نمازِ جمعہ و فراغت از دعا آپؒ مسجد سے رخصت ہوئے۔ بندۂ عاجز کے قریب تشریف لائے تو مجھے بغور دیکھ کر فرمانے لگے منڈیالہ کے قریب ایک گاؤں سے ایک شخص آتا تھا مگر پھر نہیں ملا۔ دراصل یہ مجھے بلوانے کا اشارہ تھا جسے صرف خاکسار ہی سمجھ سکتا تھا۔ اب بفضلِ تعالیٰ کل صبح حاضر ہو کر شرفِ قدم بوسی حاصل کروں گا۔

ل دو ہاتھ، دو پاؤں، دو آنکھیں اور زبان

Marfat.com

○

۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز ہفتہ

حسبِ اشارہ قبلہ اعلیٰ حضرت صاحب شرق پور شریف ساڑھے نو بجے صبح آپ کی بیٹھک میں حاضر ہُوا۔ آپ گیارہ بجے کے قریب تشریف لائے۔ میرے علاوہ اور لوگ بھی حاضر تھے۔ پہلے دو اشخاص کو ان کے حال پر خیال فرما کر رخصت کر دیا پھر مجھے ایک نظر سے دیکھا۔ آپ کا دیکھنا کیا دیکھنا تھا وہ کیفیت صرف محسوس کی جا سکتی ہے، بیان نہیں کی جا سکتی۔

؎ سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند — آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

فرمایا، بے وقت آتے ہو۔ اب پھر آئے ہو، بچے کو اکیلا کیوں گھر چھوڑ آئے تھے۔ اس کے بعد دوسرے آدمی سے پُوچھا کیسے آئے۔ اس نے عرض کی۔ جی مولوی صاحب سے ملاقات کے لیے آیا ہُوں۔ آپ نے فرمایا، مسجد میں جاؤ، وہاں مولوی صاحب آئے ہُوئے ہیں۔ اُسے بھی مسجد میں بھیج دیا۔ اب میں اکیلا رہ گیا۔ آپ بالاخانہ کی طرف جانے کے لیے سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور مجھے پیچھے آنے کے لیے اشارہ فرمایا۔ سیڑھی کے دروازہ کے قریب لے جا کر میری طرف توجہ فرمائی۔ دل کو پکڑ کر فرمایا۔ یہاں کیا ہے؟ عرض کی دل۔ آپ نے دستِ مبارک سے ایک خاص انداز سے دل کو دبایا اور قدرے لرزے تو اس جوش و جذبے سے دل سے بے اختیار اللہ، اللہ، اللہ کی آواز آئی اور پھر زبان سے باآواز بلند اللہ، اللہ۔ اللہ، اللہ۔ اللہ، اللہ، از خود نکلنا شروع ہو گیا۔ آپؒ نے فرمایا۔ اخفا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی مُنہ سے آواز آنی بند ہو گئی، مگر دل بدستور چالو تھا۔ آپ

۱۔ سگ کو ولی کا ساتھی اور مکھی کو ہما اور ایک نظر سے مٹی کو سونا بنا سکتے ہیں ولی کو اللہ کی طرف سے یہ طاقت ہوتی ہے۔

Marfat.com

نے فرمایا دیکھ لیا یہ کیا بھید ہے۔ آپ اوپر تشریف لے گئے اور مجھے بذریعہ دین محمد ہدایت فرمائی کہ مسجد میں چلوں۔ بعد نمازِ ظہر پھر حاضر ہُوا۔ آپ نے فرمایا جو کچھ کرنا تھا وہ صبح کر دیا۔ تیری طبیعت اچھی ہے۔ آپ نے اپنی انگشتِ شہادت سے دل والی جگہ پر اسمِ ذات اللہ لکھا اور فرمایا اس کو دل میں "اکرم" لو۔ ہر سانس سے اللہ جاری ہو۔ دایاں قدم رکھو تو اللہ بایاں رکھو تو ہُو۔ یونہی اللہ ہُو۔ اللہ ہُو۔ اللہ ہُو۔ کہتے جاؤ اور چلتے جاؤ۔ اسی میں ابتدا ہے اور اسی میں انتہا ہے۔ اب ہوشیار رہو جاؤ۔ سوتے وقت پانچ تسبیح درود شریف پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

الحمد للہ! آپ کے اس احسان کو میں کیسے بھول سکتا ہوں۔ دیوانہ کنی و دو جہاں بخشی۔ جو اسرار و رموز آپ نے مجھ پر منکشف فرمائے، میں بندۂ عاصی ان کا حقِ شکر کس طرح ادا کر سکتا ہوں۔ طبیعت پُرسکون ہو گئی اور دنیاوی آلائشیں تمام تر ختم ہو گئیں۔ جب "اللہ" اور "ہُو" کہہ کر قدم اٹھاتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زمین سکڑتی جاتی ہے۔ یا اللہ زندگی میں اس سے بھی بڑھ کر کیا انعامات نصیب ہوں گے۔

پھر مجھ سے پوچھا، کب جانے کا ارادہ ہے۔ میں نے عرض کی۔ چک نمبر ۱۷ میں جانے کو دل چاہتا ہے۔ ترڈیوالی میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہیں چلے جاؤ۔ وہاں جا کر نمازیوں کی کوشش کرنا۔ چند دن بعد پرائمری سکول ترڈیوالی کا ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز شیخوپورہ جو کہ ہندو تھا معائنہ کے لیے آیا۔ مجھے کہنے لگے معلوم ہوتا ہے تیرا یہاں دل نہیں لگا۔ میں نے تائید کی۔ تو کہنے لگے۔ دل لگا کر کام کرو مارچ۔ اپریل میں تبادلہ کر دیا جائے گا۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ کا مارچ۔ اپریل جانے کب آئے گا۔ میرے حضرت صاحب نے تو فرما دیا ہے کہ چک نمبر ۱۷ میں

لہ کنندہ کرلو۔

Marfat.com

چلے جاؤ۔ اس لیے اب مجھے وہاں جانے سے کوئی طاقت روک نہیں سکتی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ تھوڑے دن بعد میرے تبادلہ کا حکم آگیا جس میں لکھا تھا کہ تیری خواہش کے مطابق چک نمبر ۱ ایس تبادلہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بندہ پھر واپس چک ۱ میں آگیا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط

یا اللہ! اپنی رحمتِ مخصوصہ واسرار وانوارِ محبوبانہ کے ساتھ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آلِ پاک اور اصحابِ پاک پر درود وسلام بھیجتا رہ۔

○

۸ اکتوبر ۱۹۲۶ء (بروز جمعۃ المبارک)

شرق پور شریف حاضر ہوا۔ آپ تشریف لائے، دوسری اذان پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ بعد حمد وثنا،

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین باتوں پر عمل کرنے والا سچا مسلمان ہوتا ہے،

(۱) اُس کے دل میں اللہ اور رسولؐ کی اتنی محبت ہو کہ کسی دوسرے کی محبت کی گنجائش نہ رہے۔

(۲) کسی سے محبت ہو تو محض اللہ تعالےٰ کے واسطے ہو۔

(۳) آگ میں جل جائے تو جل جائے مگر سنتِ نبوی کا تارک نہ ہو۔

فرمایا: جس شخص کا ظاہر عین شریعت کے مطابق ہوگا اس کا باطن اللہ کریم خود

Marfat.com

درست فرمادیں گے ۔

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں ایسی قومیں پیدا ہوں گی جن کی شکلیں تو انسانوں جیسی ہوں گی مگر اندر سے مجسمہ شیطان ہوں گے ۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا، جبرئیل علیہ السلام کا اور قرآن شریف کا پتہ ہمیں صرف اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دیا ہے ۔

فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا آپ ہرگز ظاہر نہ فرماتا ۔

فرمایا: ؎ ہو اس کی ذات میں فنا کہ تو نہ رہے
تیری ہستی کی رنگ و بُو نہ رہے

بعد نماز عصر آپؒ نے ایک عمر رسیدہ شخص سے گفتگو کرتے ہوئے

فرمایا: میت کو اٹھا کر سوئے قبر لے جاتے ہوئے چالیس سوال ہوتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی خوبصورتی کے لیے تو ہر روز منہ دھوتا تھا کیا کبھی میرے لیے بھی منہ دھویا تھا ۔

فرمایا: اللہ کے ذکر کا اثر و بھید یا اسرار و انوار اُس وقت معلوم ہوتے ہیں جب ظاہری حواس خمسہ بند ہوں اور دل اللہ۔ اللہ بکثرت پڑھے ۔

فرمایا: اللہ اللہ بکثرت پڑھا کرو تاکہ باللہ ہو جاؤ ۔

فرمایا: بعض مریدوں میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ اپنے پیر کو دیکھ کر زندہ دل ہو جاتے ہیں یعنی ان کا دل جاری ہو جاتا ہے۔ پیر و مرشد کے ذمے یہ ایک بڑی اہم ذمہ داری ہوتی ہے کہ مرید کی صحیح تربیت کرے ۔

فرمایا: جس طرح کمہار مٹی کو کما کر قیمتی بنا لیتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے آپ پر

Marfat.com

محنت و ریاضت کر کے اپنے خاکی جسم کو قیمتی بنا سکتے ہو۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ میرے ہمراہ برادر عزیز صوفی [illegible] صاحب بھی تھے آپ بر وقت تشریف لائے۔ حسبِ عادت حمد و ثنا کے بعد:۔

فرمایا: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جمعہ کی نماز کی تاکید کرو۔ اس دن کی بہت فضیلت ہے۔

فرمایا: مسجد میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ شریف پڑھ کر دایاں پاؤں اندر رکھو اور السلام علیکم کہو۔ جب باہر آؤ تو بایاں پاؤں نکالو اور تھوڑا سا جُوتے میں ڈالو پھر دایاں پاؤں جُوتے میں پُورا ڈال کر بایاں بھی پہن لو اور السلام علیکم کہو۔

فرمایا: جب خطبہ شروع ہو تو سنت یا نفل نہ پڑھنے چاہئیں۔

فرمایا: جس نے کلمہ شریف پڑھا اُس پر باقی ارکان کی پابندی لازمی ہو گئی۔

فرمایا: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر اپنے جملہ ارادے منقطع کر لو۔

فرمایا ؎ گر نہ بودے ذات پاکت را وجود
کُن نگفتے خالقِ ارض و سما

فرمایا: جس نے قرآن شریف کو دل و جان سے مان لیا اُس نے گویا تمام سابقہ اللہ کی کتابوں کو مان لیا۔ اگر قرآن شریف کو نہیں مانا تو گویا کسی کتاب کو بھی نہیں مانا۔

فرمایا: بدوں اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بھی حاصل نہ ہو گا، چاہے کچھ ہی کیوں نہ کرے۔

Marfat.com

فرمایا: آج تک کلام اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکا اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے حالانکہ باقی آسمانی کتب میں لوگوں نے ترمیم و اضافہ کر لیا۔

فرمایا: قرآن شریف انسان کی جسمانی اور روحانی بیماریوں کا کافی اور شافی علاج ہے

فرمایا: ؎ دہد نطفہ را صورتے چوں پری
کہ کردست بر آب صورت گری

۲۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء جمعۃ المبارک

بغرض ادائیگی نماز جمعہ شرق پور شریف پہنچا۔ آپؒ تشریف لائے، اور قبل از خطبہ فرمایا کہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے۔

وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

یہ آیت شریف ہم تک کس ذریعہ سے پہنچی۔ اُس شاہِ دوجہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ہم تک پہنچی۔ حضور کا وجود اقدس ہی سراپا رحمت ہے۔

فرمایا: مسلمان آگ میں کود جانے کو آسان جانے مگر سنت کو چھوڑنا مشکل جانے۔

فرمایا: جو شخص اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور پھر یہ کہے کہ اللہ تعالےٰ اُسے بخش دیں گے تو یہ اس کی سراسر بے وقوفی ہے۔

فرمایا: اے مسلمان ہوشیار ہو جا، جاگ جا۔ موت سے پہلے موت کا سامان کر لے تاکہ جان کنی کے وقت راحت ملے۔ بے شک وہ بڑا مشکل وقت ہے۔

؎ ایک منی کے قطرہ کو اللہ تعالیٰ پری چہرہ انسان پیدا کر دیتا ہے اسی طرح پانی نما چیز پیاری صورت پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: باپ ۔ چچا ۔ بھائی اگر بے دین ہو ان کو چھوڑ دو ۔ بلکہ گھر کو چھوڑ دو ۔ ایسا کون شیر ہے جو اللہ کی راہ میں سب کچھ فدا کر دے ۔

فرمایا: جب کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کو حاصل کرنے کے لیے کتنی محنت اور تردد کرنا پڑتا ہے اور جب تک مقصد حاصل نہیں ہوتا چین نہیں آتا مگر افسوس دین کے کاموں میں ہم سخت بے پرواہ اور سست واقع ہوئے ہیں ۔ اس کا انجام محشر کے دن معلوم ہو گا ۔

فرمایا: ایک جنگ میں تین صحابہؓ جاں بلب تھے ۔ شدتِ پیاس سے روح جدا ہونے کو تھی کہ ایک دوسرے صحابیؓ پانی لائے ۔ ایک کو دینا چاہا تو انہوں نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا ۔ دوسرے نے تیسرے کی طرف اشارہ کیا ۔ حتیٰ کہ تینوں کی روحیں پرواز کر گئیں ۔ اس کو کہتے ہیں "اسلام سے محبت اور اخوت اسلامی"

فرمایا: جو کام کرو محض خدا کے واسطے کرو ۔ دنیا کی غرض درمیان میں نہ لاؤ ۔

فرمایا: مصیبت اور تنگی ۔ جان و مال کا نقصان اور دوسری سب مصیبتیں عرش بریں کے خزانوں میں سے خزانے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ شخص صابر و شاکر اور راضی برضائے الٰہی رہے ۔

فرمایا: جب گھر میں مصیبت ہو تو حتی الوسع دوسروں کو خبر تک نہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی صفت فرشتوں میں بیان کرتا ہے ۔

فرمایا: صابر مرد و زن حضرت ایوب علیہ السلام کی جماعت میں سے ہوں گے جو بلا حساب و کتاب جنت الفردوس میں جائیں گے ۔ جب یہ جماعت خداوند قدوس کے روبرو پیش ہو گی تو حکم ہو گا ۔ ان کو جلدی بہشت میں لے جاؤ ان سے مجھے شرم آتی ہے ۔

Marfat.com

فرمایا: ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیئے کہ وہ نیک کاموں کی ترغیب دے اور بُرے کاموں سے بچنے کی ہدایت کرے۔

فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ! وہ کون سا ایسا نیک عمل ہے جسے کر کے میں تیرا مقبول بن جاؤں۔ حکم ہُوا یہ مشکل ہے۔ آپ منتظر رہے مگر کوئی حکم نہ ہُوا۔ آپ سخت غم زدہ ہوئے اور گریہ زاری شروع کر دی۔ جس پر حکم ہُوا۔ بس یہی مقبول عمل ہے۔

فرمایا: جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہی ملتا ہے۔ خواہ کہاں بھاگتا پھرے اور کچھ ہی کیوں نہ کرتا پھرے۔ جو قسمت میں ہوتا ہے وہ خود بخود انسان تک پہنچ جاتا ہے۔

فرمایا: جو شخص عزیز ترین چیز اللہ کی راہ میں صرف نہ کرے وہ اللہ کی رضا کو بھی نہیں پا سکتا۔

فرمایا: خود نیک صالح اور پرہیزگار بنو اور گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اُن کے ساتھ یہی اچھی دوستی اور محبت ہے۔

فرمایا: جب گھر میں لڑکا۔ لڑکی۔ بھائی۔ بیوی وغیرہ بے نماز ہوں اور گھر کا مالک ان کو نماز کا پابند نہ کرے تو اُس سے باز پرس ہوگی۔

فرمایا: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ مجھے دیگر امتوں کی نسبت اپنی اُمت پر فخر ہے، ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تمہارے بد اعمال کی وجہ سے مجھے رنج پہنچے اور تم خوار ہو۔

فرمایا: اللہ کی راہ میں اپنی عزیز سے عزیز چیز قربان کرو۔

ہر چہ داری صرف کن در راہ او
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

Marfat.com

بعد نمازِ عصر جب آپ چلنے لگے تو ایک ملنگ نے جُھک کر سلام کیا۔
آپ سخت ناراض ہُوئے۔ اس کی مالا اتار پھینکی اور فرمایا یہ کوئی مسلمانی ہے۔
اللہ تعالےٰ نے انسان کی صورت کتنی اچھی بنائی ہے مگر لوگ اس کو بگاڑ رہے ہیں
پھر آپؒ نے یہ شعر پڑھا ؎

یا اللہ انگریز کا گرجا گر جائے   دین محمدؐ کا ہر سُو بکھر جائے

○

۲۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز جمعہ المبارک

بغرض ادائیگی نماز جمعہ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ الحمد للہ! عین وقت پر مسجد میں پہنچ گیا۔ آپؒ تشریف لائے۔ حسبِ معمول اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی حمد و ستائش بیان کی۔

فرمایا: قوانین الٰہی اور شریعتِ محمدیؐ کے متعلق ہمیں جو کچھ معلوم ہُوا وہ محض حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل اور برکت سے ہے۔

فرمایا: علم کیا ہے؟ کسی شخص یا کسی قوم سے پوچھو تو یہی کہیں گے کہ علم کے معنے جاننے کے ہیں۔ اب جاننا تو ہُوا، مگر یہ خبر نہیں کہ کس کو جاننا۔ صحیح جاننا تو یہ ہے کہ اُس خالق کو جانے جس نے انسان کو پانی کی ایک بوند سے بنایا۔

فرمایا: حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم کو کل جہانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی خوش خبری سُنا کر اور اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب سے ڈرا کر لوگوں کی اصلاح فرمائیں۔

فرمایا: اب مسلمانوں کی نہ شکلیں ٹھیک رہی ہیں اور نہ ہی لباس درست رہا ہے

Marfat.com

تواب کیا کیا جائے اب خطبہ کس کے سامنے پڑھا جائے۔ جب علم کے معنے جاننا تھا تو انہوں نے پھر کیا جانا!

فرمایا، آخیر زمانہ میں غرور غالب ہو جائے گا۔

فرمایا: فضول خرچی نہ کرو۔ بیاہ شادی میں پندرہ پندرہ روپیہ[1] کی جوتی پہنتے ہو اور فضول رسومات پر بے دریغ روپیہ خرچ کرتے ہو۔ مگر کوئی منع نہیں کرتا۔

فرمایا: چار بھائی جمع ہو کر بدعت کو نہیں روکتے۔

فرمایا: کچہریوں میں نہ جاؤ۔ جو رقم اس طرح برباد کرتے ہو وہ کسی نیک کام پر خرچ کرو۔ آج کل کچہریوں میں سو جھوٹ کا ایک سچ بناتے ہیں۔ ضد نہ کرو۔ انتقام نہ لو۔ معاف کر دینے میں آخر فائدہ ہوتا ہے۔ ہمسایہ کا خیال رکھو۔

فرمایا: کھانا کھاتے وقت دیکھو کہ رزق حلال سے ہے۔ مشتبہ کھانا نہ کھاؤ۔

فرمایا: نماز کی شکل ہے مگر نظر نہیں آتی۔ جس طرح روح نظر نہیں آتی۔

بعد نماز شہر قصور کی طرف سے آیا ہوا ایک شخص حاضر ہوا۔ کچھ عرض کی۔ اس کے ہمراہ ایک لڑکا بھی تھا۔ آپؒ نے دریافت فرمایا۔ کتنے لڑکے ہیں۔ اُس نے عرض کی۔ جی ایک ہی ہے۔ آپؒ نے فرمایا۔ ایک تو اللہ ہی ہے۔ سبحان اللہ! وہ کتنا بابرکت وقت تھا۔

○

۵ر نومبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

شرقپور شریف پہنچا۔ آپ کی مسجد میں وقت سے پہلے حاضر ہو گیا۔ آپ تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد:۔

---

[1] یہ اس زمانے کی بات ہے جب ایک دو روپے کی جوتی آجاتی تھی۔

Marfat.com

فرمایا: خوشی۔ غمی۔ آرام و مصیبت۔ صحت و بیماری۔ گھر میں، سفر میں، کھڑے بیٹھے اور لیٹے اور اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے رہو۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؕ

فرمایا: جب انسان پر کوئی مصیبت نازل ہو تو گھبرائے نہ بلکہ یہ خیال کرے کہ انبیاءِ علیہم السلام پر کس قدر مصیبتیں نازل ہوئیں۔

فرمایا: انگریزی بے معنی کوئی نہیں پڑھتا مگر افسوس قرآن شریف بامعنی کوئی نہیں پڑھتا۔ رسمی پڑھنے سے وہ فائدہ تو نہیں مل سکتا جو سمجھ کر پڑھنے سے ملتا ہے۔

فرمایا: نئے کام اور نئی باتیں پھیل رہی ہیں۔ دیگر قومیں اپنے مذاہب پر سختی سے پابند ہیں۔ ہم کو بھی فکر اور دھیان کرنا چاہیئے۔

فرمایا: نماز کی بے حد تاکید ہے اور نماز ہی ذریعۂ نجات ہے۔ ترکِ نماز میں عذاب بھی بڑا سخت ہے۔

فرمایا: ہر نمازی کا فرض ہے کہ گھر اور باہر نماز پڑھنے کی تاکید کرتا رہے۔

فرمایا: چودھریوں، نمبرداروں اور عزت داروں کے لیئے لازمی ہے کہ وہ دین کی اشاعت میں کوشش کریں۔

پنج گانہ کر ادا شریعت میں بہت تاکید ہے
فجر و ظہر، عصر و مغرب، عشاء کے واسطے

فرمایا: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے۔

فرمایا: بغداد والی سرکار فرماتے ہیں کہ جو کوئی نماز نہ پڑھے اس کا جنازہ نہ پڑھو۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔

Marfat.com

فرمایا: روزِ محشر کہ جاں گداز بود
اوّلین پُرسش نماز بود

فرمایا: نمازی کے لیے لازم ہے کہ وہ دوسروں کو بھی نماز کی طرف بلائے۔

فرمایا: جہاں حرام کام عام ہو جائیں وہاں عذاب نازل ہو جاتا ہے۔ پہلی امتوں کے اُوپر عذاب نازل ہوتے رہے ہیں۔

○

۱۲ر نومبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

آپ کی مسجد میں حاضر ہُوا۔ آپ حسبِ معمول تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد نہایت سوز و درد سے یہ نظم پڑھی۔

ع اے یار تو غافل نہ ہو۔ اے یار تو غافل نہ ہو۔

فرمایا: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اللہ نے مجھے فرمایا ہے کہ اپنی امّت کو کہہ دو کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

فرمایا: حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ عزّت صرف دنیا کے لحاظ سے ہوگی۔ دین کی خاطر نہ ہوگی۔ اُس وقت لوگ پیٹ کے دھندوں میں غرق ہوں گے۔

فرمایا: دنیا عبادت اور خدمت کے واسطے ہے اور آخرت جزا کے واسطے ہے۔

فرمایا: جو شخص تیرے ساتھ جفا کرے تو اس کے ساتھ وفا کرے

فرمایا: رب کو راضی رکھ تاکہ تیری نجات ہو جائے گی۔

فرمایا: جو مصیبت میں صبر و شکر کرے وہی سچا مسلمان ہے۔

Marfat.com

فرمایا: جس خدا نے انسان کو بنایا ہے وہ ہردم اُس کی نگرانی فرماتا ہے۔
بعد نماز جمعہ ایک شخص حاضر ہُوا۔ آپ نے فرمایا کس واسطے آئے ہو،
اُس نے عرض کی۔ آپ کو ملنے کے واسطے۔ فرمایا۔ جانتے بھی ہو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کیا ہیں اور کہاں ہیں۔ پھر اس کو اُسی وقت رخصت فرما دیا۔ اس ج
میں موضع خیراللہ پور سے جناب مولوی ذکراللہ صاحب بھی تشریف لائے
ان کے والد گرامی جناب مولینا محمد عبداللہ صاحب کا ذکر اس کتاب کے
حصے کے ایک باب "عہد طفولیت" میں ہو چکا ہے۔

۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء، بروز جمعۃ المبارک

آپ کی مسجد میں حاضر ہُوا۔ آپ تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا:
اذان پڑھو۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے اذان پڑھی۔
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ ؕ اس آیت شریف کو پڑھا اور اس کی تفسیر و تشریح فرمائی۔ آپ
انداز بیان نہایت مؤثر اور دل کش تھا۔ حاضرین دم بخود تھے۔
فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن میں خلیفہ بنا کر
تو ہدایت فرمائی کہ آرام و استراحت میں نہ پڑ جانا۔
فرمایا: روپیہ و پیسہ کے ساتھ اتنی محبت نہ کرو۔ اس پر بُت ہیں اور بُت
نقصان سے خالی نہیں ہوتی۔ کہیں بت پرست ہی نہ بن جانا۔
فرمایا: اللہ کے ایک بندے کی نماز تہجد قضا ہوگئی تو وہ دن بھر روتے ر
اگلے دن شیطان وقت سے پہلے ہی بیدار کرنے آگیا۔ اُس سے

Marfat.com

ایسا کیوں کیا۔ کہنے لگا کل جو تو سارا دن روتا رہا تمہیں ثواب ہی ملتا رہا۔ میں نے سوچا یہ تو کام خراب ہو گیا۔ اگر تمہیں تہجد پڑھنے دیتا تو اتنا ہی ثواب ملتا۔ اس لئے آج جگانے آ گیا ہوں۔

فرمایا: آخر زمانہ پانچ نیک باتوں کو انسان بھول جائے گا اور ان کے عوض پانچ بُری باتوں کو اختیار کرے گا۔

۱۔ آخرت کو بھول جائے گا۔	دنیا کو دوست رکھے گا۔
۲۔ قبر کو بھول جائے گا۔	محلّات کو دوست رکھے گا۔
۳۔ حساب کو بھول جائے گا	مال و دولت کو دوست رکھے گا۔
۴۔ خالق کو بھول جائے گا	خلقت کو دوست رکھے گا۔
۵۔ رازق کو بھول جائے گا	رزق کو دوست رکھے گا۔

فرمایا: اللہ تعالےٰ نے ہمسایہ کے حق میں اس قدر تاکید فرمائی گمان ہوا کہ شاید وہ وارث ہی نہ ہو جائیں۔ بیوی کے حقوق کی اتنی تاکید فرمائی کہ خیال ہُوا کہ شاید طلاق حرام ہو گئی ہے۔ نماز با جماعت ادا کرنے کی اس قدر تاکید فرمائی کہ شاید بغیر جماعت نماز ہو ہی نہیں سکتی۔ رات کے قیام میں اس قدر تاکید فرمائی کہ شاید سونا حرام ہو گیا ہے۔

فرمایا: عیال دار بوقتِ مصیبت دستِ سوال دراز نہ کرے تو اس کے لیے بڑا اجر ہے۔

فرمایا: انسان چاہے کچھ ہی کیوں نہ کرے مقدر میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔

فرمایا: ہمیشہ خداوند کریم پر توکل و بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ جلد ہی اللہ تعالےٰ ایک دروازہ کشادہ فرما دے گا جس کی وجہ سے مسرّت اور خوشی عطا ہو گی۔

فرمایا: حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی فرمانبرداری کے بغیر اللہ کی رضا کبھی

Marfat.com

حاصل نہیں ہوسکتی۔

فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے اور پھر شکر کا شکر ادا کرتے

فرمایا: لوگ اکثر ہسپتالوں کی طرف بھاگتے ہیں حالانکہ دیسی علاج معالجہ میں شفا اور آسانی ہوتی ہے۔

فرمایا: قرآن شریف سے شفا اور رحمت ملتی ہے۔ تلاوت میں با ادب رہنا ضروری ہے۔ محبتِ خداوندی ہو اور نیت عمل کرنے کی ہو۔

فرمایا: جمعہ مبارک کے موقعہ پر جو سُنا جائے اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔ فرض مثل قرض کے ہے۔ جب تک قرض ادا نہ ہوگا خلاصی نہیں ہوگی۔

فرمایا: دنیا پہلے تو گھوڑے کی مانند سوار کرلیتی ہے پھر زمین پر پٹک دیتی ہے۔

فرمایا: پہلے لوگ رات کو عبادت کرتے تھے۔ دن کو ڈرتے تھے۔ اب وہ بات کم نظر آتی ہے۔ ہر لحظہ رنگِ دیگر است۔

فرمایا: نیک آدمی کی روح بوقتِ الوداعی خوش خوش جاتی ہے۔

فرمایا: ادب سے چلنا۔ بیٹھنا اور بولنا ضروری ہے اس میں خیر و برکت ہوتی ہے مگر اب مسجدوں میں لوگ ادب کے ساتھ نہیں بیٹھتے۔ حالانکہ مسجد ادب والی جگہ ہے۔ ادب لطفِ حق ہے۔

فرمایا: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس ایک بار کافی مال آیا آپ نے تمام کا تمام مال اللہ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ لونڈی نے عرض کی، گھر کے لیے کچھ نہ رکھا۔ فرمایا۔ پہلے کیوں نہ یاد کرایا۔ سبحان اللہ!

فرمایا: حریص نہ بن۔ جو قسمت میں لکھا ہے مِل جائے گا۔

؎ اوّل وہی آخر وہی دلا ظاہر وہی باطن وہی دلا

بعد فراغت نماز آپ اُوپر تشریف لے گئے۔ عصر کی نماز آپ نے خود

Marfat.com

پڑھائی اور بعد میں اپنے گھر تشریف لے گئے۔

○

۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء، بروز جمعۃ المبارک

شرف پور شریف آپ کی مسجد میں حاضر ہوا۔ آپ بر وقت تشریف لائے اور حمد و ثنا کے بعد:۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو دین عطا ہوا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی پسند کا دین ہے۔ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۔

فرمایا: ادب اعلےٰ مراتب کو پہنچا دیتا ہے۔ بے ادب پر شامت پڑتی ہے۔ باادب بانصیب۔ بے ادب بے نصیب۔

فرمایا: انگریزی تعلیم دینے والے مدرسے اب عام ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ادب اُٹھ گیا ہے۔

فرمایا: لغویات سے وجود خراب ہو جاتا ہے اور غیر مسلم بادشاہ سے ملک برباد ہو جاتا ہے۔

فرمایا: علماء، فقراء اور اُمراء تینوں گروہ دین کے محافظ و نگران ہیں۔ اگر امراء اچھے ہوں گے تو لوگوں کی معاشرت خراب نہ ہوگی۔ فقراء اچھے ہوں گے تو لوگوں کی خصلت اچھی ہوگی اور اگر علماء اچھے ہوں گے تو لوگ اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔

فرمایا: جو دنیا کو زیادہ عزیز رکھتا ہے مرتے وقت اس کو زیادہ دُکھ ہوگا۔ دنیا چھوٹنے کے غم میں زیادہ عذاب ہوگا جو دنیا کو قید خانہ سمجھے اُس کو بوقت موت

Marfat.com

خوشی اور راحت ہو گی۔

فرمایا: زندگی میں نفس سے حساب لیتے رہو تاکہ حساب دیتے وقت آسانی رہے۔

فرمایا: یہود و نصاریٰ سے محبت نہ رکھو۔ ان کے طور طریقے نہ اپناؤ۔

○

۱۷؍ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

۱۷؍ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعہ شرق پور شریف حاضر ہوا۔ آپ تشریف لائے۔ حسبِ معمول حمد و ثنا کے بعد:-

فرمایا: جو کچھ بھی ہے وہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہے۔

؎ آں ذاتِ خداوندی کہ مخفی و نہاں بود
پیدا و نہاں گشتہ بجشمانِ محمدؐ

فرمایا: بیس سال پہلے جو برکتیں تھیں وہ اب لاہور اور قصور میں بھی نہیں ہیں۔ چاولوں میں اب وہ خوشبو نہیں رہی۔

فرمایا: آج کل پیر مطلب اور مرید بھوک ہے یعنی پیر سے مراد بن طلب کرتے ہیں اور پیر مرید سے کھانے کو چاہتے ہیں۔

فرمایا: استراحت نہ چاہیئے اس میں رحمت نہیں ہوتی۔

فرمایا: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو پھر اس کی آنکھ کھلتی ہے لیکن اُس وقت کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

؎ ابھی وقت ہے غافل ہو شاغل یادِ مولیٰ میں
پکڑ اللہ کا پلاّ پھر دنیا نہ آنا ہے

ر؎ اللہ کریم ظاہر و باطن ہیں جو کچھ دنیا میں ہے سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے۔

Marfat.com

کسی مولیٰ کے پیارے سے ذرا یہ بات پوچھو
پھر دیکھنا اس میں کیا سرِّ ربانا ہے

فرمایا: اگر دنیا کا مال اور اولاد خدا کی یاد سے باز رکھے تو یہ کام سخت نقصان والا ہے۔

فرمایا: خداوند کریم نے فرمایا کہ اے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے رب کی قسم جو تیرے فیصلہ پر راضی ہوگا میں بھی اُس پر ہی خوش ہوں گا۔

فرمایا: کچہریوں میں جانا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

فرمایا: انسان کا وجود ہی اس کا دشمن ہے۔

فرمایا: دین کی اشاعت میں ملامت اُٹھانے والا اللہ کے نزدیک پیارا ہے۔

فرمایا: بدشکل نیکوکار، خوش شکل بدکار شخص سے بدرجہا بہتر ہے۔

فرمایا: صانع کی قدرت کو دیکھ۔ اس سے نصیحت اور عبرت پکڑ۔

فرمایا: خواہش نفسانی کے مطابق کھانا، پینا اور پہننا وغیرہ اصل مقصد سے دُور لے جاتا ہے۔

فرمایا: تو خداوند کریم پر قربان ہوجا وہ تجھ پر جنت نثار کردے گا۔

○

۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

بفضل خدا آپ کی مسجد میں شرق پور شریف حاضر ہوا۔ آپ وقتِ مقررہ پر تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد:

فرمایا: اللہ کا واحد ہونا یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہمیں حضرت محمد مصطفٰے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بتایا ہے۔

فرمایا: بجز اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اللہ کی محبت ثابت ہو سکتی ہے اور نہ ہی اللہ کی رضا کی اُمید رکھنی چاہیئے۔

فرمایا: ہمہ افعال۔ اقوال اور معاملات اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہُوئے اصولوں کے مطابق ہوں گے تو یہ عین عبادت ہو گی۔

فرمایا: فتنہ و فساد کے زمانہ میں اگر کوئی شخص سُنّتِ نبوی پر قائم رہے گا تو اُسے سَو شہداء کے برابر ثواب ملے گا۔

فرمایا: ممنوع افعال کی پیروی میں لوگ ایسے بھاگتے ہیں جیسے پانی نچلی سطح کی طرف جاتا ہے۔

فرمایا: سائل کے سوال کرنے سے پہلے ہی سوال پُورا کر دینا چاہیئے، تاکہ سوال کرنے کی رسم ہی اُٹھ جائے۔

فرمایا: تن آسانی اور آسائش طلبی بالآخر تباہی کا باعث ہوں گی۔

فرمایا: اب ظاہری شکلیں خلافِ شریعت بننے لگ گئی ہیں۔

فرمایا: معمولی چیزیں یعنی جُوتی۔ پگڑی وغیرہ اگر دستیاب نہ ہوں تو فکر اور تردد ہوتا ہے۔ ان کے بغیر بھی گزارہ مشکل ہے مگر دین سارے کا سارا چھوڑ کر بھی کسی کو فکر نہیں ہوتی۔ یہ سب قسمت کے مارے ہیں۔

فرمایا: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے فرمایا، حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر اعلیٰ سے اعلیٰ نصائح اور معمولی سے معمولی عیب کے بارے میں بھی آگاہ کر دیا ہے۔

فرمایا: مرنے کے بعد سوال ہو گا، اچھا لباس پہن کر جسم کو سنوار کر آئینہ کے سامنے

Marfat.com

کھڑے ہو کر اپنی شکل فخریہ دیکھتا تھا اور خوش ہوتا تھا۔ اے انسان کبھی تُو نے اپنے دل کو بھی ایسے ہی آراستہ پیراستہ کیا تھا؟ کبھی موت کو بھی یاد کیا تھا؟ کبھی قبر کی فکر بھی کی تھی؟

فرمایا: حساب کے وقت کبھی حساب کا فکر بھی کیا ہے۔ یعنی زندگی میں اپنے اعمال اور معاملات کو درست کرنے کی سعی کی تھی۔

فرمایا: انگریزی لباس میں جو برہنگی آگئی ہے اُس سے گھر والے بھی شرم نہیں کرتے۔

فرمایا: اولاد کو نیک تعلیم دو، غیروں کی تعلیم نہ دو۔

فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرنا چاہیئے اس میں خیر و برکت ہے۔ عورتیں چکّی پیس لیا کریں اور مرد چاول چھڑ لیا کریں۔ مشین وغیرہ پر کوئی نہ جائے۔

فرمایا:

مائیم پُر گناہ تو دریائے رحمتی
جائے کہ فضل تست چہ باشد گناہِ ما
دیدۂ بینا ہو ہر اک موئے تن
محوِ تجلّے رہے رُوح و بدن

○

۳۱ ؍ دسمبر ۱۹۲۶ بروز جمعۃ المبارک

شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ آپ بر وقت تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد:

فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو کبھی کُن نہ کہتے۔

؎ گر نہ بودے ذات پاکت را وجود
کن نگفتے خالق ارض و سما

Marfat.com

فرمایا: بنا ساری خدائی سے محمدؐ مصطفےٰؐ پہلے
نہ آدم، نہ فرشتہ تھا، نہ تھا ظاہر خدا پہلے

فرمایا: جو سنتِ نبویؐ پر قائم رہے گا بڑا درجہ پائے گا۔

فرمایا: جو خداوند کریم کو حاضر و ناظر نہ جانے وہ کافر ہے۔

فرمایا: تیرا بھی عجب حال ہے۔ بظاہر تو مسلمانی کے دعوے کرتا ہے مگر اندر نفاق سے پُر ہے۔

فرمایا: نیک آدمی سے اس طرح محبت کرو جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں سے محبت کرتا ہے۔

فرمایا: نفسانی خواہشات کی اندھا دھند پیروی کرنے والے حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔

فرمایا: زندگی میں سادگی چاہیئے۔ پہلا زمانہ بڑا اچھا تھا۔ چکّی کی جگہ مشین نے لے لی۔ لکڑی کے کنوئیں حمد و ثنا کرتے تھے ان کی جگہ لوہے نے لے لی۔ پیدل چلتے تھے ہر قدم پر اللہ کہتے تھے۔ مگر اب موٹریں، گاڑیاں آگئی ہیں۔ افسوس ہم غور نہیں کرتے۔

فرمایا: کلمہ شریف ہی میں ابتدا ہے اور اسی میں انتہا ہے۔ اسی میں زندگی اور اسی میں حشر ہے۔ جس کو اس کے اسرار و انوار مل گئے وہی کامیاب ہُوا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ نہیں کوئی معبود و مقصود میرا بجز اللہ تعالےٰ اور حضرتِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان انسان کے جسم میں خُون کے ساتھ گردش کرتا ہے۔

Marfat.com

○

۲۱ جنوری ۱۹۲۷ بروز جمعۃ المبارک

آپ کی خدمت میں شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ آپ تشریف لائے حسب معمول حمد و ثنا کے بعد:۔

فرمایا: قرآن شریف مسلمانوں کے لیے نعمتِ عظمٰے ہے۔ یہ ہدایت رحمت اور شفا ہے۔

فرمایا: خلقت کے پیچھے نہ بھاگو۔ خالق کی طرف رجوع کرو۔ کلمہ شریف کے اقرار اور تصدیق تب ظاہر ہوگی جب کہ وجود پر اثر ظاہر ہو اور سنّتِ نبویؐ کا نمونہ نظر آئے۔

فرمایا: اگر زبانی زبانی ہی ایمان لانا ہوتا تو کافر و منافق سب بخشے جاتے۔

فرمایا: ایک عادتِ بد کا ترک کرنا کئی سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جب کہ لوگ سونے۔ چاندی اور عورتوں کو کعبہ تصور کر کے گمراہ ہوں گے۔

فرمایا: کسی کی عزت کا معیار اس کے مال و دولت کی فراوانی میں نہیں کیونکہ مال و زر تو کافروں کے پاس بھی بہت تھا۔

فرمایا: آج کل لوگ پیٹ کے دھندوں میں غرق ہیں، مکر اور دغا کرتے پھرتے ہیں۔ یاد رکھو! عادات پر ہی حشر ہوگا۔

○

Marfat.com

یکم اپریل ۱۹۲۷ء، بروز جمعۃ المبارک

شرق پور شریف حاضر ہوا۔ یہ جمعہ رمضان المبارک میں جمعۃ الوداع تھا۔ اجتماع کثیر تھا۔ آپ تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد:

فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ایمان کس کا عجیب ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی۔ فرشتوں کا۔ پھر عرض کی نبیوں کا۔ تیسری دفعہ عرض کی۔ آپؐ کے صحابہؓ کا۔ کیوں کہ آپ کے درمیان ہیں۔

فرمایا: ان میں سے کسی ایک کا ایمان عجیب کے درجہ میں نہیں، بلکہ زمانہ کے اخیر میں بسنے والے ایسے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کریں گے ان کو یہ درجہ نصیب ہوگا۔

فرمایا: جو خداوند کریم کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتا۔

ہے اوّل وہی آخر وہی دلا
ہے ظاہر وہی باطن وہی دلا

اس کے بعد آپ نے فضائل رمضان المبارک اور مسائل عید الفطر کا ذکر فرمایا۔

○

۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء بروز جمعۃ المبارک

شرق پور شریف پہنچا۔ آپ تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔ پہلے حسب دستور حمد و ثنا عجب انداز اور ذوق و شوق سے بیان فرمائی۔ بعد میں،

فرمایا، قرآن شریف کو بغور پڑھ کر اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس کے لیے آپ نے بے حد تاکید فرمائی۔

فرمایا؛ نفس ہر دو اعمال نیک و بد کو پسند کرتا ہے مگر بدی کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ نفس کو قابو میں رکھے اور سرکش نہ ہونے دے ورنہ یہ اس کو درندے کی طرح چیر پھاڑ دے گا۔

فرمایا، سوتے وقت دن بھر کے اعمال کا حساب کر لینا چاہیئے کہ آج کون سے نیک اور کون سے بد عمل کیے گئے ہیں، پھر نیک کاموں پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے اور بُرے کاموں کے لیے توبہ و استغفار کرنی چاہیئے۔

فرمایا؛ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

فرمایا؛ ہر نعمت اور ہر عضو کے متعلق حساب دینا پڑے گا۔

فرمایا؛ رزق حلال کھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جب اللہ کریم رازق ہیں تو پھر حرام رزق کی تلاش کیوں کی جائے۔

فرمایا؛ تین جمعہ متواتر چھوڑنے والے کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔

فرمایا؛ کسی کی عزت اُس کی دنیا کو دیکھ کر نہیں کرنی چاہیئے۔

فرمایا؛ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت صدق دِل سے کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

○

۱۵ مئی ۱۹۲۷ء

آج بروز اتوار ۱۵ مئی ۱۹۲۷ء کو شرف قدم بوسی کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے بالاخانہ میں طلب فرمایا۔ کمال مہربانی فرمائی۔ آپ کی شفقت اور پیار سے ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ آپ نے فرمایا، اسمِ ذات اور درود شریف کی اجازت آپ کو دی جا چکی ہے۔ اس میں استقامت اور غور چاہیئے درود شریف چاہو تو زیادہ کر لو۔ تفسیر قادری پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔

○

۳ جون ۱۹۲۷ء بروز جمعۃ المبارک

شرفِ زیارت نصیب ہوا۔ آپ تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔ حمد و ثنا کے بعد آپ نے :۔

فرمایا: قیامت کے دن ذرہ ذرہ کا حساب لیا جائے گا۔

فرمایا: جس کی طرف رب اس کی طرف سب۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا کی ہر چیز کو آگاہ کر دیتے ہیں کہ فلاں میرا بندہ ہے اس کی تعظیم کرو۔

فرمایا: ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم کر دیا گیا ہے کہ دین کی حفاظت اور نگرانی کرے۔

Marfat.com

○

۱۰ رجون ۱۹۲۷ بروز جمعۃ المبارک

خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا۔ آپ تشریف لائے اور جمعہ پڑھایا۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا پتہ ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔

فرمایا: انسان کو دل سے صابر اور زبان سے شاکر ہونا چاہیئے

فرمایا: جب راحت ہو تو الحمد للہ پڑھے اور جب تکلیف اور پریشانی ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھے۔

فرمایا: معراج شریف کے موقع پر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں ایک نورانی بندے کو دیکھ کر دریافت فرمایا۔ یہ کوئی فرشتہ ہے؛ تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یہ وہ بندہ ہے جس کے دل میں ہر وقت اللہ، اللہ، اللہ جاری رہتا تھا۔

فرمایا: جو شخص زندگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا مرنے کے بعد خدا اس کو یاد رکھے گا۔ (بزرگانِ دین کے مزارات اس کی بات کے گواہ ہیں، ان کے مزارات پر ہر ساعت خلقت ذکر و اذکار میں مشغول رہتی ہے۔)

فرمایا: جو مجلس میں یاد کرے گا خداوند کریم اس کو فرشتوں کی مجلس میں یاد کرے گا۔ جو تنہائی میں یاد کرے گا۔ جو اطاعتِ کاملہ اور شوقِ تمام سے یاد کرے گا۔ خدا اس کو عرشِ بریں پر رحمت سے یاد کرے گا۔ جو مجاہدہ سے یاد کرے گا اُسے مشاہدہ میں یاد کرے گا۔

فرمایا: اَلۡحُبُّ لِلّٰہِ وَالۡبُغۡضُ لِلّٰہ کو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیئے۔

Marfat.com

فرمایا: سنت کی پابندی کے لیے قرآن شریف میں بڑی تاکید آئی ہے۔ خواہ انسان جل جائے مگر تارکِ سنت نہ ہو۔

○

۲۲ر جولائی ۱۹۲۰ء بروز جمعۃ المبارک

حاضرِ خدمتِ اقدس ہُوا۔ آج ہمراہ والدِ محترم بھی تھے۔ آپ تشریف لائے۔

حمد وثنا کے بعد:۔

فرمایا: جہان والو! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک عین رحمت ہے۔

؎ شد وجودش رحمۃ اللعالمین — مسجد او شد ہمہ روئے زمین
سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد لیک فخر الاولین

فرمایا: اللہ تعالےٰ کی قدرت کے عجیب بھید ہیں۔ ہوا کیا ہے! پانی کیا چیز ہے؟ بادل کیا ہے؟ اور روح کیا چیز ہے؟

○

۳۱ر جولائی ۱۹۲۰ء

آج مورخہ ۳۱ر جولائی ۱۹۲۰ء محض شرفِ قدم بوسی حاصل کرنے کی نیت سے درِ اقدس پر حاضر ہُوا۔ آپ نے بے پناہ شفقت کے ساتھ توجہ قلبی فرمائی۔ آپ کے پاس حاضر ہو کر یک گونہ مسرت و راحت نصیب ہوتی ہے جس کا اندازہ لگانا ناممکنات میں سے ہے۔ تفسیر قادری کے متعلق تاکید فرمائی۔ عرض کی آج

Marfat.com

کل دستیاب نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہی مشکل بات ہے۔ اگر ہمارے پاس زائد ہوتی تو تجھے دے دیتے۔ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کی۔ میرا لڑکا نہیں "لبھدا" (ملتا) آپ نے فرمایا مینوں (مجھے) رب نہیں لبھدا (ملتا) پھر آپ نے اس کے لیے دُعا فرمائی۔ بعد نماز ظہر پھر حاضر ہوا۔ فرمایا۔ دل پاس ہے۔ زندگی کو غنیمت جانیں۔ اب اجازت ہے جا سکتے ہو۔

گر برتنِ من زباں شود ہر مو
احسانِ ترا شمار نتوانم کرد

اگر جسم کا ہر بال زبان بن کر شکر بہ ادا کرے تو پھر بھی تیرے احسانات کا شمار ناممکن ہے

○

۳، اکتوبر ۱۹۲۷ء

۳، اکتوبر ۱۹۲۷ء کو محض آپ کی زیارت کے لیے خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوا۔ آپ اپنی بیٹھک میں تشریف فرما تھے۔ آپ کے کئی مرید حلقہ باندھے حاضرِ خدمت تھے۔ وہاں سے فارغ ہو کر بندہ کو بالا خانہ میں طلب فرمایا۔ بندہ حاضر ہُوا۔ آپ نے کمال محبت فرمائی۔ فرمایا۔ طبیعت اچھی ہے۔ زیادہ ہمت کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ۔

اونچے ہیں تخیّل سے محبت کے مقامات
آسکتی نہیں لکھنے میں کیفیتِ حالات

○

Marfat.com

○

۱۸ ر نومبر ۱۹۲۷ء

۱۸ ر نومبر ۱۹۲۷ء بروز جمعہ برائے ادائیگی نماز جمعہ و زیارتِ قبلہ اعلیٰ حضرت صاحبؒ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ بعد حمد و ثنا۔

فرمایا: تین باتوں کا ہونا ضروری ہے (۱) خوف (وَاتَّقُوا اللّٰہَ) (۲) اُمید لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ (۳) محبت (وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ)

فرمایا: ایمان امید اور خوف کے مابین ہوتا ہے۔

○

۱۶ ر دسمبر ۱۹۲۷ء بروز جمعۃ المبارک

برائے ادائیگی نماز جمعہ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ آپ وقتِ مقررہ پر تشریف لائے اور بعد حمد و ثنا فرمایا:-

فرمایا: مخلوق کو پیدا کیا۔ اُسے موت و حیاتی دی۔ اس لیے کہ آزمائش ہو جائے کون اعمال حسنہ و صالح کرتا ہے اور کون بداعمال کا مرتکب ہوتا ہے۔ (خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط)

فرمایا: اللہ تعالےٰ نے انسان کو عبث پیدا نہیں کیا۔ اس کو طرح طرح سے آزمایا جائے گا۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ ہی کی فرمانبرداری ہے۔

Marfat.com

فرمایا: کافر دل سے مانتے تھے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسولؐ ہیں۔ منافق زبان سے کہتے تھے لیکن دل سے منکر تھے مگر مسلمان وہ ہے جو دل اور زبان دونوں سے تصدیق اور اقرار کرے۔

فرمایا: ہر حال میں چاہے گرمی ہو یا سردی۔ بیماری ہو یا تندرستی۔ سفر ہو یا حضر، سختی ہو یا نرمی اللہ کریم کو یاد کرتے رہنا چاہیئے۔

فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ۔

فرمایا: کافروں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں اللہ کا رسولؐ ہوں۔ انہوں نے پوچھا۔ اللہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔ یعنی اس کی مثل مثال ہی کوئی نہیں ہے۔

فرمایا: حساب تو ذرہ ذرہ کا ہو گا۔ چونکہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے احسن تقویم کے درجہ میں پیدا فرمایا ہے اور خلافت کی خلعت پہنائی ہے، اور لباس تقویٰ عطا فرمایا ہے اور ظاہری لباس زینت و زیبائش کے لیے بھی عطا فرمایا ہے۔

فرمایا: سچی توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

فرمایا: اب وقت ہے۔ مرنے سے پہلے نیک اعمال کر کے خداوند کریم کو راضی کر سکتے ہو۔

فرمایا: ؎ در لباس احمدی نورِ احد ۔۔۔ واسطہ شد خلق را بہر رشد

فرمایا: ؎ آں ذاتِ خداوند مخفی و نہاں بود ۔۔۔ پیدا عیاں گشت بچشمانِ محمدؐ

فرمایا: ہو اُس کی ذات میں فنا کہ تو نہ رہے ۔۔۔ تیری ہستی کی رنگ و بُو نہ رہے

فرمایا: نماز فحش عادات و حرکات سے بچاتی ہے۔

فرمایا: نا اُمیدی بھی کفر ہے۔

Marfat.com

فرمایا: مسلمان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو اپنے مال سے زیادہ عزیز رکھے
فرمایا: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔
فرمایا: جب بادشاہ ظالم ہوگا تو انسانوں کے اعمال بگڑ جائیں گے۔ پھر بارش نہیں آئے گی۔
فرمایا: کچھ پتہ بھی ہے کہ اسلام کتنی مشکلات و مصائب کے بعد پھیلا ہے۔
فرمایا: حلال کا رزق نیکی کی طرف کشاں کشاں لے جاتا ہے اور حرام بدی کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔
فرمایا: جس نے تجھے پیدا کیا ہے اُسی کے ہو رہو۔

؎ آں کہ ترا شناسد جاں را چہ کند
فرزند و زن و مال را چہ کند

فرمایا: جس نے اُس کو ایک بار پالیا پھر تا زیست نہ بھلایا۔
فرمایا: موت اچانک آجائے گی۔ تیری تمام کی تمام امیدیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

؎ آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں　　سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

فرمایا: اب تعلیم دینی مدارس کی بجائے دُنیوی مدارس میں دی جانے لگی ہے۔ جگہ جگہ مدرسے کھل گئے ہیں۔ جو حکومت کی طرف سے محض دُنیوی نمود و نمائش ہے۔ تعلیم سے علمِ دین مراد ہے جو ادب و آداب سکھاتا ہے، مگر اب ادب کا جنازہ نکلا چاہتا ہے۔ کریما کے تین اشعار پڑھے۔ ؎

کریما بہ بخشائے بر حالِ ما　　کہ ہستم اسیرِ کمند ہوا
نداریم غیر از تو فریاد رس　　توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہ دار مارا ز راہِ خطا　　خطا درگذار و صوابم نما

ؔ ابر ناید از پئے منع زکوٰۃ　　وز زنا خیزد وبا اندر جہات
(مولینا روم)

○

۳۰ دسمبر ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک

بہ ہمراہ جناب مولینا مولوی نواب الدین صاحب شرق پور شریف میں جمعہ پڑھا۔ آپ تشریف لائے حمد و ثنا کے بعد:۔

فرمایا: اس اللہ کا پتہ جو کہ بے مثل و بے مثال ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ روحی وقلبی نے فرمایا خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا کو اپناؤ۔

فرمایا: بیوی اور اولاد ایک طرح سے رحمت ہے اور ایک طرح سے زحمت ہے۔ (جب دین میں فائدہ ہو تو رحمت اور اگر دین سے روکے تو زحمت)

فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہو سکتا چاہے جسم کا ہر ہر بال ہی شکر کیوں نہ ادا کرتا ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی زمین و آسمان بنانے والا ہے اور پانی سے کتنی پیاری پیاری صورتیں تخلیق کرتا ہے۔

؎ فلک یک نقطۂ کلکِ کمال است
جہاں یک غنچۂ حسنِ جمال است

فرمایا: ہر دن نیا اور ہر رات نئی جانو۔ یعنی زندگی کو غنیمت جان کر عبادت کرو۔ کیا خبر اگلا دن یا اگلی رات آئے یا نہ آئے۔

فرمایا: جس چیز سے جتنی زیادہ محبت ہوتی ہے اس کی جدائی سے رنج بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: حضرت منصورؒ اور فرعون ملعون دونوں نے اپنے آپ کو رب کہا تھا، مگر دونوں میں فرق تھا۔ (ایک جذب کی حالت میں کہتا تھا اور دوسرا تکبر کی حالت میں)

فرمایا: بدوں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے سے محبت بے معنی ہے۔

فرمایا: قرآن شریف رسمی پڑھنے کی بجائے سوچ سمجھ کر اور غور و تدبر کر کے پڑھنے میں زیادہ نفع ہے۔

فرمایا: اگر اللہ تعالے کو اپنے محبوبؐ کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہوتا تو اپنا آپ کبھی ظاہر نہ کرتا۔

فرمایا: انسان کو بیماری اور مصیبت اتنی ہی پہنچتی ہے جتنی کہ انسانی طاقت اس کو برداشت کر سکے۔

فرمایا: لاہور والے حضرت داتا گنج بخشؒ بھی عجیب ہستی ہیں۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

فرمایا: کسی کی دل آزاری نہیں کرنی چاہیئے۔ خواہ گھر کا کوئی فرد ہو یا باہر سے کوئی ہو۔ یہاں تک کہ گاؤں کے کسی سانسیؔ[1] کو بھی دکھ نہیں پہنچانا چاہیئے۔

فرمایا: مسلمانوں کی ہر طرح سے مدد کرنی چاہیئے۔

بعد نمازِ جمعہ آپؒ نے پھر حسبِ معمول وعظ فرمایا۔ اُس وقت آپ کا خادمِ خاص جناب دین محمد صاحب مٹیؒ کا ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا لیے کھڑا تھا۔ آپؒ نے پانی بطریقِ سنت نوش جان فرمایا۔ ہدایت و رشد کا یہ سلسلہ پونے چار بجے تک قائم رہا۔ بعد ازاں آپ بالا مسجد میں تشریف لے گئے۔

---

[1] دنیوی لحاظ سے ایک پنچ قوم

○

۸ر جنوری ۱۹۲۶ء

آج بروز اتوار مورخہ ۸ر جنوری ۱۹۲۶ء بغرضِ زیارت وحصول فیض آپ کی خدمتِ اقدس میں بصد عجز و نیاز حاضر ہُوا۔ الحمدللہ! زیارت بابرکت نصیب ہُوئی۔ کچھ عقیدت مند پہلے بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک سے فرمایا۔ کلمہ شریف سناؤ۔ اُس نے سنایا۔ آپ نے فرمایا۔ معنی بتاؤ۔ عرض کی۔ معنی نہیں آتے۔ پھر دوسرے سے پُوچھا۔ اُس نے کلمہ شریف بھی سنایا اور معنے بھی سُنائے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ نہیں کوئی معبود یعنی عبادت کے لائق مگر صرف ایک اللہ۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے بھیجے ہُوئے پیغمبر ہیں۔ معنے سُن کر آپ خوش ہُوئے۔ فرمایا۔ شکر ہے تو نے کچھ تو بتا دیا ہے۔ بعد میں آپ اُوپر تشریف لے گئے۔ بعد نماز ظہر پھر حاضر ہُوا۔ آپ نے فرمایا۔ جانا ہے یا رہنا ہے۔ عرض کی جی جانا ہے۔ فرمایا۔ اچھا پھر جاؤ۔ دیر ہو رہی ہے۔ یہی دل تیرے پاس ہے۔ موت سے پہلے کچھ کرنا ضروری ہے خداوند کریم توفیق عطا فرمائیں۔ اُمید ہے پھر انشاء اللہ العزیز دوبارہ جلدی حاضری نصیب ہوگی۔

تمنّا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر پادشاہوں کے خزینوں میں

○

Marfat.com

○

۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء بروز جمعۃ المبارک

بہمراہی جناب مولینا مولوی نواب الدین صاحب مڑھ بھنگواں بہ نیت ادائیگی نمازِ جمعہ روانہ بسوئے کوئے یار ہوا ؎

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

اس روز سرد ہوائیں چل رہی تھیں بوندا باندی جاری تھی۔ عین روانگی کے وقت بارش تیز ہوگئی۔ باوجود اس کے کہ موسم نہایت خراب تھا۔ بظاہر سفر پر روانہ ہونا ناممکن تھا مگر ارادہ ہر دو کا ہرگز متزلزل نہ ہوا ؎

نہ مجھ کو جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

ان حالات میں بھی وقت سے ایک گھنٹہ پہلے مسجد شریف میں پہنچ گئے۔ آپ وقتِ مقررہ پر تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد :

فرمایا: اُس وحدہٗ لاشریک کا پتہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ سورۃ اخلاص دیا۔

فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی طرف سے خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے بن کر دنیا میں تشریف لائے۔

فرمایا: ایک ممنوع عادت کا ترک کر دینا کئی سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے۔

فرمایا: بیوہ، یتیم، ہمسایہ اور غریب کا خیال رکھنا چاہیئے۔

Marfat.com

فرمایا: اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تیری امت کے علماٗ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جیسی ہمت رکھنے والے بنا دیے ہیں۔

فرمایا: دینی علم پڑھ کر دین کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ لوگوں کو بُری باتوں سے روکنا اور نیک باتوں کا رواج ڈالنا چاہیئے۔

فرمایا: دنیا کا غم نہ کر بلکہ عقبےٰ کا غم کھا۔ (دنیا غم خانہ ہے اور عقبےٰ جائے سرور)

فرمایا: ؎ دریں غم خانۂ کثرت چرا باشم۔ چرا باشم
که من در گلشنِ وحدت پریدن آرزو دارم

فرمایا: اللہ تعالےٰ کو اس طرح یاد کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل بھول جاؤ۔

○

۱۲ر فروری ۱۹۲۸ء

آپ کی بے پناہ کشش کے زیرِ اثر بے اختیار آپ کی قدم بوسی کے لیے شرق پور شریف حاضر ہُوا ؎

یار سجن دی پاک زمینے قدم رکھیں شرماویں
قدم قدم تے دل دے سجدے عشقوں کرا جاویں

آپ کے دیدار کے ساتھ ہی سکھ اور چین نصیب ہُوا۔ خاکسار کی طرف پیار بھری نظر ڈالی۔ فرمایا: لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بس میرا مقصد حاصل ہوگیا۔ آپ نے بندۂ عاصی کے دل پہ ہاتھ مبارک رکھا تو یہ فوراً اس حالت میں منتقل ہوگیا، جس حالت میں اسے ہونا چاہیئے تھا ؎

Marfat.com

تحریر میں اسرار کی باتیں نہیں آتیں
اور قید میں احرار کی باتیں نہیں آتیں

فرمایا جا سکتے ہو تو جاؤ ورنہ صبح چلے جانا۔ اجازت لے کر اسی وقت چلا دس میل کا پیدل راستہ طے کرتا ہوا رات دس بجے بخیریت تمام گھر پہنچ گیا۔

۱۷ فروری ۱۹۲۸ء بروز جمعۃ المبارک

برائے ادائیگی نماز جمعہ کشاں کشاں شرق پور شریف پہنچا۔ آپ کی دید کو دیدے ترس گئے تھے۔ آپ تشریف لائے۔ سبحان اللہ! آپ کا آنا بھی کیا آنا تھا۔ قطار اندر قطار۔ قدم بہ قدم۔ کس شان سے آپ کی آمد ہوتی تھی کیفیت نوکِ قلم پر لائی نہیں جا سکتی بلکہ محسوس ہی کی جا سکتی ہے۔ آپ کے پروانے جاں نثاری کے عالم میں محوِ تماشائے دیدارِ شیخ تھے۔ مسجد میں سکوتِ کامل تھا۔ یہ سب حالت محض آپ کی توجہ خاص کے سبب تھی۔ آپ گذر کر اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔ موذن نے دوسری اذان نہایت سوز و گداز سے پڑھی۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد:-

فرمایا: جو کچھ ہم تک پہنچا ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے پہنچا ہے۔ اس لیئے حضور کی اطاعت ہی میں اللہ کی اطاعت ہے اور اسی میں سب کی نجات ہے۔

فرمایا: پہلے گھر کی بڑی بوڑھیاں بال بچوں کا دیسی علاج کرتی تھیں۔ اُس میں شفا اور برکت تھی۔ اب اگر کسی کی مرغی بھی بیمار ہو جائے تو وہ ہسپتال

Marfat.com

کو دوڑنا ہے۔

فرمایا: سونے کے وقت تین مرتبہ کلمہ شریف پڑھ کر سونا چاہیئے۔

فرمایا: "جو کھایا سو گوایا۔ جو جوڑا سو بوڑا جو دیا سو لیا۔"

فرمایا: اپنی جان اپنے ہی جسم سے نکلتی ہے۔ بیٹی کی جان ماں کے جسم سے نہیں نکلتی۔

فرمایا: ہمسایہ سے حتی الوسع نیک سلوک کرو اور کوئی چیز قابل استعمال مانگے تو نہ نہ کرو۔

فرمایا: اوّل تو قرض لینا ہی نہیں چاہیئے اور اگر لے لو تو بخوشی ادا کرو۔

فرمایا: ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ آخری زمانے میں ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگ پیٹ کے دھندوں میں غرق ہو جائیں گے۔

فرمایا: مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ ہر قیمتی چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیئے۔

فرمایا: جو دنیا میں قناعت کرے گا، قیامت کے دن اس کو اجر عظیم ملے گا۔

فرمایا: جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے تھوڑے دیئے پر خوش رہے گا، خداوند کریم قیامت کے دن اس کی تھوڑی نیکی پر ہی خوش ہوگا۔

فرمایا: سچ بات کہنے سے ہرگز نہ ڈر۔ جتنی عمر ازل سے لکھی جا چکی ہے اس سے کم و بیش نہیں ہوگی۔ اسی طرح رزق کا بھی یہی ضامن ہے۔

فرمایا: انسان اپنے جسم کے بدلے اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا رہتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے جسم پر کبھی ناراض نہیں ہوتا۔

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ آخر زمانے میں جب یہ برائیاں عام ہو جائیں گی تو عذاب نازل ہوگا۔

۱۔ غنیمت کو مال جانیں گے۔ ۲۔ امانت میں خیانت کریں گے۔

۳۔ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھیں گے۔ ۴۔ ماں کے نافرمان ہوں گے۔

Marfat.com

۵۔ عورتوں کے غلام ہوں گے۔ ۶۔ دوست پر احسان جتائیں گے۔

۷۔ باپ سے گستاخی کریں گے۔ ۸۔ شراب نوشی عام ہو گی۔

۹۔ مرد ریشم پہنیں گے۔ ۱۰۔ گھر گھر گانے کا سامان ہو گا۔

۱۱۔ عورتیں سرکش ہوں گی۔ ۱۲۔ جوان بدکردار ہوں گے۔

۱۳۔ یہود و نصاریٰ کے قدم بہ قدم چلیں گے۔

۱۴۔ بے حیائی عام ہو گی۔ ۱۵۔ لوگ پیٹ کے دھندوں میں رات دن غرق ہوں گے۔

۱۶۔ سونا چاندی دین و ایمان ہو گا۔

۱۷۔ نیکی کی ہدایت کوئی نہ کرے گا۔ ۱۸۔ بدی سے کوئی روکے گا نہیں۔

۱۹۔ نیک بندوں کی کوئی پیش نہ چلے گی۔

۲۰۔ قرآن شریف کو چھوڑ دیں گے۔ ۲۱۔ وفا اور اُنس نہ رہے گی۔

۲۲۔ جس سے بھلائی کی جائے گی۔ وہی فریب کاری کرے گا۔

فرمایا: ایمان اور اسلام مل کر دین بنا ہے۔ دین باطن کو صاف رکھتا ہے اسلام ظاہری شکل کو درست رکھتا ہے اور افعال و اقوال کی اصلاح کرتا ہے۔

فرمایا: بڑے بڑے نام رکھتے ہیں، حفیظ اللہ، کلیم اللہ مگر عمل دیکھو تو سب الٹ پلٹ ہیں۔

فرمایا: قرآن شریف کا ہر نقطہ، زیر، زبر، پیش اپنی اپنی جگہ پر جامع ہے۔ ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن شریف رسمی طور پر پڑھا اور پڑھایا جائے گا۔ مرد و عورت پڑھنے والے زیادہ ہوں گے۔ لیکن عمل نہیں ہو گا۔ مسجدیں زیادہ ہوں گی۔ مگر نمازی کم ہوں گے۔ عالموں کے قدموں سے فتنے اُٹھ کر جہاں میں پھیلیں گے۔

فرمایا: ایک زمانہ آئے گا نیکی سے روکے جاؤ گے۔ بدی کا رواج دیا جائے گا۔ اُس وقت بردبار بندہ بھی حیران رہ جائے گا۔

Marfat.com

فرمایا: جمعہ کے دن شیاطین کثرت سے گردش کرتے ہیں اور جمعہ کے لیے تیاری اور نماز جمعہ پڑھنے سے روکنے کی بے حد کوشش کرتے ہیں۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اس قدر سچا تھا کہ حضورؐ سے پہلے سب سچے دینوں کو بھی منسوخ کر دیا تو بھلا جھوٹے دینوں کی کیا حیثیت تھی۔

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کے علاوہ جنوں کے بھی رسولؐ ہیں۔

فرمایا: آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے رسولؐ تھے۔

فرمایا: ؎
گر نبودے ذات پاکت را وجود
کن نگفتے خالق ارض و سما

فرمایا: جو شخص صبح اُٹھتے ہی دنیاوی امور میں پڑ جائے گا اُس سے خُدا راضی نہیں ہوتا۔

فرمایا: ؎
خدایا بہ رحمت ببیں سوئے ما
کہ فردا نہ گردد خجل روئے ما

فرمایا: کھانا کھاتے وقت یہ دیکھ کہ حلال کا ہے یا حرام کا۔ ہر لقمہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو۔

فرمایا: ارشاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ نیکی کر کے تصور کریں گے کہ بس مقبول ہو گئی ہے۔ توبہ کے لیے کہیں گے کہ ابھی کافی عمر پڑی ہے۔

فرمایا: تمام پیغمبر علیہم السلام عادات درست کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے کیونکہ قیامت کے دن فیصلہ عادات پر ہوگا اس لیے عادات کو درست کرنا اشد ضروری ہے۔

لہ یا اللہ اس دنیا میں مجھ پر نظر رحمت رکھ تاکہ اگلی دنیا میں شرمسار نہ ہوں۔

Marfat.com

۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء، بروز جمعۃ المبارک

۳۰ رمضان المبارک برائے ادائیگی جمعہ خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوا۔ یہ آخری جمعہ ماہ رمضان المبارک کا تھا بدیں وجہ خلقت کا اجتماع کثیر تھا۔ آپ تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد:۔

فرمایا: وہ اللہ ہی ہے جس نے دینِ حق کے ساتھ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ حضور ہی کی خاطر ایجادِ دو عالم ہُوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس دین کو سب پر غالب رکھیں گے۔

فرمایا: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں تو ربّ العالمین بھی راضی ہیں۔

فرمایا: پچھلے زمانے کے چور بھی غیرت اور برکت والے ہوتے تھے۔ (غریب اور ضعیف کو تنگ نہ کرتے تھے۔ اپنے ہمسایہ اور گاؤں میں چوری نہ کرتے تھے)

فرمایا: اللہ تعالےٰ کو سوز و گداز اور درد بھرے دل کے ساتھ یاد کرنا چاہیئے۔

فرمایا: ہر کام کے لیے محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر محنت کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

فرمایا: خشک بیج کو اُگانا پھر اُس سے پھل اور پھُول پیدا کرنا اُسی مالک الملک کا کام ہے۔

فرمایا: دنیا ایک طرح تو بہت اچھی ہے، چونکہ اسی دنیا میں پیغمبر علیہم السلام تشریف لائے اور اسی میں سردارِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

فرمایا: پہلے رسالت بعد توحید۔ اگر رسالت کے تابع نہ ہوگا تو توحید سے دُور ہو جائیگا۔

Marfat.com

فرمایا: اب پیری مریدی بھی ٹھگ بازی بن گئی ہے۔

فرمایا: شادی صرف دودھ کے ایک پیالہ سے بھی ہو سکتی ہے، پھر اتنی فضول خرچی کیوں؟

فرمایا: سرود سننا کوئی جائز تو نہیں۔ سرود میں ہوتا کیا ہے۔ ویسے ہی ہر ساعت کے ساتھ اللہ کو یاد رکھے اور دل میں نقش کر لے۔

فرمایا: بادشاہ اپنی جگہ، مگر اسلام کو چھوڑ کر اس کی پیروی مت کرو، کیونکہ تم یہود نصاریٰ ہو جاؤ گے اور تمہیں خبر تک نہ ہو گی۔

فرمایا: انگریز کی ساختہ چیزوں سے پرہیز چاہیئے۔ دیسی اشیاء کی طرف رغبت پیدا کرو۔ اس میں برکت ہو گی۔ (فی زمانہ لوگ بیرونی ممالک کی چیزوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور ملکی اشیاء کی قدر نہیں کی جاتی۔ اعلیٰ حضرتؒ نے اپنی ملکی اشیاء کی اہمیت بتائی ہے، مؤلف)

فرمایا: تلوار ہاتھ میں ہو تو منکرانِ سنت کی گردن ماردی جائے۔

فرمایا: نیک کام کرنے والے اور نیکی کی تلقین کرنے والے کو درجۂ عظیم ملے گا۔

فرمایا: ترکِ دنیا سے یہ مراد نہیں کہ جنگل میں چلے جاؤ بلکہ "ہتھ کار ولے، دل یار ولے" ہر سانس کے ساتھ اس کی یاد ہو۔ اللہُ، اللہُ، اللہُ۔

فرمایا: ارشادِ نبویؐ ہے جو شخص نیک وسائل سے روزی کما کر بال بچوں کا پیٹ حلال طریقے سے پالتا ہے۔ اس کو مثل خیرات کے ثواب ہو گا۔

فرمایا: صف بندی کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس بارے میں تاکیدی حکم ہے۔

فرمایا: مسلمانوں کی ہر طرح سے امداد کرنی چاہیئے تاکہ یہ غیروں کی طرف رجوع نہ کریں۔

آپ ایک بجے وعظ شریف کے لیے کھڑے ہوئے، اڑھائی گھنٹے نہایت جوش سے مواعظِ حسنہ بیان فرمائے، اتنی دیر وعظ فرمانا کچھ آسان کام نہیں۔ عام انسان اتنی دیر وعظ و تقریر نہیں کر سکتے۔ یہ محض روحانی طاقت کا کمال تھا۔

Marfat.com

۶ر اپریل ۱۹۲۸ بروز جمعۃ المبارک

برائے ادائیگی نماز جمعہ و زیارت شیخ کامل شرق پور شریف حاضر ہوا۔ آپ مکان شریف تشریف لے جا چکے ہیں۔ لہٰذا آج کا جمعہ آپ کے پیارے بھائی حضرت میاں غلام اللہ صاحب نے پڑھایا۔ آپ نے بھی کمال کر دیا۔ حاضرین کو خیال تھا کہ ابھی ابتدائی زمانہ ہے شاید کوئی بات نہ بنے۔ مگر آپ نے کمال ہمت اور خداداد قابلیت کی وجہ سے نہایت پر تاثیر وعظ شریف فرما کر حاضرین کو گر دیدہ کر لیا۔ حمد و ثنا کے بعد سورہ کوثر کی تفسیر و تشریح نہایت عالمانہ اور موثر انداز سے فرمائی۔ حاضرین پر آپ کا رعب و جلال طاری تھا۔

فرمایا: دُنیوی معاملات میں سادگی اور دیانت داری ہونی چاہیئے۔

فرمایا: ہمہ افعال و اقوال شرع محمدیؐ کے مطابق ہونے چاہئیں۔

فرمایا: مسلمانوں کو تجارت کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ انگریز تجارت کرتے کرتے ہندوستان کے مالک بن بیٹھے ہیں۔

فرمایا: تبلیغ اسلام میں کوشش کرنی چاہیئے۔

فرمایا: نماز کی پابندی بہ دل و جان چاہیئے۔ نماز پڑھنی بھی کسی اللہ کے بندے سے سیکھنی چاہیئے۔ نماز میں خضوع و خشوع بدرجہ اتم چاہیئے۔

فرمایا: ظاہر کا وضو تو کر لیا باطن کا وضو بھی کسی اللہ کے بندے سے کرنا سیکھ لو۔

فرمایا: قربانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر شئے قربان کرنے سے دریغ نہ کرنا۔

فرمایا: ہمہ انبیاء در پناہ تو اند — مقیم درِ بارگاہِ تو اند
تو ماہِ منیری ہمہ اختر اند — تو سلطانِ ملکی ہمہ چاکر اند

فرمایا: جب مسلمانوں میں اخوت اور محبت کا جذبہ تھا تو اُس وقت انہوں نے روم، سپین، ترکی، مصر اور دیگر بڑی بڑی سلطنتیں فتح کر لی تھیں، تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔

Marfat.com

فرمایا: مسلمان کا دین اور دنیا ایک ہے، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ؕ

فرمایا: اسلام ہی ایک ایسی طاقت ہے جس کے سامنے باقی سب طاقتیں نابود ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اسلام میں پوری طرح سے داخل ہو جاؤ گے تو تم کو بادشاہی عطا کر دی جائے گی۔ یہی وجہ تھی کہ جب مسلمان اس ہدایت پر عمل پیرا ہوتے تو وہ فاتح کہلائے۔ بڑی سے بڑی طاقت اُن کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔

فرمایا: عزت اور ذلت دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جو نیک اعمال کرے گا، اور اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرے گا اور جو اللہ کے رسولؐ کو راضی رکھے گا اُسے عزت ملے گی، بصورتِ دیگر اس کے لیے ذلت ہے۔

فرمایا:[۱] اللہ تعالیٰ کی شان ربّ العالمین ہے — حضورؐ کی شان رحمۃ اللعالمین ہے
اللہ تعالیٰ لیس کمثلہٖ شیئٌ ہے — حضورؐ کی شان انّا اعطینٰک الکوثر ہے
اللہ تعالیٰ کی صفت الرّؤف الرحیم ہے — حضورؐ کی صفت بھی رؤف رحیم ہے
اللہ تعالیٰ کی صفت العلیّ العظیم ہے — حضورؐ کی صفت علیٰ خلقٍ عظیم ہے

○

۱۳ اپریل ۱۹۲۸ بروز جمعۃ المبارک

بہ نیت ادائے نماز جمعہ و دیدار حضرتؒ بصد ذوق و شوق شرق پور شریف حاضر ہوا۔ آپ نہایت پُروقار انداز سے تشریف لائے۔ حمد و ثنا کے بعد:

فرمایا: اپنی خواہشاتِ نفسانی کو روکنا بڑی ہمت کا کام ہے۔ دراصل یہی جہادِ اکبر ہے۔

فرمایا: ارشادِ نبویؐ ہے کہ اچھا کھانا اور اچھا پہننا تکبر پیدا کرتا ہے۔ جس میں تکبر ہوگا ایمان نہ ہوگا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ

---

[۱] تمام انبیاء آپؐ کے تابع ہیں اور اس کی درگاہ کے دربان ہیں تو چودھویں کا چاند ہے باقی سب ستارے، تو شمع ہے بادشاہ ہے باقی سب تیرے نوکر چاکر ہیں۔

Marfat.com

اچھا کھانا اور پہننا چھوڑ دیا جائے۔ فرمایا: نہیں، اللہ تعالیٰ خود جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے مگر اپنی حیثیت سے بڑھ کر نہیں ہونا چاہیئے۔

فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! سبحان اللہ! پڑھنا بہت درجہ رکھتا ہے۔ اسی میں بے شمار فوائد ہیں۔ استغفار بھی بکثرت پڑھنا چاہیئے۔

فرمایا: اللہ کا ذکر اللہ، اللہ، اللہ سب اذکار سے افضل ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہم سے ہوتا کچھ نہیں۔ مُومُو اثر ہونا چاہیئے۔

فرمایا: دین کی خاطر ہر طرح کی مصیبت اور طعنہ برداشت کرنے والے کو اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ملے گا جو اسی کا حصہ ہوگا۔

فرمایا: اللہ کی قسم نہیں اُٹھانی چاہیئے۔

فرمایا: مخلوق کا سوالی نہ ہو خالق کی طرف رجوع ہو اور اُسی سے سوال ہو۔

فرمایا: ہر چیز اپنے رب سے مانگ۔ جو کچھ تیری قسمت میں ہوگا، مل کر ہی رہے گا۔

فرمایا: ارشادِ نبویؐ ہے کہ رات کو اللہ کے حضور قیام کرنے کی جبرائیل علیہ السلام نے اتنی تاکید فرمائی کہ گمان ہُوا کہ شاید سونا حرام ہو گیا ہے۔ عورتوں کے حقوق کے لیے اتنی تاکید فرمائی کہ گمان ہُوا کہ شاید طلاق حرام قرار دے دی گئی ہے۔ مسواک کرنے کی اتنی تاکید فرمائی گمان ہُوا کہ شاید مسواک کے بغیر نماز جائز ہی نہیں رہی۔

فرمایا: گھر میں عورتوں کو خرچ کی تنگی نہ دینی چاہیئے۔ گھر کا خرچ کھلا ہونا چاہیئے مگر فضول خرچی کی حد تک نہ ہو۔

فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سے ڈر اور خوف کی وجہ سے سب نڈھال ہوں گے۔ مگر بعض لوگوں کے چہروں سے نور برستا ہوگا۔ لوگ حیران ہو کر گمان کریں گے کہ یہ تو شاید کوئی پیغمبروں کا گروہ ہے۔ مگر معلوم ہوگا کہ یہ گروہ تو اللہ کا ذکر اللہ، اللہ، اللہ کرنے والوں کا ہے۔

(اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے دل کو پاک اور صاف کر دیں۔ دنیا کی محبت

Marfat.com

اور میل کچیل دور فرمادیں۔ تاکہ ہر طرح سے طبع پاک ہو جائے۔ نفسانی خواہشات اور لذاتِ بدنی فانی ہو جائیں۔ یکسوئی اور محویت نصیب ہو جائے تاکہ اسمِ ذات دل میں منقش ہو کر انوار و اسرارِ الٰہی سے اندھیر کوٹھڑی روشن ہو جائے (بندہ خدا بخش)

فرمایا: سینہ کے اندر دل، نفس اور روح ہے۔ اسی کے اندر حسد، کینہ، تکبر، امید اور بغض ہے، ان سب کو جلا کر راکھ کرنے والا کلمہ شریف ہے۔ (رات کو سوتے وقت تین دفعہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ پھر لا الٰہ الا اللہ اور پھر کلمہ شریف پورا پڑھا جائے۔)

فرمایا: جسمانی بیماری کے علاج کرنے والے طبیب تو کافی ہیں، مگر دل کی بیماری کا علاج کرنے والا کوئی حکیم نہیں ملتا۔

فرمایا: جو دردِ دل کا مریض ہو اُس کا علاج دیدارِ یار سے ہو سکتا ہے۔

فرمایا: جب عظمتِ الٰہی دل میں موجود ہو تو پھر کس کی مجال ہے جو اُسے ہراساں اور پریشان کر سکے۔

○

۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء

دن کے بارہ بجے کے قریب دل بہت اداس ہو گیا۔ یہی جی چاہتا تھا کہ اُڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاؤں ؎

بے تو آنم آرامِ جانم زندگانی مشکل است
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است[1]

---

[1] سیدنا عمر فاروق سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا اللہ کے بندوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو شہید نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن قربِ الٰہی کی وجہ سے انبیاء اور شہدا ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہمیں بتائیے وہ کون ہیں ان کے اعمال کیا ہیں تاکہ ہم ان لوگوں سے محبت کریں، فرمایا وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں کہ ان میں کوئی رشتہ ہے اور نہ مالی منفعت۔ بخدا ان کے چہرے سراپا نور ہوں گے اور نور کے ممبروں پر ان کو بٹھایا جائے گا دوسرے لوگ خوف زدہ ہوں گے اور انہیں کوئی خوف نہ ہو گا۔

Marfat.com

اُسی وقت چک ۱۰۰؍ سے روانہ ہوگیا، تقریباً چار بجے بعد دوپہر شرقپور شریف پہنچ گیا۔ آپ کی مسجد میں حاضر ہوکر سیدھا بیٹھک شریف میں پہنچا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جناب دین محمد صاحب نے فرمایا۔ اوپر چلو۔ شرفِ زیارت نصیب ہوتے ہی یک گونہ سکون و اطمینان نصیب ہوگیا۔ عصر کی نماز کا وقت قریب تھا۔ چند پروانے پہلے ہی سے شمع کے نور سے مستفیض ہو رہے تھے۔ ان کی اصلاح ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ چلو نماز پڑھیں۔ سب حضرات چل دیئے۔ بندہ سب کے بعد اُٹھا۔ آپ میرے پاس تشریف لائے۔ محبت کی نظر سے دیکھا۔ فرمایا۔ طبیعت اچھی ہے اسی طرح خیال سے بیٹھنا چاہیئے۔ فرمایا۔ رہنا ہے یا جانا ہے۔ عرض کی۔ رہنا ہے۔ بعد نماز عصر پھر زیارت نصیب ہُوئی۔ اُسی دن کا واقعہ ہے کہ ایک سفید ریش شخص جو کہ کوئی شہری معلوم ہوتا تھا۔ اس کے سیاہ رنگ کے بوٹ کو اپنے دستِ مبارک سے سفید رنگ کے رومال میں لپیٹ کر اس کے حوالہ کرکے اپنے پاس سے سادہ جوتی عطا فرمائی۔

صبح کی نماز اور درود شریف سے فارغ ہوکر آپ کی بیٹھک میں پہنچا ایک حافظ صاحب اور ایک عالم صاحب پہلے موجود تھے بندہ سے فرمایا کہ اوپر سے تفسیر قادری لے آؤ۔ آپ نے پارہ ۵ سورۃ النساء کے ثلث میں سے چند آیات دکھائیں اور بندہ کو فرمایا کہ تم پڑھو اور باقی غور سے سنیں۔ اُس دن آپ کے پاس رہنے کا بہت وقت نصیب ہُوا۔ جو دیکھا سو دیکھا۔ بیان نہیں کر سکتا۔ آپ کے حُسن و جمال، رعب و جلال، حُسنِ انتظام ہر سُو۔ ہر پہلو بدرجہ کمال تھا۔ ہر بات اور ہر اشارہ اپنی جگہ نہایت پُرمعنی تھا۔ اسرار و رموز اور کیفیاتِ روحانی جو وارد ہو رہی تھیں ان کو بیان کرنے کے لیے یارا نہیں۔

گناہگار گناہوں سے بھرپور حاضر ہوتے ہیں، آپ نہایت محبت اور

لہ تیرے بغیر زندگی مشکل ہے۔ تیرے جمال کے دیدار کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

Marfat.com

پیار سے سب کی کثافتیں دُور فرما رہے ہیں۔ خوش نصیب ہیں، وہ لوگ جنہیں ہر روز شرفِ زیارت نصیب ہوتا ہے۔ مگر ہر شخص اپنے اپنے مقدر اور صفائی باطن کے مطابق فیض آپ سے حاصل کرتا ہے۔ آپؒ کا احسانؒ جو مجھ پر ہُوا، ایسا شاید ہی کسی اور پر ہُوا ہوگا ۔

؎ گر بر تنِ من زباں شود ہر مُو　　　احسان ترا شمار نتوانم کرد

آج پتہ چلا کہ اس شعر کی اصل کیا ہے ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاءؒ　　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

فرمایا: کلمہ شریف میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو ایک ہی سانس میں دو مرتبہ کہے اور تیسری مرتبہ اُسی سانس میں کلمہ تمام پڑھے۔

فرمایا: کئی آدمی موت سے ڈرتے ہیں اور کئی آدمی خوش ہوتے ہیں۔

فرمایا: دن گذرا رات آئی۔ رات گذری دن آیا اور یوں قبر کی طرف سفر جاری ہے

فرمایا: قرآن شریف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت سے بھرا پڑا ہے۔

؎ تفسیر عزیزی اور رُوح البیان میں درج ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص پیلے رنگ کے جوتے پہنے، انشاءاللہ اس کے غم دُور ہوں گے اور وہ خوش و خرم رہے گا۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جو کوئی لگاتار پیلے جُوتے کے سات جوڑے پہنے وہ انشاءاللہ رنج سے نجات پائے۔ عبداللہ ابن زبیر اور دیگر بزرگوں نے سیاہ رنگ کا جوتا منع فرمایا۔ کیونکہ اس سے رنج و غم پیدا ہوتا ہے۔ خیال رہے۔ سرخی اور زردی سیاہی اور سفیدی اور سبزی ان پانچ رنگوں کے جُدا جُدا خاصے ہیں۔ سُرخی میں جمال ہے۔ زردی میں خوشی۔ سبزی میں بزرگی سفیدی میں خوبی و افضلیت اور سیاہی میں وحشت و رنج و غم (تفسیر عزیزی) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر سیاہ چیز بُری ہے بلکہ سیاہ جوتہ بہتر نہیں

Marfat.com

بندہ نے عرض کی تفسیر حسینی مل گئی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اسے غور سے پڑھا کرو (اس تفسیر کو آبا جان نے اڑھائی سال میں پڑھا اور جگہ جگہ مقام غور حاشیہ پر لکھا اور جہاں کہیں حضورؐ کا نام آیا وہاں اپنی قلم سے صلی اللہ علیہ وسلم لکھا (مؤلف) سوا پانچ بجے فرمایا۔ اب جاؤ السلام علیکم۔ بعد از اجازت وہاں سے دس میل کا فاصلہ پیدل طے کرتا ہُوا مغرب کے وقت گاؤں میں پہنچ گیا اور نمازِ مغرب اپنی مسجد میں خود پڑھائی۔

○

۴ مئی ۱۹۲۸ء بروز جمعۃ المبارک

جناب ثاقب صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول شرق پور شریف کا رقعہ آیا کہ مع چند چیدہ چیدہ طلباءٔ شرق پور شریف پہنچو۔ بندہ شرق پور شریف بارہ بجے کے قریب پہنچ گیا۔ اس دن سخت دھوپ تھی۔ آپ کی مسجد میں حاضر ہُوا۔ ایک عرب نوجوان قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا۔ عجیب اندازِ تلاوت تھا۔ دل و رُوح ایمان سے تازہ ہو گئے۔ نہایت وجد آور منظر تھا۔ ایسا منظر قبل ازیں دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ آپ تشریف لائے۔ بعد حمد و ثناء۔

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جمعہ کی سخت تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ جہاد سے بھی زیادہ تاکید فرمائی ہے۔

فرمایا: رزق حلال کھانا چاہیئے یہ نیکی کی طرف کشش کرے گا۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے دنیا بے فائدہ پیدا نہیں کی۔

فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے کسی فعل سے دوسرے کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

فرمایا:ؔ
ہو فنا ذات میں کہ تُو نہ رہے
تری ہستی کی رنگ و بُو نہ رہے

ؔ آپ کے ہر مرید کا یہی دعویٰ ہے

Marfat.com

اس قدر اس میں ڈوب لے صابر
کہ بجز ہُو کے غیر ہُو نہ رہے

فرمایا: جو اپنی خواہشوں کے تابع ہو جائے وہ انسان نہیں رہتا بلکہ مثل کتے کے ہو جاتا ہے۔

فرمایا: جو فساد کے زمانہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہو گا قیامت کے دن آقائے نامدار اس کی خود شفاعت کریں گے۔

فرمایا: ایک ناجائز اور بدعادت کا ترک کرنا کئی سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ مگر اس کی طرف توجہ اور دھیان نہیں۔

فرمایا: مسلمان کی یہ صفت ہے کہ وہ نیک کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں اور بُرے کاموں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

فرمایا: یہود و نصاریٰ سے ظاہر اور باطن میں کوئی تعلق نہ رکھو۔

وعظ شریف ختم کرنے کے بعد اُسی عربی سے فرمایا کہ جماعت کرائیں انہوں نے جماعت کرائی۔ بعد نماز جمعہ ایک مولوی صاحب خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ مولوی فاضل کا امتحان دینا ہے فیس مبلغ انیس روپے جمع کرا دی ہے اور اب آپ سے اجازت طلب کرنے آیا ہُوں۔ غالباً مقصد ملازمت کا حاصل کرنا تھا۔ آپ نے منع فرمایا اور کہا نصاریٰ بن جاؤ گے۔ اس نے عرض کی۔ جی ایسا نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ زبانی پلاؤ نہیں پک سکتا۔ جب تم ان کے سکول میں ملازم ہوگے۔ ان سے تنخواہ لوگے۔ ان کا ادب کروگے۔ ان کے پاس رہوگے تو ان کے طریقہ میں داخل ہوگئے پھر نصرانی تو ہو گئے۔ اس لیے اس سے پرہیز کرو۔ اُس نے اُسی وقت توبہ کر لی۔

○

۱۵ جون ۱۹۲۸ء بروز جمعۃ المبارک

۱۵ جون ۱۹۲۸ء بروز جمعہ شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ قطب زماں کی دید

Marfat.com

کے لیے روح بے تاب تھی، ہر لحظہ آپ کی آمد آمد تھی۔ آنکھیں بے قرار تھیں کہ کب جمالِ یار نصیب ہوگا۔ انتظار کی گھڑیاں طویل سے طویل تر ہوتی جاتی تھیں۔ اور بے چینی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ مگر افسوس آج آپ مسجد میں تشریف نہ لا سکے۔ آپ کی طبیعت مبارک علیل تھی۔ اس خبر کے ملتے ہی آپ کے پروانے داغِ مفارقت میں تڑپ اُٹھے ؎

آرزو عاشقاں دیدار ہے   دیدِ جاناں کے جز انہیں کام کیا ہے

جنت ان کی وصالِ یار ہے   دوزخ ان کی فرقتِ یار ہے

آپ کی اجازت سے جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ چند احادیث بیان فرمائیں۔ جماعت کرائی اور یہ فرض پورا فرمایا۔ بعد ازاں آپ کے برادرِ مکرم حضرت میاں غلام اللہ صاحب نے سورہ فاتحہ کی ڈیڑھ گھنٹہ تک تفسیر و تشریح فرمائی۔

○

۲۹ جون ۱۹۲۸ء بروز جمعۃ المبارک

بروز جمعہ بصد اشتیاق دیدار جناب اعلیٰ حضرت صاحب شرق پور شریف پہنچا۔ میرے ہمراہ عزیزم برکت علی اور مولوی نواب الدین صاحب بھی تھے۔ چونکہ اعلیٰ حضرت کی طبیعت بوجہ سخت گرمی علیل تھی۔ لہٰذا یہ جمعہ بھی جناب عبدالرحمٰن صاحب نے پڑھایا۔ مگر دل سب کے پژمردہ تھے۔ حیران و پریشان تھے۔ آپ کی جدائی میں بے تاب تھے، وہ آنکھیں جو آپ کو دیکھ کر ٹھنڈک حاصل کرتی تھیں آج محروم تھیں۔ بھلا یہ جُدائی کیسے برداشت ہوگی۔ یا اللہ رحم فرما۔

بعد نمازِ جمعہ آپ کے دروازے تک رسائی ہوئی مگر بار نہ ملا۔ شکر صد شکر کہ آپ کے دروازہ مبارک کی زیارت تو نصیب ہوگئی۔ مولا کریم اپنے فضل سے پھر فیض بدستورِ سابق جاری فرما اور آپ کو صحتِ کاملہ جلد از جلد عطا فرما۔ آمین۔

Marfat.com

آپ کی طبیعت کئی ماہ سے علیل تھی۔ دراصل آپ کی بیماری کا کسی کو بھید نہ تھا۔ آپ کے جاں نثار سخت پریشان تھے۔ چند احباب کی رائے کے مطابق آپ کو کشمیر (سری نگر) لے جایا گیا۔ وہاں آپ کا جی نہ لگا۔ آپ لاہور تشریف لے آئے اور چوٹی کے اطباء و حکماء نے علاج کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ مگر وہاں تو حالت ہی کچھ اور تھی، سب حکماء و اطباء عاجز تھے۔

ع از سر بالینِ من برخیز اے ناداں طبیب
درد مندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست

مریضِ عشق کا کوئی علاج نہیں۔ اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ اللہ کا وصل حاصل ہو جائے۔ اس بھید کو کون جانے۔ اس سرّ کو وہی جانے جو جانے۔ جب آپ سری نگر تشریف لے گئے تو ایک پروانہ جُدائی کے غم میں پڑھ رہا تھا۔

ع نہ مقدوری ترا دیدار دیدن ندارم طاقتِ ہجرت گزیدن
نمیدانم چہ سازم چارہ ایں ورائے در فراق تو تپیدن

○

۲ راگست ۱۹۲۸

آج مورخہ ۲ راگست ۱۹۲۸ء کو پھر شرق پور شریف برائے دیدار اعلیٰ حضرت صاحب شرق پور شریف حاضر ہُوا۔ آپ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور کشمیر سے واپس آنے کے بعد حالت کچھ زیادہ ہی خراب ہو گئی ہے۔ مگر اب بفضلِ خدا طبیعت روبصحت ہو رہی ہے۔ مگر ظاہر بینوں کو حالت تسلی بخش نظر نہیں آ رہی اور حکیم و طبیب بھی سب عاجز آ چکے ہیں۔ دراصل اولیاء اللہ کی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہوتی ہے۔ کافی دیر پہلے کھانا پینا ختم ہو جاتا ہے۔ اُس وقت ان کی خوراک صرف دیدار الٰہی ہوتی ہے۔ دو تین روز سے حضرت میاں صاحب نے اب آنکھیں بند فرمائی ہُوئی ہیں۔ نہ جانے اندر ہی اندر کیسے جلوے دیکھ رہے ہیں۔ جناب

Marfat.com

دین محمد صاحب اور آپ کے پروانے کثیر تعداد میں آپ کے ارد گرد حیران و پریشان بیٹھے ہوتے ہیں، بندۂ ناچیز جب حاضر خدمت ہوا تو آپ نے حدیث شریف پڑھی اور مطلب بھی بڑی زور بیانی سے فرمایا۔ پھر قرآن شریف کی آیات پڑھیں ایک ماہ وصال سے قبل آپ نے خالص اُردو میں کلام کرنا شروع کر دیا تھا بخار کی حرارت نہایت تیز تھی۔ بعض اوقات درجۂ حرارت ۱۰۸ درجہ فارن ہیٹ سے بھی بڑھ جاتا تھا۔ اطبا کا متفقہ خیال اور تشخیص تھی کہ آپ کو کوئی جسمانی بیماری نہیں۔ آپ عشقِ الٰہی کے مریض ہیں جس کا فہم و ادراک ہم کور باطن نہیں کر سکتے۔ اس کیفیت کا ادراک آپ کی مثل کا کوئی اور ولی ہی کر سکتا ہے۔ آپ کی عمر شریف ۶۳ سال سے زائد ہو چکی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سے بڑھ رہی ہے، اور اس کا آپ کو بے حد احساس تھا اور فرماتے تھے کہ میری عمر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سے بڑھ گئی ہے۔ گویا وصال میں بھی آپ کی مطابقت کا شدت سے احساس تھا۔ آپ کا درجہ فنائے قلب حقیقی سے بڑھ چکا ہے۔ جب کہ اس مقام پر پہنچنے والے اپنے آپ کو معدوم جانتے ہیں۔ ایسے بزرگ افعال و اقوال کو یقین دل سے اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتے ہیں اور دنیوی حجاب اُٹھ جاتے ہیں۔ عوام کی عقل یہاں عاجز آجاتی ہے۔

۵ ر اگست ۱۹۲۸ء

۵ ر اگست کو پھر زیارت کے لیے شرق پور شریف حاضر ہوا، دل بڑا بے چین تھا۔ صبح ہی گھر سے روانہ ہو گیا اور ۹ بجے کے قریب آپ کی مسجد شریف میں پہنچا وہاں سے اسی وقت بیٹھک میں حاضر ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بالا خانہ میں جانا نصیب ہوا۔ زیارت مبارک نصیب ہوئی۔ آپ کی صحت بے حد کمزور ہو چکی تھی۔ مادی خوراک بند ہو چکی ہے۔ زود ہضم خوراک دی جاتی ہے۔ مگر طبع نازک

Marfat.com

برداشت نہیں کرتی۔ دراصل یہ بھی بزرگوں کا ایک درجہ ہوتا ہے۔ تذکرۃ الاولیاءؒ میں ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ موت سے قبل تو خوراک سے طاقت پہنچتی ہے اور بھوکے رہنے سے کمزوری ہوتی ہے مگر وصالِ خدا کے شوق میں ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ خوراک کھانے سے کمزوری بڑھتی ہے اور نہ کھانے سے پوری طاقت ہوتی ہے۔

آپ نے فرمایا۔ خدا حافظ! اللہ کریم ہدایت کی توفیق دے۔ اب جاؤ۔ اُس وقت صبح کے دس بج رہے تھے۔ اُس وقت باہر سے آنے والے ہم تین اشخاص تھے۔ ایک بندہ ناچیز۔ ایک صاحب قصور سے اور تیسرے شیخوپورہ سے تھے جن کا نام عبداللہ تھا۔ حسب الارشاد ہم پژمردگی کے عالم میں لوٹ آئے اور بندہ ڈھائی بجے بعد دوپہر چک ۷۱ واپس پہنچ گیا۔ یا اللہ! بندۂ عاجز کے شفیق و غمخوار رہبرِ دین و دنیا کا سایہ مجھ پر تاقیامت قائم و دائم فرما۔ آمین

○

۷ اگست ۱۹۲۸ کو بعد نمازِ فجر والدہ محمد سعید (مؤلف) شوقِ زیارت لیے ہوئے شرق پور شریف حاضر ہوئی۔ زیارت نصیب ہوئی۔ واپس آ کر بتایا کہ قدرے افاقہ ہے تو یہ خوش خبری سن کر سوزِ دل کو مانند آبِ خنک ٹھنڈک اور راحت ہوئی۔

۱۸ اگست ۱۹۲۸ء کو پھر طبیعت بڑی اداس ہوئی اور اُڑتا ہُوا اپنے رہبرِ کامل کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوا۔ الحمدللہ۔ شرفِ دیدار سے مشرف ہُوا۔ بظاہر طبیعت رو بصحت نظر آتی ہے مگر مرض کا پتہ کسی کو نہیں چل رہا۔ ۱۹ اگست ۱۹۲۸ء بوقتِ شب حاضرین سے فرمایا تمہیں کعبہ و بیت المقدس نظر نہیں آتا عرض کی۔ جی نہیں۔ فرمایا: تمہاری آنکھوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایک عالم نے آپ کی خیریت پوچھی۔ فرمایا: تب خیریت ہو گی۔ جب نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں آ جائیگا۔

Marfat.com

۲۰ اگست ۱۹۲۸ء بروز پیر ساڑھے گیارہ بجے رات حضرت قبلہ میاں صاحبؒ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے عالمِ قدس میں پہنچ گئی اور یوں آفتابِ ولایت پینسٹھ برس دو ماہ کی عمر پا کر ہم سے ہمیشہ کے لیے جُدا ہو گیا۔

صورت از بے صورتی آمد بروں   باز شد انا الیہ راجعون (مؤلف)

نمازِ جنازہ اگلے روز ۲۱ اگست بوقت چار بجے سہ پہر ہوئی۔ بہت طویل انیس قطاریں تھیں۔ تقریباً نو دس ہزار کا اجتماع ہوگا۔ نمازِ جنازہ سے پہلے قبلہ حضرت سید نور الحسن شاہ صاحب کیلیانوالے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ خاموشی سے میری بات سنو۔ متوجہ ہو جاؤ۔ جونہی آپ نے لفظ "متوجہ" فرمایا، تو یک لخت سب کے دل یکسو ہو گئے۔ ایسا سکوت طاری ہو گیا کہ سانس کی آواز تک سنائی نہ دیتی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ نمازِ جنازہ کے بعد سب بھائی نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ آپ سب کو جی بھر کر دیدار کرائیں گے۔ جو بھائی یہاں تشریف لا چکے ہیں ان کو ضرور زیارت کرائی جائے گی۔ یہ آخری حق خدمت ہمارے ذمہ ہے۔ چنانچہ آپ کا حسنِ انتظام قابلِ تحسین تھا سب نے خوب جی بھر بھر کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار کیا۔ آپ پر ایک ایسا عالمِ نورانی طاری تھا جو محض دل والے ہی محسوس کر سکتے تھے۔ نمازِ جنازہ حضرت صاحبزادہ مظہر قیوم صاحب نے پڑھائی۔ آپ کی وصیت کے مطابق بوقت شام قبرستان ڈاہراں والا میں آخری آرام گاہ میں منتقل کر دیا گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

از وجود خود را باز جنت ساختی   زیں جہاں رفتی و مارا در الم انداختی

آپؒ کی عمر شریف پینسٹھ ۶۵ سال سے زائد تھی۔ آپ ہمیشہ لاغر اور کمزور رہے آپ اکثر بیمار رہے۔ یہ سب کچھ بوجہ کثرتِ ریاضت تھا۔ آپؒ بڑے خلیق تھے۔ آپ نہایت مہربان تھے۔ ہر ایک مرید یہی کہتا کہ جتنی محبت میرے ساتھ آپ کو

Marfat.com

تھی اور کسی کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔ آپؒ نہایت سخی تھے۔ آپ والدین سے بڑھ کر غم خوار تھے۔ آپؒ ہمہ صفات حسنہ میں اکمل تھے۔

بعد وصال آپؒ کا مزار پُر انوار فیض رسانِ عالم اور منبع روحانیت وطمانیت ہے مشیت ایزدی کے سامنے کسی کو دم مارنے کی جا نہیں۔ ہر ذی رُوح کو موت کا ذائقہ چکھنا پڑے گا مگر اللہ تعالیٰ کے ولیوں کو ہم جیسی موت نہیں آتی۔ وہ تو محض جہانِ فانی سے جہانِ ابدی میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کو بھی ہم گناہگاروں جیسی موت آتی تو مخلوقِ خدا کبھی بھی ان کے مزارات پر حاضری نہ دیتی اور بادشاہان وقت کبھی بھی سلطنت کے استحکام اور اطمینان وسکون حاصل کرنے کے لیئے حاضری نہ دیتے۔ مردہ تو وہ ہیں جن کی قبروں پر ویرانی طاری ہے۔ ان کی قبروں پہ کبھی کوئی فاتحہ خوانی نہیں ہوتی اور آہستہ آہستہ ان کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی موت کا راز عام انسان کے فہم وادراک سے بالاتر ہے وہ چاہے کتنے ہی سکالر، فلاسفر یا سائنس دان کیوں نہ ہوں وہ اولیا اللہ کی ابدی حیات کا راز اور بھید ہرگز نہیں پا سکتے جب خود اللہ تعالےٰ نے فرما دیا ہے کہ "بل احیاءٌ ولکن لا تشعرون" تو انسان کی کیا طاقت اور بساط ہے کہ اس مسئلہ پہ خواہ مخواہ بحث کرتا پھرے۔ حضرت باہوؒ نے کیا خوب فرمایا ہے ع

نام فقیر تنہا دا باہو قبر جنہاندی جیوے ہُو

ؔ آپؒ کی صحیح تاریخ پیدائش کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ والدِ گرامی نے لکھا ہے آپ کی عمر شریف بوقتِ وصال ۶۵ سال دو ماہ تھی۔ اگر ۲۰/۸/۲۸ (تاریخ وصال) میں سے ۶۵ سال دو ماہ تفریق کریں تو جون ۱۸۶۳ تاریخ پیدائش بنتی ہے۔ مگر ماہ جون کا دن اور تاریخ پھر بھی تعین نہیں ہو سکا۔ گویا ۱۸۵۷ کی جنگِ آزادی کے تقریباً چھ برس بعد آپ کی پیدائش ہوئی۔

Marfat.com

مکتوباتِ شیرِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ

قبلہ والد گرامی نے اپنی بیاض میں کچھ خطوط ایسے نقل کئے ہیں جو اعلیٰ حضرتؒ نے وقتاً فوقتاً اپنے خلفا اور مریدوں کے نام لکھے تھے۔ ہو سکتا ہے یہ پہلے قارئین کرام کی نظر سے نہ گزرے ہوں اس لئے یہ تحفہ بھی ناظرین کی نذر کر رہا ہوں۔

بنام جناب مولٰنا مولوی برکت علی صاحب مرحوم مڑھ بھنگواں

ربّ العالمین ہر مسلمان مرد عورت پر اپنے فضل سے رحم فرمائیں اور انجام بخیر فرمائیں۔ آمین۔ نوازش نامہ حضور صدور ہوا۔ از حد مشکور کہ اس عاجز کو آپ نے یاد فرمایا۔ الحمدللہ!

آپ کا نوازش نامہ دیکھ کر از حد شکر مولا کریم کیا۔ کیونکہ جب اللہ جلّ شانہٗ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں پر بارانِ رحمت کرنا چاہتے ہیں تو طلب کا بیج اس کے ارضِ قلب میں دستِ قدرت سے گاڑ دیتے ہیں تاکہ طلب کا پودا بلا کی حرارت اور اُمید کی شبنم سے نشوونما پاکر محبّت کے پھل سے بارآور ہو جس سے بڑھ کر کوئی عزیز القدر چیز اور مقصود نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایسا وصل ہے جو فصل نہیں ہے اور ایسا فصل ہے کہ کوئی اور وصل ممکن ہی نہیں۔ دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ ہر ایک پودا جوں جوں نشوونما پاتا ہے۔ اس کی جڑ بوطلبِ غذا اور منبع نشوونما ہے قوی اور بڑھتی جاتی ہے۔ اس لیے وہ کبھی سیر نہیں ہوتی۔

مولا کریم رحم فرمائیں۔ نیز از حد تاکید ہے کہ بعد فراغت درود شریف عاجز کے لیے دُعا فرمائیں۔

؎ درون جانے جان است بے خبر　　　از تو جہاں پُر شد جہاں است بے خبر

Marfat.com

دنیا یوم چند آخر با خداوند

۱۲ مارچ ۱۹۲۸ء

بنام جناب قاضی محمد امین صاحب گوجرانوالہ

خداوند کریم فضل سے آپ کا اور سب کا انجام بخیر کریں۔ آپ سچ فرماتے ہیں۔ اوّل تو لائق نہیں۔ بجز دعا چارہ نہیں۔ قبول کرنا ربُّ العالمین کے اختیار۔ بیمار ہوں۔ کمزور ہوں۔ باریک پڑھا ہی نہیں جاتا۔ جواب کیا لکھوں۔ آپ جانے مر گیا۔ فقط۔ اللہ تعالےٰ مہربان کا آسرا سب کو ہے۔

اللہ جل شانہٗ بس۔ دنیا یوم چند

(۱۳ر دسمبر ۱۹۲۷ء)

بنام جناب مولوی علی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ حافظ

اللہ کریم کی جو رحمت بال بال پر بے شمار ہو رہی ہے ضرور دیکھیں اور شکر کریں۔ دنیا یوم چند آخر کار با خداوند۔ قرآن شریف کی منزل، غور سے، عمل اور ترقی محبت خداوند کریم کے لیے پڑھیں۔ خداوند کریم سے خداوند کو ہی چاہیں۔ آنکھیں کھولیں کہ آدمی کس غفلت میں پڑا۔ بے قرار ہو کر رات سر سمجھو مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا ہر حال ترقی بہتر ہے۔

ہر حال عمر گزرتی ہے اور حال کم اور شوق بھی زیادہ دن بدن ہونا چاہیے کیونکہ مالک الملک کو ملنا ہے۔

کل فانی = پیارا صاحب لاثانی

Marfat.com

بنام مولوی برکت علی صاحب مڑھ بھنگواں ضلع شیخوپورہ

اللہ حافظ

اللہ کریم کی جو رحمت بال بال پر بے شمار ہو رہی ہے ضرور دیکھیں اور شکر کریں۔ دنیا یوم چند آخر کار با خداوند۔ قرآن شریف کی منزل غور سے، عمل اور ترقی محبت خداوند کریم کے لیے پڑھیں

خداوند کریم فضل سے رحم فرما کر انجام بخیر فرمائیں۔ غریب کو کچھ خیال مدت کا تھا۔ گو لائق نہیں۔ مگر عزیز نے کچھ خیال نہیں کیا۔ بڑی بات تو عمل ہے جو آج کل تہہ دل سے عنقا ہے۔ دین کی طرف خیال کم بلکہ وہ بھی نہیں۔ حب دنیا راس کل۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

بعد نماز گیارہ بار اور سوتے وقت اکیس بار۔ یہ وجود بے سود خود بے علم ہے۔ مگر آپ غور و فکر منزل قرآن شریف روزمرہ اگرچہ کم ہی ہو کیا کریں۔

(واللہ جل شانہٗ بس)

ذیل کے خطوط حضرت قبلہ سید نور الحسن شاہ صاحب کیلیانوالی سرکار اور حضرت کرماں والی سرکار کے ہیں جو بغرض حصول فیض و برکت پیش کیے جا رہے ہیں۔

نقل خط کیلیانوالی سرکار

بنام جناب مولوی برکت علی صاحب مڑھ بھنگواں ضلع شیخوپورہ

رَبُّ العالمین ہر مسلمان مرد و عورت پر فضل سے رحم فرما کر انجام بخیر فرمائیں۔ نوازش نامہ حضور شرفِ صدور لایا۔ الحمدللہ۔ بے حد تعریف واحد کے لیے ہے۔ جس کو واحد کہنے کے لیے زبان نہیں۔ جو بال بال پر بے شمار عنایت سے بے طلب فضل فرما رہے ہیں۔ از حد عاجز ہوں۔ کسی لائق نہیں۔

Marfat.com

دنیا یوم چند آخر کار با خداوند ۔ اللہ جل شانہٗ،

۱۰ ستمبر ۱۹۲۸ء

معمولات شیرِ ربّانی رحمۃ اللہ علیہ

جمعۃ المبارک کے لیئے تیاری

اعلیٰ حضرت قبلہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ جمعۃ المبارک کی تیاری جمعرات ہی کے دن سے شروع فرما دیتے تھے۔ جمعہ کے دن زائرین کا بے پناہ ہجوم ہوتا تھا۔ اُس دن بوجہ مصروفیات خاص خاص آدمی ہی مل سکتے تھے۔ صبح ۹ بجے سے لنگر شروع ہو جاتا تھا اور یہ سلسلہ دن کے بارہ بجے تک قائم رہتا۔ آپ غسل فرماتے سنتیں گھر پر ادا فرماتے۔ عین وقت مقررہ پر مسجد میں تشریف لاتے۔ اُس وقت تک سب حاضرین بھی سنتیں ادا کر چکے ہوتے۔ سب حاضرین مسجد میں دو زانو دم بخود پوری توجہ اور انہماک سے بیٹھے ہوتے۔ آپ محراب کی طرف سیدھے تشریف نہیں لاتے تھے۔ بلکہ دائیں ہاتھ سے ہو کر مصلے پر تشریف لے جاتے۔ اگلی صفوں میں سب نمازی متشرع ہوتے۔ آپ اوّل آدابِ خطبہ بیان فرماتے۔ پھر خطبہ مبارک اور پھر وعظ شریف فرماتے۔ سبحان اللہ! وہ کیا با برکت وقت ہوتا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ سب حاضرین بحرِ توحید میں غوطہ زن ہیں۔ آپ پورے جوش اور رعب سے وعظ فرماتے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک لشکرِ جرّار کے سپہ سالار احکامات جاری فرما رہے ہیں۔ وعظ مبارک نہایت مختصر کلمات مگر معنوں کے لحاظ سے نہایت جامع اور مؤثر ہوتا۔ جب نام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لیتے تو حاضرین پر ایک خاص حالت طاری ہو جاتی تھی۔ دنیاوی معاملات کی صفائی پر بڑا زور دیتے ذکر و اذکار اور معرفت کی باتیں ارشاد فرماتے۔ بعد قعدہ دوسرا خطبہ دیتے۔ بعض اوقات دوسرے خطبہ میں بھی مختصر مسائل ضروریہ ارشاد فرماتے، دو رکعت جمعہ

Marfat.com

پڑھاتے۔ چار رکعت سنت بعد الجمعہ ادا فرمانے کے بعد ظہر تمام روزمرہ کے طور پر ادا فرماتے پھر مراقبہ فرما کر دُعا مانگتے۔ پھر وعظ بیان فرماتے۔ اس طرح تقریباً چار گھنٹے مجموعی طور پر اسرار حقائق ربّانی حاضرین کے لیے بیان فرماتے۔

نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے درمیانی وقفہ کا معمول

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عین نمازِ مغرب کے وقت اپنی مسجد میں تشریف لاتے۔ مغرب کی نماز عموماً کسی اور صاحب کو پڑھانے کے لیے فرماتے۔ ادائیگی فرض کے بعد باقی نماز مسجد کے اوپر چھت پر جا کر پڑھتے۔ نوافل اوّابین بھی وہیں ادا فرماتے۔ پھر عشاء تک مراقبہ فرماتے۔ اُس وقت توجہ بہت زیادہ فرماتے۔ سبحان اللہ! وہ وقت بھی عجیب تھا۔ شنید میں اور دید میں بڑا فرق ہے جو بیان سے باہر ہے اپنے وظائف بھی بہت پڑھتے۔ اوائل میں تو اوراد فتحیہ اُسی وقت تمام پڑھتے پھر اس کا وقت مقرر کر لیا تھا اور بھی بہت کچھ پڑھتے۔ سورہ فاتحہ بھی پڑھتے۔ قصیدہ غوثیہ پڑھتے۔ یہ بھی پڑھتے شیئاً للہ یا شیخ حضرت سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی المدد۔

بعد ازاں یہ شعر پڑھتے:۔

اے نورِ پاکِ کبریا وے وصف ذاتِ مصطفےٰ
صَلِّ عَلےٰ۔ صَلِّ عَلےٰ یا خواجہ شاہِ نقشبند
صدّیقؓ و فاروقؓ۔ عثمانؓ و علیؓ شیرِ خدا
از چار یارت مرحبا یا خواجہ شاہِ نقشبند
اے نقشبند عالم نقشم مرا بہ بند
نقشم چناں ببند کہ گویند نقشبند
شیئاً للہ چوں گدائے مستمند
مدد خواہم از تو یا خواجہ شاہِ نقشبند

Marfat.com

اور یہ شعر بھی پڑھتے :۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ایک دفعہ "مظہر نورِ خدا" پڑھتے، ایک دفعہ "مظہر ذاتِ خدا" پڑھتے۔ پھر دُعا مانگتے۔ بعد دُعا کلمہ شریف اس طرح پڑھتے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ احمد رَسُوْلُ اللّٰہ۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسُولُ اللّٰہ۔ پھر رات کا کھانا آجاتا۔ دسترخوان بچھ جاتا۔ ہاتھ دُھلاتے جاتے اور سُنّت طریقے سے کھانا کھلایا جاتا۔

اُس وقت تین چار بلّیاں بھی آجاتیں۔ ان کے لیے پیالوں میں دودھ ڈال کر رکھ دیتے۔ کھانے کے بعد مسنون دُعا فرماتے۔ دسترخوان اُٹھانے سے پہلے کسی کو اُٹھنے کی اجازت نہ تھی۔ پھر سب کو فرماتے نماز پڑھو۔ اُس وقت آپ سے کسی کو بات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ آپ سنّتیں اوپر ہی ادا فرماتے۔ نیچے درود شریف پڑھنے کے لیے چادر بچھ جاتی اور شمارے (کھجور کی گٹھلیاں) ڈال دیئے جاتے۔ ایک گوشہ آپ کی تشریف آوری کے لیے خالی چھوڑ دیا جاتا۔ آپ تشریف لاکر درود شریف پڑھتے۔ دوزانو نہ بیٹھنے والوں یا ننگے سر والوں کو سخت تنبیہہ ہوتی۔ بعد ختم درود شریف یہ دعا مانگتے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولٰینَا وَ شَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَولٰینَا وَ شَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

کبھی اس درود شریف کی بجائے یہ درود شریف پڑھتے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰینَا وَ شَفِیْعِنَا وَ حَبِیْبِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ سَابِقُ نُوْرُہٗ وَ آخِرُ ظُہُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَجُوْدُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

پھر یہ دُعا پڑھتے :-

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضٰی طَہِّرْ قُلُوْبَنَا (تین بار) مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھَدَتِكَ (تین بار) وَمَحَبَّتِكَ وَ اَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؕ

بعدہٗ یہ اشعار پڑھتے :-

خدایا بدہ شوقِ ذاتِ رسولؐ — بدردِ محمدؐ مرا کن قبول
شب و روز در عشقِ حضرتؐ بدار — ہمہ عمر در وصلِ احمدؐ گذار
حیاتی مماتی ہمہ وقتِ ما — عطا کن وصالِ مرا مصطفٰےؐ
نداریم غیر از تو فریاد رس — توئی عاصیاں را خطا بخش و بس
نگہدار مارا زراہِ خطا (یا اللہ) — خطا در گزار و صوابم نما

کبھی یہاں مندرجہ ذیل اشعار زیادہ فرما لیتے ۔

اے خدا صدقہ کبریائی کا — صدقہ اُس نورِ مصطفائی کا
سیدھے رستے چلائیو ہم کو — پیچ و خم سے بچائیو ہم کو
جب دم واپسیں ہو یا اللہ — لب پہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ظاہر و باطن ہو برائے خدا — نہ چاہیں خدا سے سوائے خدا
دیدۂ بینا ہو ہر اک موئے تن — محوِ تجلّی رہے روح و بدن
اے مرے مولیٰ میرے والی و لی — مجھ کو کر عطا بہ طفیلِ نبیؐ

Marfat.com

اور جو ہیں مسلمان بھائی میرے　　فضل سے انہیں اپنے یہ رتبہ دے
مائیم پُر گناہ تو دریائے رحمتی　　جائے کہ فضل تست چہ باشد گناہِ ما

یارب از سودائے خود دل ریش دار　　زندہ را مردہ بعشق خویش دار
آں چناں با خود بگرداں آشنا　　تا نگردم یک زماں از تو جدا

الٰہی عاصیم استغفر اللہ　　تو ہی فریاد رس الحمد للہ
ندارم ہیچ گونہ توشۂ راہ　　بجز لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللہ[1]
الٰہی عاقبت محمود گرداں　　بحق خواجگاں نقشبنداں

خیال غیر از من دور گرداں　　مرادِ عشق خود رنجور گرداں
بعشق خود کرم کن سینۂ ما　　بروں کن کبر و حسد و کینۂ ما
باجھ ترے معبود نہ کوئی تو ہیں ہک خدایا　　اللہ اکبر شان تیرا ہر شے تھیں اعلیٰ پایا
باجھ ترے توفیق نہ ہمت کراں جو نیکی کائی　　باجھ ترے توفیق نہ طاقت کراں جو ترک برائی

یہ دعا بھی آپ پڑھتے :۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اس دعا کو اکثر تین بار پڑھتے)

یہ دعا بھی پڑھتے :۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِقَائِلِنَا وَلِمَنْ لَهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَقِنَا عَذَابَ الْقَبْرِ وَقِنَا

---

[1] ان الفاظ کو بڑے سوز و گداز سے تین مرتبہ پڑھتے

عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاحْشُرْنَا مَعَ الْمُتَّقِيْنَ وَالْاَبْرَارِ۔

یہ درود پاک بھی دعا میں شامل فرماتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ۰ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

بعد از دعا عشاء کی جماعت آپ ہی کراتے۔ جب مکبر تکبیر کہنے لگتا تو آپ عجب انداز سے مقتدیوں کی طرف رُخ مبارک فرما کر متوجہ ہو جاتے۔ جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھا جاتا تو آپ قبلہ رُو ہو جاتے جب اللہ اکبر کہتے تو اک عجیب سماں بندھ جاتا۔

اور جب سورۂ فاتحہ تلاوت فرماتے تو کیف و سُرور کا ایک عالم طاری ہو جاتا۔ ہر ایک مقتدی پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ ہر ایک کی یہی تمنا ہوتی کہ وہ حالت رات بھر ویسے ہی طاری رہے اور نماز کا وہ سلسلہ نہ ٹوٹے۔ نماز سے فارغ ہو کر کچھ دیر مراقبہ فرمانے کے بعد دُعا مانگتے۔ کچھ ضروری ہدایات مریدین کو فرماتے۔ پھر کتوں کے لیے روٹی کے ٹکڑے لے کر رومال میں لپیٹ لیتے۔ ایک چھڑی پکڑ کر گھر کی طرف روانہ ہوتے۔ مسجد کے دروازہ سے جب باہر آتے تو منتظر کتوں کو روٹی ڈالتے ہوئے بیٹھک میں تشریف لے جاتے۔ اُس وقت رات کے تقریباً گیارہ بج جاتے۔ جو لوگ بیٹھک میں منتظر ہوتے ان کو آدھا پون گھنٹہ توجہ دیتے پھر اندرونِ خانہ تشریف لے جاتے۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو دُودھ نوش جان کرواتیں اور مستورات جو گھر میں اللہ اللہ سیکھنے آتیں ان کے حالات سے آپ کو آگاہ فرماتیں پھر آپ مستورات کو پردے ہی میں توجہ دیتے

Marfat.com

یہ سلسلہ بھی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہتا۔ بعد ازاں دو بتیاں روشن فرما کر مطالعہ میں مصروف ہو جاتے۔ بعض اوقات صبح کا وظیفہ اُسی وقت شروع فرما دیتے۔ تہجد ادا فرماتے اور یوں اگلی صبح طلوع ہو جاتی۔

اعلیٰحضرت قبلہ میاں صاحب کے وصال کے بعد پہلا جمعہ مڑھ بھنگواں میں پڑھا گیا

جناب قبلہ مولوی برکت علی صاحب آپ کے مقربین میں سے تھے۔ خطبہ شریف شروع کرنے سے پہلے زار و قطار رونا شروع کر دیا انہوں نے ہچکیوں اور سسکیوں کے درمیان عرض کی کہ آج مجھے طاقت نہیں کہ کچھ بیان کر سکوں کیوں کہ جس ہستی نے مجھے اس مسجد کی خدمت کے لیے مامور فرمایا تھا وہ آج ہم سے جُدا ہو چکی ہے۔ وہ ماہتاب اب چھُپ گیا ہے۔ آج ہم بے یار و مددگار ہیں۔ ہمارے ہمدرد، غمخوار اور مُونس ہم سے جُدا ہو چکے ہیں۔ مگر آپ کا فیض بدستور جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ تا قیامت یہ چشمۂ فیض جاری و ساری رہے گا۔ بعد نماز جمعہ جب جناب مولانا صاحب اپنے حجرہ میں بیٹھے تو اعلیٰ حضرت کے متعلق کچھ واقعات بیان فرمائے۔ چند ایک ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کیے جاتے ہیں:۔

۱۔ آپؒ اعلیٰ درجہ کے سوار تھے۔ اِس ضمن میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

۲۔ اکثر گھوڑی پر سوار ہو کر اپنے کنوئیں پر جاتے۔ راہ میں اگر کوئی کمزور یا ضعیف آدمی مل جاتا تو اُسے سوار کرا لیتے اور خود لگام تھام لیتے۔

۳۔ بچپن ہی میں آپ بکثرت درود شریف پڑھا کرتے۔

۴۔ مکان شریف میں ایک شخص نے پچاسی روپے کی رقم حاضر خدمت کی رقم دیکھتے ہی آپ کا چہرہ مبارک سُرخ ہو گیا۔ پھر تھوڑے وقفہ کے بعد آپؒ نے پانچ روپے قبول فرمائے اور باقی واپس لوٹا دیئے۔ اس شخص نے عرض کی کہ یہ ساری رقم آپ ہی کے لیے ہدیہ ہے قبول فرمالیں۔ آپ نے

Marfat.com

فرمایا "قریب کی مسجد میں صفیں ڈال دو۔ پھر بھی اگر بچ جائے تو نابیناؤں ضعیفوں اور بیواؤں میں تقسیم کردو مگر خفیہ طور پر کسی کو خبر نہ ہو۔

۵ مکان شریف میں ایک شخص نے تہیہ کیا کہ وہ کچھ مسائل آپ سے ضرور پوچھے گا۔ جب حاضر ہوا تو بولنے کی جرأت نہ پاتا تھا۔ کئی بار ایسا ہی ہوا۔ جب ساتھیوں نے حال پوچھا تو بے اختیار اُس کے منہ سے نکلا "واقعی یہ عالی سرکار ہے"

۶۔ ایک شخص بڑی مدت سے کسی پیر کامل کی تلاش میں تھا اور چاہتا تھا کہ پیر لاثانی ہو۔ اس کے گاؤں میں ایک عربی تشریف لائے تو اُن کے سامنے اپنا مدعا بیان کیا۔ انہوں نے ایک عمل کرنے کو کہا اور بتایا کہ پیر کامل خواب میں نظر آجائے گا۔ عمل کرنے پر خواب میں اعلیٰ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حُلیہ مبارک نام اور جگہ منکشف ہوئی۔ جب وہ شرق پور شریف حاضر ہوا تو آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا کہ خواب میں نظر آنے والی ہستی وہی تھی۔

۸۔ ایک شخص آپ کا امتحان لینے کی نیت سے حاضر ہوا۔ آپ نے توجہ فرمائی تو وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

الغرض یہ پاک مجلس کافی دیر تک قائم رہی اور جناب مولینا برکت علی روتے بھی جاتے تھے اور آپ کی یادوں کو تازہ بھی کرتے جاتے تھے۔

حالاتِ سفرِ مکان شریف

پہلا سفر

۳ مارچ ۱۹۳۰ء بمطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۹ھ کو مکان شریف جانے کی تیاری ہوئی۔ یہ آرزو تھی کہ مکان شریف حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کروں اور یہ بھی خیال آیا کہ قبلہ اعلیٰ حضرت اکثر مکان شریف تشریف لے جایا کرتے تھے جب پروگرام

Marfat.com

بندہ مڑھ بھنگواں پہنچا وہاں جناب مولوی نواب الدین صاحب۔ جناب مولٰینا مولوی برکت علی صاحب اور جناب شاہ جی تیار تھے۔ بارش ہو رہی تھی۔ مگر ارادہ سب کا پکا تھا۔ دوپہر کے قریب چاروں اللہ کا نام لے کر روانہ ہو گئے۔ ظہر کی نماز برج اٹاری جا کر پڑھی۔ آٹھ میل کا پیدل سفر آنکھ جھپکتے طے ہو گیا۔ جناب مولٰینا برکت علی صاحب کو قبلہ اعلٰے حضرت صاحب کے ہمراہ سفر کرنے کی سعادت نصیب ہو چکی تھی۔ وہ طریقۂ سفر سے واقف تھے اس لیے ان کو امیر مقرر کر دیا گیا۔ اٹاری سے روانہ ہو کر بادشاہی مسجد میں نمازِ عصر ادا کی۔ مغرب کی نماز اسٹیشن کے قریب ایک مسجد میں ادا کی۔ رات دس بجے ریل پر سوار ہو کر امرتسر جا پہنچے۔ عشاء کی نماز اسٹیشن کے قریب والی مسجد میں پڑھی۔ علی الصبح ریل پر سوار ہوئے اور نمازِ فجر گاڑی ہی میں پڑھی گئی۔ اسٹیشن زنڑ چھتر المعروف مکان شریف جا اُترے۔ بارش پھر شروع ہو گئی۔ تھوڑی دیر مسافر خانہ میں انتظار کیا۔ مگر تابِ انتظار کہاں تھی۔ بارش ہی میں بھیگتے مکان شریف روانہ ہو گئے۔ روضۂ مبارک دُور ہی سے نظر آ گیا۔ جن کی طبع سعید ہوتی ہے ان کے دلوں میں روضہ مبارک دیکھتے ہی فیض جاری ہو جاتا ہے۔ ظہر کی نماز سے پہلے منزلِ مقصود پر پہنچ گئے۔ اعلیٰ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بنائے ہوئے مکان میں ٹھہرے۔ اجازت لے کر روضۂ مبارک میں داخل ہوئے بس کیف و سرور حاصل ہوا اور جو حالات وارد ہوئے سو ہوئے عیاں کرنے کا یارا نہیں۔ پھر حضرت شاہ حسین قدس سرہ العزیز (خداوند کریم ان پر زیادہ سے زیادہ رحمت فرمائیں) بھوڑولی والی سرکار کے روضہ مبارک میں حاضری نصیب ہوئی۔ وہاں جو کچھ دیکھا تحریر سے باہر ہے۔ الحمد للہ! اللہ کریم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں ایسے ایسے

لہ غالباً کرم الٰہی شاہ تھے، چنیوٹ کے قریب ان کا گاؤں ہے۔ اب وفات پا چکے ہیں

لہ جناب مولوی برکت علی صاحب مڑھ والے تمام عمر باقاعدہ بلاناغہ اعلیٰ حضرتؒ کی معیت میں مکان شریف حاضر ہوتے رہے۔

Marfat.com

ذی شان بزرگ پیدا فرمائے جن کے ذریعے سے مخلوقِ خدا رہتی دنیا تک فیوض و برکات حاصل کرتی رہے گی۔

دوسرا سفر

۱۲ شوال ۱۳۵۱ھ بروز بدھوار جناب مولٰینا مولوی برکت علی صاحب اور جناب مولوی نواب الدین صاحب مڑھ بھنگواں والوں کے ہمراہ روانہ سفر برائے مکان شریف ہوئے۔ رات کو لاہور پہنچ گئے۔ مسجد وزیر خاں کے قریب ایک مسجد میں رات گذاری۔ اگلی صبح بعد نماز فجر بذریعہ لاری امرتسر پہنچے۔ اسٹیشن کے قریب کھانا کھا رہے تھے تو پتہ چلا کہ حضرت قبلہ جناب ثانی صاحب تشریف لائے ہیں۔ شرفِ زیارت سے مشرف ہوئے۔ ۱۳ شوال کو بارہ بجے والی گاڑی پر سوار ہو کر مکان شریف کی طرف روانہ ہوئے۔ ظہر کی نماز مکان شریف میں جا کر ادا کی۔ صاحبزادگان اور بزرگان کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ پھر اجازت لے کر روضۂ مبارک حضرت سید امام علی شاہ صاحبؒ میں جانا نصیب ہوا۔ الحمد للہ! بعد اس کے حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ (المعروف بھورے والے) کے مزار اقدس پر حاضر ہوا۔ اس قدر زور سے فیض آپؒ کے روضۂ مبارک سے آ رہا تھا کہ بندہ سے تو چلنا ہی مشکل ہو گیا تھا۔

یا اللہ! یہ فیوض و برکات تا ابد ایسے ہی قائم و دائم رہیں اور طالبانِ صادق کی روح و قلب کو مستفیض فرماتے رہیں۔ عجب نظارہ تھا۔ دیدۂ دل رکھنے والے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔ رات دو بجے تک وعظ و نصیحت کی محفل جاری رہی۔ اس کے بعد ختم شریف پڑھا گیا۔ کھانا کھلایا گیا۔ صبح نو بجے پھر محفلِ وعظ منعقد ہوئی۔ ڈیڑھ بجے کے قریب ختم شریف آخری ہوا۔

نمازِ جمعہ بھی وہیں پڑھی گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔

Marfat.com

نمازِ جمعہ کے بعد ایک اور عالم تشریف لائے تقریباً سوا گھنٹہ تک انہوں نے نہایت مؤثر انداز سے وعظ فرمایا۔ ۱۴ شوال کو واپسی ہوئی، رتڑ چھتڑ کے اسٹیشن پر نمازِ عصر باجماعت پڑھی گئی۔ حاضرین میں اکثریت شرقپور شریف والوں کی تھی اور دوسرے نمبر پر لاہور سے کچھ لوگ تھے۔ مغرب کی نماز بھی باجماعت امرتسر اسٹیشن آنے سے پہلے پڑھی گئی وہاں گاڑیوں کا کراس تھا۔ نمازِ عشاء باجماعت لاہور پڑھی گئی۔ ۱۵ شوال کی صبح مسجد وزیر خاں پہنچے۔ جناب مولینا مولوی دیدار علی صاحب کا درس سورۃ نساء پر ایک گھنٹہ تک سُنا۔ وہاں سے روانہ ہو کر نمازِ عصر اپنے گاؤں آ پڑھی۔ الحمد للہ رب العلمین

باقیات

حضرت قبلہ والد محترم رحمۃ اللہ علیہ کے فکر کے چند نمونہ جات پیشِ خدمت ہیں:۔

نمبر ۱

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		اللہ جل شانہ
چار	کل حروف	چار
دو (م، م)	ایک ہی جنس کے حروف	دو (ل، ل)
کوئی نہیں	نقطہ	کوئی نہیں
(م۔ ح)	دو حرف چھوڑ کر تشدید	(ا۔ ل)

نمبر ۲

نماز کے متعلق ایک شعر

سرنوشتِ وارثِ گوں راست می سازد نماز نقشِ معکوسِ نگیں از سجدہ می گردد درست

Marfat.com

مشکل الفاظ کے معانی: سرنوشت: قسمت۔ تقدیر۔ حکم ازلی۔ خط پیشانی۔ واژگوں: الٹا۔ منحوس۔ نقش: صورت۔ تصویر۔ لکھا ہُوا۔ معکوس: اُلٹا۔ ٹیڑھا۔ نگیں: نگ۔ نگینہ۔ جواہر:

مطلب:

انسان جب نہایت عجز و انکساری سے بارگاہِ ربُّ العزت میں سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ حالت اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند آتی ہے کہ اس کی تمام الٹی تقدیریں جو پیشانی پر لکھی جا چکی ہوتی ہیں وہ اس طرح سیدھی ہو جاتی ہیں جس طرح مہر کے حروف دیکھنے میں تو اُلٹے نظر آتے ہیں مگر کاغذ پر لگتے ہی سیدھے ہو جاتے ہیں:

نمبر۳

تاثراتِ غم در فراق حضرت شیرِ ربانیؒ

(ماخوذ از بیاض)

کیا شوق بیاں کروں آپ کی زیارت کا
کیا ذوق بیاں کروں آپ کے دیدار کا
کجا رفت اے دل زمانِ محترم
کہ مے دید دیدہ آں رُو قطبِ اُمم
کجا رفت مقصود و مطلوب من
کجا رفت قبلہ و کعبۂ من
کجا رفت ہادیِ اسلوبِ من

نمبر۴

ابیات

میں جاناں دل میرا جانے راز مُونہوں کی کھولاں   کلیجہ ٹکڑے تے دل بریان چشموں ہنجوں ڈوہلاں

Marfat.com

جس دن دی اوہ نوری صورت اکھیوں اوہلے ہوئی
رج نہ کھادا ہونٹ نہ ہسّے اج موئی کل موئی

ہن کس کارن حیاتی نالے میری اکھیں دی روشنائی
جس صورت نوں ویکھدیاں سن جد اوہ نظر نہ آئی

روضے اُتے جیہڑا جاوے فیض گھٹا بنھ آوے
اسیں موئے او زندہ، سوہنی صورت دِس نہ آئے

اولیا اللہ سے ملنے کے فوائد

حدیث کی روشنی میں (مؤلف)

۱۔ ایک شخص نے اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں میں کسی نیک بندے کی ملاقات کرنے کے لیے سفر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے راستے میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا۔ اُس نے پوچھا تو کہاں جاتا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ فلاں گاؤں میں ایک نیک بندہ رہتا ہے اس سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جس کے بدلے میں جا رہا ہے۔ اُس نے کہا نہیں، میں تو فقط اللہ کے لیے جا رہا ہوں، فرشتے نے کہا میں اللہ کا قاصد ہوں، تجھ کو بشارت دینے آیا ہوں، جس طرح تو اُس بندے سے محض اللہ کے لیے محبت رکھتا ہے۔ اللہ بھی تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ (مسلم شریف)

۲۔ جب کوئی شخص کسی مسلمان کی عیادت کو جاتا ہے یا کسی نیک بندے کی ملاقات کے لیے چلتا ہے تو ایک پکارنے والا آواز لگاتا ہے تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی مبارک ہے۔ تو نے اپنا گھر جنت میں بنا لیا۔ (ترمذی شریف)

۳۔ جو لوگ میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں۔ آپس میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں

Marfat.com

باہمی ملاقات کرتے ہیں. میرے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، ان لوگوں کے لیے میری محبت واجب ہوگئی۔ (حدیث شریف)

۴. جو لوگ آپس میں اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہیں ان کے لیئے قیامت کے دن نور کے منبر بچھائے جائیں گے. ان لوگوں کے بلند مرتبے کو دیکھ کر صدیق اور شہداء رشک کریں گے۔

Marfat.com

پاکیزہ کتب کے مطالعہ کی اہمیّت

- قبلہ اعلیٰ حضرت میاں صاحب شرق پوریؒ خود مطالعہ کے بے حد شیدائی تھے اور اہلِ علم مریدین کو بھی مطالعہ کی تاکید فرمایا کرتے۔
- وہ گھر ویرانے سے بدتر ہے جس میں اچھی کتابیں نہ ہوں۔
- مطالعہ غم اور اداسی کا بہترین علاج ہے (شیخ سعدیؒ)
  جس شخص کو اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں وہ انسانیت کے درجے سے گرا ہُوا ہے۔
- دل زندہ اور بیدار رکھنے کے لیے اچھی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ (امام غزالی)
- انیسِ کنج تنہائی کتاب است
  فروغِ صبح دانائی کتاب است
- مطالعہ ایک مسرت بے مضرت ہے۔
- گندے مضامین کی کتابیں لکھنے سے باز آؤ۔ قوم کے بچوں پر رحم کرو۔ انہیں گڑ میں زہر ملا کر مت دو، کیونکہ بچے ہر ایک رنگ کو قبول کر لیتے ہیں۔ لوحِ سادہ برائے ہر نقش آمادہ۔
- بُری تصنیف کے برابر کوئی گناہ نہیں۔ بُرا مُعلّم صرف ایک مدرسہ کو بگاڑ سکتا ہے۔ مگر بُری کتاب ایک عالم کو تباہ کر دیتی ہے۔
- بُرا مضمون عمدہ عبارت میں ایسا ہے جیسا درخت بے ... اور

Marfat.com

خوشنما پتّوں میں۔ برخلاف اس کے مفید مضمون خواہ معمولی الفاظ و سادہ عبارت میں ادا کیا جائے۔ وُہ اخلاقی اصلاح کے لیے ایک مستند دستور العمل کا کام دیتا ہے۔

- جو شخص فحش کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے اس سے تو وہ اچھا ہے جس کو مطالعہ کا شوق ہی نہیں۔
- جو شخص تفریح طبع کے لیے کتابیں پڑھتا ہے وہ تعلیم یافتہ دماغی عیاش ہے جو اپنی دولت علمی اور گراں بہا وقت کے موتی دل خوش کُن مزے میں لُٹا رہا ہے۔
- طرح طرح کی عام کتابیں پڑھ لینے سے معلومات تو بے شک بڑھ جاتی ہیں مگر مذاق بگڑ جاتا ہے۔ خیالات پراگندہ ہو جاتے ہیں، حق بات پر دل نہیں جمتا۔ عمل کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ ایسی ہی بے سروپا واقفیت کی نسبت کہا گیا ہے۔ علم حجاب اکبر ہے۔
- کوئی کتاب جب پڑھو تو آخر میں چند نتیجے اخذ کر لو ورنہ سرسری طور سے پڑھ جانا ایسا ہے جیسا کہ غذا کو بغیر چبائے ہُوئے نگل جانا۔ لہٰذا پڑھو تو سمجھ سے پڑھو۔
- کئی لوگ مرتے دم تک ان خراب خیالات کے لیے نوحہ گر رہتے ہیں، جو فحش کتابوں سے ان کے دلوں پر جم گئے۔
- بعض کتابیں صرف چکھ لینے کے قابل ہوتی ہیں۔ بعض نگل جانے کے لائق اور بہت تھوڑی ایسی ہوتی ہیں، جن کو چبانے اور ہضم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ خون صالح پیدا ہو سکے۔ یعنی اُن سے اچھے نتائج حاصل ہوں۔
- دس اچھی کتابیں پڑھ کر تب کہیں آپ ایک سیڑھی اُوپر چڑھیں گے۔

Marfat.com

اس کے برعکس صرف ایک گندی کتاب پڑھ کر آپ دس سیڑھیاں نیچے گر جائیں گے۔

○ یاد رکھو جو کتاب کئی بار پڑھنے کے لائق نہیں، وہ ایک دفعہ بھی پڑھنے کے لائق نہیں۔

○ چند اوراق کا مجموعہ جسے کتاب کہا جاتا ہے کیا چیز ہے؟ شبانہ روز کی محنتِ شاقہ، دیدہ ریزی اور جگر کاوی سے یہ چند اوراق لکھے گئے ہیں۔ ان کے مصنفین نے کس قدر خونِ جگر پیا ہوگا، کتنی میٹھی نیندیں حرام کی ہوں گی؟ دماغ اور آنکھوں کا کس قدر تیل نکالا ہوگا؟ محض اس واسطے کہ تم پڑھو اور مستفیض ہو۔ ان کی اس قدر محنتوں اور مشقتوں کو رائیگاں کرنا اور علم کے اُس خزانے کو جو ان کتابوں میں بند ہے۔ لاپرواہی کے ساتھ نظر کر دینا اگر اُن نیک رُوحوں اور عالی دماغ شخصیتوں پر جنہوں نے ان کتابوں کو لکھنے کی تکلیف تمہارے واسطے گوارا کی، ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟ بلکہ حقیقتاً اپنی جان پر بھی ظلم کرنا ہے۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ پتھروں اور دھاتوں کو تو ہم بڑی احتیاط سے صندوقوں اور الماریوں میں بند رکھیں اور ان سچے موتیوں اور جواہروں کو بے تکلف جہاں چاہیں پھینک دیں، جہاں وہ کچھ عرصہ میں دیمک کی خوراک بن جائیں جن کے اوراق بعد میں رُدی کی طرح ذلیل کاموں میں صرف کیے جائیں۔ کیا ہمارے دل سے اُن بڑے بڑے بزرگوں، فاضلوں اور محققوں کی عزت کا خیال بالکل جاتا رہا ہے کہ ہم اُن کے دماغی اور رُوحانی ورثے کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔ کتنے نامور اور متبحر عالم گذر چکے ہیں، جن کی تصانیف تک ہم کو خوش قسمتی سے دسترس حاصل ہے مگر اپنی بدطالعی

Marfat.com

بے پروائی کی وجہ سے ہم کبھی ان کتابوں کو کھولنے اور اس لازوال دولت سے مستفید ہونے کی کوشش نہیں کرتے اور ان کے تمام عمر کے ذخیرۂ علم کو ادنیٰ سی قیمت پر خرید نہیں سکتے جو وہ ہمارے لیے چھوڑ گئے ہیں۔

○ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ ایک معمولی امیر آدمی یا حاکم سے جو ہم سے ملنا بھی نہیں چاہتے ایک منٹ کے لیے ملاقات کرنا تو ہم اپنا فخر سمجھیں اور ان ذہانت و علم کے شہنشاہوں سے جو بڑے شوق سے خود اپنے پاس بلاتے ہیں اور گھنٹوں تک ہم سے مفید گفتگو کرنے کے لیے تیار ہیں ہم ان کی بات بھی نہ پوچھیں۔ معمولی درباروں میں جہاں اکثر جاہل اور مغرور آدمیوں کا مجمع ہوتا ہے کرسی نشین ہونا بڑی عزت خیال کرتے ہیں۔ لیکن کتب خانہ جو ایک ایسا دربار ہے جہاں تمام دنیا کے علماؤ فضلاؑ نیک سے نیک بندگانِ خدا بڑے بڑے بادشاہ، بڑے بڑے شاعر، نامور ہیرو اور مشاہیر زمانہ سب کے سب جمع ہیں۔ کسی میں غرور اور خودغرضی نام کو نہیں، ان کا دربار عام ہے، ٹکٹ کی ضرورت نہیں، جس وقت چاہو جاؤ، جس وقت چاہو باتیں کرو، جب گھبراؤ اٹھ کر چلے آؤ۔ کسی قسم کی روک ٹوک نہیں۔ کیا افسوس کی بات نہیں ہے کہ ہم ایسے درباروں کے لیے کچھ وقت نہ نکال سکیں؟ یہ ایسے دوست ہیں جو کبھی تم کو رنجیدہ نہیں کرتے۔ کبھی تم سے کچھ طلب نہیں کرتے۔ کبھی تم سے ملنے میں انکار نہیں کرتے، کوئی عذر پیش نہیں کرتے۔ ان دوستوں کی رائے ہمیشہ صائب، نیک اور سراسر بے غرضی پر مبنی ہوتی ہے۔ ان دوستوں کی قدر کرو، اور اُن سے فائدہ اُٹھاؤ، ان کے آفتابِ علم سے روشنی کا اکتساب کرو۔

Marfat.com

- کتب خانہ وہ گلستان شاداب ہے، جہاں دنیا کے کاملین و عارفین کی رُوحیں بقائے دوام و حیاتِ جاوید حاصل کرنے کے بعد مجتمع ہیں۔
- کتب خانہ وہ مرکز ہے جہاں آفتابِ علم کی پُر نُور شعاعیں اور خوبصورت کرنیں ہمیشہ کے لیے انسانی دماغوں کو روشن کرنے کے لیے مجتمع ہیں۔ اس روشنی سے اپنا دل و دماغ معطر و منوّر کرو۔ کتابیں چراغِ حیات ہیں ان کی موجودگی میں بھی اگر کوئی تاریکی میں رہے تو وہ خود ذمّہ دار ہے۔
- کتابیں ایسے بزرگوں کے مدفن ہیں جو مرنے کے بعد بھی نہیں مرتے۔
- سکندر نے اپنے کتب خانہ کا نام معالج روحانی رکھا تھا۔
- انسان کے لیے کوئی یادگار کتاب سے زیادہ دیرپا نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

حرفِ آخر

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ بندہ اپنی بے بضاعتی کے باوجود والد محترم کے غیر طبع شدہ سرمایہ کی مدد سے اعلیٰ حضرت میاں صاحبؒ کے ملفوظات و خطبات شریف کو زیورِ طباعت سے آراستہ کر سکا ہے۔ اللہ اللہ! کہاں اعلیٰ حضرت اور کہاں میں! اللہ تعالیٰ جب کام لینے پر آجاتے ہیں تو میرے جیسے نااہل سے بھی لے لیتے ہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی دین ہے ورنہ من آنم کہ من دانم خطبات شریف سے فیض حاصل کریں اور بندہ کے لیے دُعا فرمائیں۔

دعا منجانب مؤلف

یا خدا جسم میں جب تک کہ میری جان رہے — تجھ پہ صدقے تیرے محبوبؐ پہ قربان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے لیکن یہ دُعا ہے کہ امیرؔ — نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

الٰہی بحقِ محمدؐ رسول — دُعا عاجزانہ ہو میری قبول

جب دم واپسیں ہو یا اللہ — لب پہ ہو لا الٰہ الا اللہ

خداوند بگردانی بلا را — ازیں آفت نگہداری تو ما را

بحق آں دو گیسوئے محمدؐ — زلیوں گرداں نہ بر دستانِ ما را

یارب بہ محمدؐ و علیؓ و زہراؓ — یارب بحسینؓ و حسنؓ و آلِ عبا

از لطف بر آر حاجتم در دو سرا — بے منتِ خلق یا علیؑ الاعلیٰ

یارب بکشائے بر من درہائے بستہ را — محتاج غیر خود نہ کنی ایں شکستہ را

کس نیست در جہاں کہ کند نا من قبول — یارب قبول کن تو من نا قبول را

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ آمین
بحقِ طٰہٰ و یٰسٓین و بحقِ نبیّكَ الکریم علیہ
الصلوٰۃ و التسلیم و آلہٖ و اصحابہٖ و
اولیاء و علماء اُمّتہٖ اجمعین ۔

میاں محمد سعید شاہ عفی اللہ تعالیٰ عنہ
۴۰۳ اے رحمٰن پورہ کالونی لاہور
چک نمبر ۷۱ نہر اپر چناب ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

سوزِ دل

میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کا جنازہ دیکھ کر

شان و شوکت سے یہ کس دولہا کی آتی ہے برات
تھرتھراتے ہیں فرشتے کانپتی ہے کائنات

ہر زبردست اس سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاہد محمد ؐ کا بہادر شیر ہے

آج اٹھی ہے یہ کس عاشق کی میت دھوم سے
وصل ہے کس کا خدائے قادر و قیوم سے

کس جنیدِ وقت کی میت چلی آتی ہے یہ
پارسائی میں فرشتوں کو بھی شرماتی ہے یہ

لوگ کہتے ہیں ہوا شیر محمد کا وصال
اٹھ گئے گویا ابوذر ؓ ہو گئے رخصت بلال ؓ

اب یہ شکلیں پھر نہ دکھلائے گی دنیا دیکھ لو
مصطفےٰ ؐ کے عاشقوں کی شکل زیبا دیکھ لو

ملتِ مرحوم کے ماتم میں اب روئے گا کون
دامنوں سے داغ ہائے معصیت دھوئے گا کون

اے زمینِ شرقپور! شیر الٰہی کی کچھار
دفن ہوتا ہے تری مٹی میں شیر کردگار

ہے دعا نیرؔ کی برسے تجھ پہ بدلی نور کی
ہو ہمیشہ تجھ پہ نور افشاں تجلی طور کی

(حکیم علی احمد نیرؔ واسطی لاہور)

Marfat.com

ذکر پاس انفاس آرہ

صفحہ ۴۴ (بچپن سکے وظائف ملاحظہ ہو)

لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کو بزور تمام اوپر کے سانس کے ساتھ کھینچ کر مغز میں لے جائیں دم کو بند رکھیں جب بہت زیادہ گھٹ جائے تو محمد رسول اللہ کے ساتھ دم کو آہستہ آہستہ چھوڑیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ معلوم تک نہ ہو اس دوران سر جھکا ہوا ہو اور نظر ناف پر رکھے پاس انفاس میں دم کو آہستہ آہستہ چھوڑنے کو صوفیائے کرام "آرا" کہتے ہیں۔ دونوں سانسوں کے درمیانی وقفہ کو ہی اصل مقام حاصل ہے اس کو ہی مقامِ آبِ حیات کہتے ہیں اور مجمع البحرین بھی اسے کہتے ہیں سب سے پہلے حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمتہ اللہ علیہ کو تلقین کیا تھا اور پابندی کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اسی لئے پاس انفاس کے عمل سے علم لدنی شروع ہو جاتا ہے جو خالصتاً ملائکہ عالم امر سے سالک کی روح پر القا کرتے ہیں اس کے فوائد بھی کافی ہیں مثلاً عمر دراز ہوتی ہے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی ہے اس کے علاوہ خیر و برکت اور رزق میں کشادگی ہوتی ہے دراصل یہ عمل ایک روحانی علاج ہے۔ علاج کے ساتھ پرہیز بھی ضروری ہے ورنہ حالت سابقہ سے بھی گیا گزرا ہو جائے گا۔ بنیادی شرط ترک سماع، رزق حلال نماز باجماعت کی پابندی۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا اہتمام حواس خمسہ پر سیر حاصل تصرف ہو۔

اس ذکر کو سلطان الاذکار کہا جاتا ہے اور عاشقان خدا کا ذکر ہے اور یہ ذکر دیگر تمام اذکار سے سادہ، آسان اور قابل عمل ہے۔

Marfat.com

اس میں صرف ایک ہی ضرب ہے اس میں غذا کی کوئی پابندی نہیں ہر شے کھائی جاسکتی ہے جو رزق حلال سے حاصل شدہ ہو مگر یہ ضروری ہے کہ معدہ خالی ہو۔ شکم سیری کی حالت میں نقصان ہوتا ہے۔ ملفوظاتِ مہریہ قدس سرہ العزیز کا

ملفوظ نمبر ۱۲۲۔ قارئین کے استفادہ کے لئے یہاں درج کیا جارہا ہے۔ "فرمایا کہ ایک فقیر نے خط بھیجا ہے کہ ذکر پاس انفاس سے میرے بدن میں بیماری پیدا ہوگئی ہے۔ اس کا جواب مشتمل بر علاج اس کی طرف تحریر کر دیا گیا ہے بے شک ذکر پاس انفاس صفائی باطن میں عجب اثر رکھتا ہے۔ ابتدا امر میں تو ذاکر کو اس کے شغل میں مجاہدہ کرنا پڑتا ہے لیکن اجرا کے بعد ذکر خود بخود قلب ذاکر پر ایسا استیلا پا لیتا ہے کہ اس کو نہیں چھوڑتا۔ مثلاً اگر کسی وقت ذاکر اپنے ضعف اور ناتوانی کے باعث ذکر چھوڑنا بھی چاہے تو ذکر اس کو نہیں چھوڑے گا۔ ایسی حالت میں مرض کے پیدا ہو جانے کا امکان ہوتا ہے مگر یہی ذکر وظیفۂ مردانِ حق اور ان کی جان ہے۔

ے نفس کی آمد و شد ہے نمازِ اہلِ حیات
جو یہ قضا ہو تو اے غافلو قضا سمجھو

نفی و اثبات

جب سانس اندر لے جائے تو لاالٰہ کہے یہ نفی ہوگی اور جب سانس باہر نکالے تو الا اللہ۔ کہے یہ اثبات ہوگا۔

Marfat.com

التحیات کے بیان میں

(صفحہ ۳۵ ع ۱ ملاحظہ ہو)

حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب مجھے معراج شریف کے موقعہ پر دیدار خداوندی نصیب ہوا تو سب سے پہلے مجھے حمد و ثنا خداوندی جل سلطانہ، کا حکم ہوا اور اس کے ساتھ ہی حمد و ثنا کرنے کے یہ الفاظ مجھ پر القا کئے گئے "اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ" ان کلمات میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی ثنا و مدح کو جمع کر دیا ہے۔ خواہ طاعات بدنی ہوں خواہ عبادات قولی و فعلی اور خواہ خیرات و احسانات مالی ان سب کو ذاتِ پاک باری تعالےٰ کی طرف منسوب کیا ہے کہتے ہیں کہ یہ تینوں کلمات جوامع الکلمات میں سے ہیں۔ یعنی نیک اعمال میں سے خواہ وہ قولی ہوں یا فعلی ہوں یا فعلی یا مالی، کوئی چیز ان سے خارج نہیں رہ سکتی جب حضرت رسالت پناہ شہنشاہ ذی جاہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعریف خداوندی جل سلطانہ، میں معروض کی تو بارگاہِ حق سبحانہ' و تعالیٰ سے تحفہ سلام ذاتِ اقدس حبیب رب العلمین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار بایں الفاظ کیا گیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ حضور فخر دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلام کا جواب بایں الفاظ بارگاہ قدسیہ میں پیش کیا۔ "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ" جب ملائکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالی اور رفیع الشان مرتبہ دیکھا تو سب نے یک بارگی

Marfat.com

یک زبان ہوکر عالم ملکوت وجبروت بایں الفاظ نغمہ سرائی کی" اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں تین تحفے پیش کئے" تحیات ۔ صلوٰت ۔ طیّبات" بالعوض ان کے اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں نقد عطا فرمائیں " سلامتی ۔ نبوت ۔ رحمت اور برکت"

منقول ہے کہ جب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محبوبؐ جو کوئی سفر سے واپس جاتا ہے اپنے دوستوں کے واسطے کچھ نہ کچھ تحفہ لے کر جاتا ہے آپ اپنی امت کے لئے کیا تحفہ لے کر جائیں گے آپؐ نے عرض کی جو رب کریم عطا کرے ارشاد ہوا ۔ التحیات میں جو کچھ ہم نے کہا اور جو کچھ تم نے اور ملائکہ نے کہا ان تمام کلمات کو بطور تحفہ اپنی امت کے لئے لے جاؤ تاکہ ہر نماز میں وہ پڑھ کر دولت سعادت ابدی سے مشرف ہوں۔

شرقپوری سرکار رحمتہ اللہ علیہ التحیات کی طرف خصوصی توجہ فرماتے تھے جو نمازی صبر وسکون اور پورے اطمینان سے التحیات پڑھتے ان پر راضی ہوتے آج کل اکثر نمازی اس کی افادیت سے بے خبر ہیں اور وہ اس قدر جلدی میں پڑھتے ہیں کہ تعجب ہوتا ہے کہ وہ تمام التحیات اتنی جلدی کیسے پڑھ لیتے ہیں اپنے بیلیوں کو چاہیئے کہ وہ التحیات کو پورے دھیان اور توجہ سے پڑھیں۔

Marfat.com

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَاءِ

خاندان عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ

شجرۂ طیّبہ کا

از سیّدنا

حضرت محمّد مُصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

تا زُبدۃ العارفین

حضرت میاں شیر محمّد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

جس کو

حضرت ثانی صاحب میاں غلام اللہ مدّظلہ العالی نے شائع کیا۔

سنہ ۱۳۷۰ھ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

زیرِ نظر شجرہ طیبّہ میں ہمارے آقا و مولا، سید الاولین والآخرین حضور سرور کائنات فخرِ موجودات، جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے ساتھ تابعین کرام شرع متین اس جماعت بابرکات کے اراکین بھی رونق افروز ہیں جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دین کو مستحکم اور شریعت مطہرہ کے پرچم کو بلند کیا یہی وہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہے جس کے اراکین دربار رسالت میں عالی مقام رکھتے ہیں۔ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گرد ہالہ کئے ہیں اس بزم قدسیہ صفات میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے جاں نثار اور یارِ غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جلوہ گر ہیں غلام بے دام حضرت سلیمان فارسی رضؓ بھی تشریف فرما ہیں شیخ العارفین بایزید بسطامی رحؒ بھی موجود ہیں۔ عاشق ربانی حضرت ابوالحسن خرقانی رحؒ بھی حاضر ہیں، امام طریقت حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحؒ بھی ملتے ہیں۔ سرتاج سلسلہ خواجگان نقشبند حضرت خواجہ باقی باللہ رحؒ بھی نظر آتے ہیں، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحؒ بھی شریک ہیں، قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم رحؒ بھی شامل ہیں، ابوالبرکات حضرت خواجہ امام علی شاہ رحؒ بھی موجود ہیں، خصوصاً حضرت خواجہ امیرالدین رحؒ بھی حاضر ہیں اور شیر یزدانی، جنید زمانی حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ بھی اس بزم میں شریک ہیں۔!

حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں بلادِ پاک و ہند میں آپ کے ہزاروں معتقدین موجود ہیں تاہم حضرت قبلہ ممدوح کے مختصر حالات ذیل میں تبرکاً ہدیۂ قارئین ہیں۔

Marfat.com

حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸۲ھ میں شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ پنجاب) میں پیدا ہوئے، حضرت جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ کی طرح آپؒ بھی بچپن ہی سے کھیل کود سے نفرت کرتے تھے۔ اور علیحدگی کو پسند فرماتے تھے، گویا آپؒ مادرزاد ولی تھے تین چار سال کے قلیل عرصہ میں آپؒ نے قرآن پاک اور دیگر کتابیں پڑھ لیں اور لکھنے میں بھی اچھی مہارت حاصل کر لی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خط نہایت پاکیزہ تھا۔

امیر طریقت حضرت خواجہ بابا امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیعت تھے حضرت بابا صاحبؒ فرمایا کرتے کہ خداوند کریم مجھ سے سوال کریں گے کہ دنیا سے کیا لایا ہے تو میں عرض کرونگا کہ "شیر محمدؐ" کو لایا ہوں۔ اتباع سنت جو خواجگان نقشبند کا معمول اور مسلک ہے حضرت قبلہ میاں صاحبؒ اس کا منہ بولتا نمونہ تھے۔ شہرت اور نمود کو ناپسند فرماتے تھے سیدھے سادے دین کی نہایت سیدھے اور سادہ انداز میں تلقین فرماتے کہ بڑے بڑے مغرب زدہ اور بھولے بھٹکے مسلمان راہ راست پر آجاتے، اظہار کرامت سے ہمیشہ گریز کرتے اس کے باوجود آپؒ سے بکثرت کرامتیں ظہور میں آئی ہیں۔ آپ کو اشاعت دین کا بے حد شوق تھا، فارسی زبان کی نایاب قلمی کتابوں کے تراجم اپنی گرہ سے شائع فرمائے، شرقپور شریف اور اس کے گرد و نواح میں کئی ایک مساجد تعمیر کرائیں، ایثار و سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو پاس ہوتا راہ مولا میں لٹا دیتے سینکڑوں آپ کے دسترخوان پر پلتے، کسر نفسی اور تواضع کی یہ کیفیت تھی کہ ملنے والوں سے "السلام علیکم" کہنے کی خود پہل کرتے، کوئی تعظیماً کھڑا ہوتا تو منع فرما دیتے نحیف الجثہ تھے جب چلتے تو نگاہیں نیچی رکھتے، انکساری اور عاجزی سے پیش آتے، مگر جہاں دین کی خلاف ورزی پاتے تو غصہ میں بھی آجاتے۔ "الحب للہ" اور "البغض للہ" کی عمدہ مثال تھے دنیوی امور میں بھی شریعت کو ملحوظ رکھتے، ملنے والوں سے بھی اس پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے۔ تین ربیع الاول

Marfat.com

۱۳۴۷ھ ہجری بروز پیر (دوشنبہ) بعمر تقریباً پینسٹھ (۶۵) سال اس دارِ فانی سے عالمِ بقا کو سدھار گئے۔ حضرتؒ کا سالانہ عرس شرقپور شریف میں یکم، دو اور تین ربیع الاول کو منعقد ہوتا ہے اس مبارک اجتماع میں سادگی اور پاکیزگی کو ملحوظ رکھا جاتا ہے زائرین دور دور سے آتے ہیں اور روحانی کیف لوٹتے ہیں جو ایک مرتبہ اس پاکیزہ مجلس میں شامل ہوتا ہے بار بار اس سعادت کی تمنا کرتا ہے ؎

اولیا را در درون ہم نغمہاست
طالباں را زاں حیاتِ بے بہاست

احقر العباد

(میاں) غلام اللہ عفی عنہٗ

سجادہ نشین و برادر حقیقی حضرت قبلہ میاں صاحبؒ

نوٹ:۔ عرس مبارک میں شرکت کرنے والے حضرات کو معلوم ہو کہ صفر المظفر کو انتیس ۲۹ کا انتظار کریں تاکہ وہ مقررہ تاریخوں پر حاضر ہو سکیں۔

Marfat.com

افضل الذکر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ منورہ

حضرت میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت حضرت سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سیدنا وشفیعنا
ووسیلتنا فی الدارین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ۔

الٰہی بحرمت حضرت صدیق اکبر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ مدینہ طیبہ

الٰہی بحرمت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۰ رجب ۳۳ھ مدائن

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۲۴ جمادی الاول ۱۰۱ھ مدائن

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ ۱۵ رجب ۱۴۸ھ مدینہ منورہ

الٰہی بحرمت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ شعبان ۲۶۱ھ بسطام

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ محرم ۴۲۵ھ خرقان

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علے فارمدی رحمۃ اللہ علیہ ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ طوس

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ۲ رجب ۵۳۵ھ مرو

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ غجدوان

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ یکم شوال ۶۱۶ھ ریوگرہ قریب بخارا

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود ابخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ ۷۱۵ھ ابخیر فغنی

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی رامتنی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ خوارزم علاقہ بخارا

الٰہی بحرمت خواجہ محمود بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ سماس قریب بخارا

الٰہی بحرمت خواجہ امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ ۸ جمادی الاول ۷۷۲ھ سوخار قریب بخارا

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ والشریعت حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ قصر عارفان بخارا۔

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ ۲۰ رجب ۸۰۲ھ نوحفانیاں

الٰہی بحرمت حضرت مولینا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ ۵ صفر ۸۵۱ھ ہلغتور

الٰہی بحرمت حضرت چراغ خاندان خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ سمرقند

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد ولی رحمۃ اللہ علیہ یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ موضع وخش

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ۲۹ محرم ۹۷۰ھ اسفرار مضافات ماوراء النہر

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمۃ اللہ علیہ ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ امکنگ قریب شہر سبزوار

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الباقی باقی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ دہلی شریف

الٰہی بحرمت حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ سرہند شریف

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ سرہند شریف

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ ذی الحجہ ۱۱۲۶ھ سرہند شریف

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ سرہند شریف

الٰہی بحرمت حضرت محمد حنیف پارسا رحمۃ اللہ علیہ یکم صفر ۱۱۳۳ھ بامیاں از نواح کابل

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ ــــــــــــ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ذکی رحمۃ اللہ علیہ ــــــــــــ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زمان رحمۃ اللہ علیہ ۴ ذیقعد ۱۱۸۶ھ ملک سندھ توہاری

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲۳ھ موضع بوسیدی علاقہ سندھ

الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شاہ حسینؒ رحمۃ اللہ علیہ ۷ صفر ۱۲۲۴ھ رتر چھتر مکان شریف پنجاب

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امام علیؒ رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ شوال ۱۲۸۲ھ رتر چھتر 〃 〃

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ میر صادق علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ —— رتر چھتر 〃 〃

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ ۹ ذیقعد ۱۳۳۱ھ کوٹلہ پنجو بیگ پنجاب

الٰہی بحرمت غوث زماں قطب دوراں سیدنا و مرشدنا مولٰینا حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ

شرقپوری ۳ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ شرقپور شریف (پنجاب)

Marfat.com

عددی قیمت مخلوط حروف (عربی اردو)

حروف تہجی	عددی قیمت	حروف تہجی	عددی قیمت
ا	۱	ڑ	۲۰۰
ب	۲	ز	۷
پ	۲	ژ	۷
ت	۴۰۰	س	۶۰
ٹ	۴۰۰	ش	۳۰۰
ث	۵۰۰	ص	۹۰
ج	۳	ض	۸۰۰
چ	۳	ط	۹
ح	۸	ظ	۹۰۰
خ	۶۰۰	ع	۷۰
د	۴	غ	۱۰۰۰
ڈ	۴	ف	۸۰
ذ	۷۰۰	ق	۱۰۰
ر	۲۰۰	ک	۲۰
گ	۲۰	ہ	۵
ل	۳۰	ھ	مکتوبی ۱
م	۴۰	ی	۱۰
ن	۵۰	ے	۱۰
و	۶		

Marfat.com

اسماء الحسنیٰ

اسماء الحسنیٰ پر متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں مگر میں نے مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں "رحمۃ للعلمین" کا ہدیہ خلوص و عقیدت پیش کر کے شہرت دوام حاصل کر چکے ہیں کی مستند کتاب "شرح اسماء الحسنیٰ" سے استفادہ کیا ہے۔ مرحوم جناب قاضی صاحب نے اپنی اس کتاب میں قرآن حکیم احادیث پاک اور بزرگان دین سے استفادہ کر کے اسمائے حسنیٰ کی فہرست مرتب کی ہے اور ہر نام پاک کے معانی و مطالب کو علیحدہ علیحدہ بڑی شرح اور بسط سے بیان فرمایا ہے۔ میں نے صرف اسماء الحسنیٰ کے انتخاب پر اکتفا کیا ہے۔

سنن ترمذی کی حدیث پاک کے یہ الفاظ ہیں:

اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ط

ترجمہ: "اللہ کے ۹۹ نام ہیں جس نے ان کو گھیر لیا۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔"

لِلّٰہ کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ اسم پاک اللہ کے سوا ۹۹ نام اور ہیں جو اسی اسم ذات کی طرف مضاف ہیں مضاف بایں معنی بہ قوین قیاس ہے کہ ۹۹ کا شمار اسم اللہ کے علاوہ ہو اور یہ اسم اپنی شمولیت کے بعد شمار کو پورا سو بنا دیتا ہو۔ یہی معنی راجح ہیں۔ تاہم میں نے اسم ذات اللہ کو نقشہ میں شامل کر کے پورے سو اسماء مبارک کی عددی قیمت درج کر دی ہے۔

اسمائے حسنیٰ کی دو قسمیں ہیں: جلالی مثلاً قہار، مذل، ممیت وغیرہ اور جمالی مثلاً رحیم و کریم وغیرہ۔

بہتر یہی ہے کہ اسمائے جمالی کا ورد کریں۔

نقشہ درج ذیل ہے

Marfat.com

نقشہ نود و نہ نام پاک اللہ عزوجل مندرجہ ...

قیمت عددی	نمبر شمار	اسم پاک	موقع آیت قرآنی
۳۷ ۶۶ یا ۶۷	۱	اَللّٰهُ	اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا ... طہ
۲۹۹	۲	رَحْمٰن	رَحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ...
۲۵۸	۳	رَحِیْم	ایضاً
۹۰	۴	اَلْمَلِکُ	اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ
۱۷۰	۵	اَلْقُدُّوْس	اَلْمُتَكَبِّرُ سورۂ حشر
۱۳۱	۶	اَلسَّلَام	ایضاً
۱۳۶	۷	اَلْمُؤْمِن	ایضاً
۱۴۵	۸	اَلْمُهَيْمِن	ایضاً
۹۴	۹	اَلْعَزِيْز	ایضاً
۲۰۶	۱۰	اَلْجَبَّار	ایضاً
۶۶۲	۱۱	اَلْمُتَكَبِّر	ایضاً
۷۳۱	۱۲	اَلْخَالِق	اَلْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ سورۂ حشر
۲۱۳	۱۳	اَلْبَارِئ	ایضاً
۳۳۶	۱۴	اَلْمُصَوِّر	ایضاً
۱۲۸۱	۱۵	اَلْغَفَّار	وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ طہ
۳۰۶	۱۶	اَلْقَهَّار	وَاحِدُ الْقَهَّارِ یوسف
۱۴	۱۷	اَلْوَهَّاب	اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ آل عمران
۳۰۸	۱۸	اَلرَّزَّاق	اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذاریات
۴۸۹	۱۹	اَلْفَتَّاح	وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ سبا
۱۵۰	۲۰	اَلْعَلِیْم	ایضاً

قیمت عددی	نمبر شمار	اسم پاک	حوالہ آیت قرآنیہ
۱۸۰	۲۱	اَلسَّمِیۡعُ	إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ (مومن)
۳۰۲	۲۲	اَلۡبَصِيۡرُ	ایضاً
۱۲۹	۲۳	اَللَّطِيۡفُ	وَهُوَ اللَّطِيۡفُ الۡخَبِيۡرُ (نساء)
۸۱۲	۲۴	اَلۡخَبِيۡرُ	ایضاً
۸۸	۲۵	اَلۡحَلِيۡمُ	إِنَّهٗ كَانَ حَلِيۡمًا غَفُوۡرًا (اسرائیل)
۱۰۲۰	۲۶	اَلۡعَظِيۡمُ	وَهُوَ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ (آیت الکرسی)
۱۲۸۶	۲۷	اَلۡغَفُوۡرُ	إِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ (فاطر)
۵۲۶	۲۸	اَلشَّكُوۡرُ	ایضاً
۱۱۰	۲۹	اَلۡعَلِيُّ	وَهُوَ الۡعَلِيُّ الۡعَظِيۡمُ (آیت الکرسی)
۲۳۲	۳۰	اَلۡكَبِيۡرُ	عَالِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ (رعد)
۹۹۸	۳۱	اَلۡحَفِيۡظُ	إِنَّ رَبِّيۡ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ حَفِيۡظٌ (ہود)
۵۵۰	۳۲	اَلۡمُقِيۡتُ	إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ مُّقِيۡتًا (نساء)
۸۰	۳۳	حسیب	إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ حَسِيۡبًا (نساء)
۲۷۰	۳۴	الکریم	إِنَّ رَبِّيۡ غَنِيٌّ كَرِيۡمٌ (نمل)
۳۱۲	۳۵	الرقیب	إِنَّ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا (نساء)
۳۱۳	۳۶	القریب	إِنَّ رَبِّيۡ قَرِيۡبٌ مُّجِيۡبٌ (ہود)
۵۵	۳۷	مُجیب	ایضاً
۱۳۷	۳۸	الواسع	إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ (البقرہ)
۷۸	۳۹	اَلۡحَكِيۡمُ	اَنَّ اللّٰهَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ (ر)
۲۰	۴۰	اَلۡوَدُوۡدُ	وَهُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ (بروج)

Marfat.com

	نمبر شمار	اسم پاک	حوالہ آیت قرآنیہ	
۵۷	۴۱	اَلْمَجِیْد	اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْد	(ھود)
۳۱۹	۴۲	الشَّھِیْد	اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْد	(حج)
۱۰۸	۴۳	الحق	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْن	(نور)
۶۶	۴۴	الوکیل	وَکَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا	(بنی اسرائیل)
۱۱۶	۴۵	القوی	وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْز	(شوریٰ)
۵۰۰	۴۶	المتین	ذُوالْقُوَّۃِ الْمَتِیْن	(ذاریات)
۴۶	۴۷	الولی	وَھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْد	(شوریٰ)
۶۲	۴۸	الحمید	ایضاً	
۱۸	۴۹	الحی	اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم	(آل عمران)
۱۵۶	۵۰	القیوم	ایضاً	
۱۹	۵۱	الواحد	اَلْوَاحِدُ الْقَھَّار	(ص)
۱۳	۵۲	الاحد	قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ	(اخلاص)
۱۳۴	۵۳	الصمد	اَللّٰہُ الصَّمَد	
۳۰۵	۵۴	القادر	ھُوَ الْقَادِرُ	(انعام)
۷۴۴	۵۵	المقتدر	عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِر	(قمر)
۳۷	۵۶	الاول	ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِن	(حدید)
۸۰۱	۵۷	الآخر	ایضاً	
۱۱۰۶	۵۸	الظاھر	ایضاً	
۶۲	۵۹	الباطن	ایضاً	
۴۷	۶۰	الوالی	مَا لَہُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ	(رعد)

Marfat.com

	نمبر شمار	اسم پاک	حوالہ آیت قرآنی
۵۵۱	۶۱	اَلْمُتَعَالِی	الکبیر المتعال (رعد)
۲۰۲	۶۲	اَلْبَرُّ	البر الرحیم (طور)
۴۰۹	۶۳	اَلتَّوَّابُ	اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (البقرہ)
۱۵۶	۶۴	اَلْعَفُوُّ	اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (نساء)
۲۸۷	۶۵	اَلرَّؤُوْفُ	اِنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (نور)
۱۱۴	۶۶	اَلْجَامِعُ	اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ (آل عمران)
۱۰۶۰	۶۷	اَلْغَنِیُّ	وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ (البقرہ)
۲۵۶	۶۸	اَلنُّوْرُ	اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (نور)
۲۰	۶۹	اَلْھَادِیُ	وَکَفٰی بِرَبِّکَ ھَادِیًا وَّنَصِیْرًا (فرقان)
۸۶	۷۰	اَلْبَدِیْعُ	بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (انعام)
۲۰۲	۷۱	اَلرَّبُّ	رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا (رعد)
۱۰۲	۷۲	اَلْمُبِیْنُ	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ (نور)
۳۱۴	۷۳	اَلْقَدِیْرُ	اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (نحل)
۹۸	۷۴	اَلْحَفِیْظُ	فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا (یوسف)
۱۴۰	۷۵	اَلْکَفِیْلُ	وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا (نحل)
۵۲۱	۷۶	اَلشَّاکِرُ	فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ (بقرہ)
۲۶۱	۷۷	اَلْاَکْرَمُ	وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ (علق)
۱۱۲	۷۸	اَلْاَعْلٰی	سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (اعلیٰ)
۴۳۱	۷۹	اَلْخَلَّاقُ	وَھُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِیْمُ (یس)
۵۴	۸۰	اَلْمَوْلٰی	وَرُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ (یونس)

Marfat.com

	نمبر شمار	اسم	حوالہ آیت قرآنیہ	
٣٥٠	٨١	النصیر	وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا	(نساء)
٣٨	٨٢	اِلٰه	اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	(کہف)
١٤١	٨٣	العلام	اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ	(مائدہ)
٣٠٠	٨٤	القاهر	وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ	(انعام)
١٢٨١	٨٥	الغافر	غَافِرِ الذَّنْبِ	(مومن)
٢٦٠	٨٦	الفاطر	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	(انعام و مریم)
١٠٠	٨٧	المليك	عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ	(قمر)
٩٨	٨٨	الحفی	اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا	(مریم)
٦٧	٨٩	المحيط	اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ	(فصلت)
٦٢١	٩٠	المستعان	وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ	(انبیاء)
٣٦٠	٩١	الرفيع	رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ	(مومن)
١١١	٩٢	الكافی	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ	(زمر)
١٠٣٣	٩٣	الغالب	وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ	(یوسف)
١٩١	٩٤	المنان	مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	(آل عمران ع ١٧)
٤٣	٩٥	الجليل	ذُو الْجَلَالِ	(رحمٰن)
٥٨	٩٦	المحی	اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى	(روم)
٤٩٠	٩٧	المميت	لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ	(اعراف)
٧٠٧	٩٨	الوارث	وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ	(قصص)
٤٧٣	٩٩	الباعث	اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ	
١١٣	١٠٠	الباقی	وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ	رحمٰن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۹۹ ناموں کی فہرست اور عددی قیمت

نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے	نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے
۱	مُحَمَّدٌ ۹۲	سراپا تعریف والے ۹۲	۸	فَاتِحٌ ۴۸۹	کھولنے والے
۲	اَحْمَدُ ۵۳	حمد کرنے والے ۵۳	۹	خَاتِمٌ ۱۰۴۱	ختم کرنے والے
۳	مَحْمُوْدٌ ۹۸	حمد کئے گئے ۹۸	۱۰	دَاعٍ ۷۵	بلانے والے
۴	قَاسِمٌ ۲۰۱	تقسیم کرنے والے ۲۰۱	۱۱	رَشِیْدٌ ۵۱۴	ہدایت دینے والے
۵	مَاحٍ ۴۹	کفر مٹانے والے ۴۹	۱۲	سِرَاجٌ ۲۶۴	چراغ
۶	حَاشِرٌ ۵۰	اکٹھا کرنے والے ۵۰	۱۳	مُنِیْرٌ ۳۰۰	منوّر
۷	عَاقِبٌ ۱۷۳	آخر میں آنے والے ۱۷۳	۱۴	بَشِیْرٌ ۵۱۲	خوشخبری دینے والے

Marfat.com

نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے	نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے
۱۵	مُبَشِّرٌ ۵۴۲	بشارت دینے والے	۲۵	نَبِيٌّ ۶۲	غیب کی خبر دینے والے
۱۶	نَذِيْرٌ ۲۶۷	ڈرسنانے والے	۲۶	جَامِعٌ ۱۱۴	تمام خوبیوں والے
۱۷	مُنْذِرٌ ۲۹۷	ڈرانے والے	۲۷	کَامِلٌ ۹۱	تمام کمالات والے
۱۸	ھَادٍ ۱۰	راستہ دکھانے والے	۲۸	شَفِيْعٌ ۴۶۰	شفاعت کرنے والے
۱۹	طٰہٰ ۱۴	بدرِ کامل	۲۹	خَلِيْلٌ ۶۷۰	خدا کے دوست
۲۰	یٰسٓ ۷۰	دوجہاں کے سردار	۳۰	کَلِيْمٌ ۱۰۰	کلام کرنے والے
۲۱	طٰسٓ ۶۹	طٰسٓ	۳۱	حَبِيْبٌ ۲۲	محبت والے
۲۲	مُزَّمِّلٌ ۱۱۷	کالی کملی والے	۳۲	مُصْطَفٰی ۲۲۹	پسند کئے ہوئے چنے ہوئے
۲۳	مُدَّثِّرٌ ۶۴۴	چادر اوڑھنے والے	۳۳	مُرْتَضٰی ۱۴۵۰	پسندیدہ
۲۴	رَسُوْلٌ ۲۹۶	پیغام پہنچانے والے	۳۴	مُجْتَبٰی ۴۵۵	چنے ہوئے

Marfat.com

نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے	نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے
۳۵	مُختَارٌ ۱۲۴۱	اختیار والے	۴۵	حَکِیمٌ ۷۸	حکمت والے
۳۶	وَلِیٌّ ۴۶	دوست	۴۶	نُوْرٌ ۲۵۶	خدا کے نور
۳۷	نَصِیرٌ ۳۵۰	مددگار	۴۷	حُجَّۃٌ ۵۱۱	خدا کی حُجّت
۳۸	نَاصِرٌ ۳۴۱	مدد کرنے والے	۴۸	بُرھَانٌ ۲۵۸	خدا کی دلیل
۳۹	مَنصُورٌ ۳۸۶	مدد کیے گئے	۴۹	مُؤمِنٌ ۱۳۶	ایمان والے
۴۰	قَائِمٌ ۱۴۲	استقامت والے	۵۰	مُطِیعٌ ۱۵۹	اطاعت والے
۴۱	حَافِظٌ ۹۸۹	حفاظت کرنے والے	۵۱	مُطَاعٌ ۱۲۰	اطاعت کیے گئے
۴۲	شَاھِدٌ ۳۱۰	سب پر گواہ	۵۲	ذَاکِرٌ ۹۲۱	اللہ کو یاد کرنے والے
۴۳	شَھِیدٌ ۳۱۹	گواہی دینے والے	۵۳	وَاعِظٌ ۹۷۷	وعظ فرمانے والے
۴۴	عَادِلٌ ۱۰۵	عدل کرنے والے	۵۴	نَصِیحٌ ۱۵۸	نصیحت فرمانے والے

Marfat.com

نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے	نمبر شمار	نام صلی اللہ علیہ وسلم	معنے
۵۵	اَمِینٌ ۱۰۱	امانتدار	۶۵	اُمِّیٌّ ۵۱	ہر شے کی اصل
۵۶	صَادِقٌ ۱۹۵	سچ بولنے والے	۶۶	عَزِیزٌ ۹۴	محبوب
۵۷	مُصَدِّقٌ ۲۳۴	تصدیق کرنے والے	۶۷	حَرِیصٌ ۳۰۸	بہتری کے خواہاں
۵۸	نَاطِقٌ ۱۶۰	کلام فرمانے والے	۶۸	رَؤُفٌ ۲۸۶	نرمی والے
۵۹	صَاحِبٌ ۱۰۱	ساتھی	۶۹	رَحِیمٌ ۲۵۸	مہربان
۶۰	مَکِّیٌّ ۷۰	مکے والے	۷۰	یَتِیمٌ ۴۶۰	یتیم
۶۱	مَدَنِیٌّ ۱۰۴	مدینے والے	۷۱	حَلِیمٌ ۸۸	حلم والے
۶۲	ھَاشِمِیٌّ ۳۵۶	ہاشمی	۷۲	غَنِیٌّ ۱۰۶۰	غنی
۶۳	قُرَیْشِیٌّ ۶۲۰	قریشی	۷۳	جَوَّادٌ ۱۴	بے مانگے عطا کرنے والے
۶۴	عَرَبِیٌّ ۲۸۲	عربی	۷۴	عَالِمٌ ۱۴۱	عالم

Marfat.com

نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے	نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے
۷۵	عَلِیْمٌ ۱۵۰	بے حد علم والے	۸۵	سَابِقٌ ۱۶۳	پہل فرمانے والا
۷۶	طَاهِرٌ ۲۱۵	پاک	۸۶	اَوَّلٌ ۳۷	سب سے اوّل
۷۷	مُطَهَّرٌ ۲۵۴	پاک کیے ہوئے	۸۷	آخِرٌ ۸۰۱	سب سے آخر
۷۸	طَیِّبٌ ۲۱	صاف ستھرے	۸۸	ظَاهِرٌ ۱۱۰۶	سب پر ظاہر
۷۹	مُبَلِّغٌ ۱۰۷۲	پیغام پہنچانے والے	۸۹	بَاطِنٌ ۶۲	سب سے مخفی
۸۰	خَطِیْبٌ ۶۲۱	خطابت والے	۹۰	رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۸۷۸	سارے عالم کیلئے رحمت
۸۱	فَصِیْحٌ ۱۸۸	فصاحت والے	۹۱	مُحَرِّمٌ ۲۸۸	حرام فرمانے والے
۸۲	سَیِّدُ الْاَنْبِیَا ۱۶۸	نبیوں کے سردار	۹۲	مُحَلِّلٌ ۱۰۸	حلال فرمانے والے
۸۳	اِمَامٌ ۸۲	سب کے راہبر	۹۳	کَافٍ ۱۰۱	گھیرنے والے
۸۴	حَقٌّ ۱۰۸	سراپا حق	۹۴	عَبْدٌ ۷۶	خدا کے بندے

Marfat.com

نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے	نمبر شمار	نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم	معنے
۹۵	شَکُوْرٌ ۵۲۶	شکر گزار	۹۸	عَفُوٌّ ۱۵۶	درگذر فرمانے والے
۹۶	اَوْلٰی ۴۷	نزدیک	۹۹	کَرِیْمٌ ۲۷۰	کرم کرنے والے
۹۷	قَرِیْبٌ ۳۱۲	قریب			

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہِ شرقپور

خطّہ اسلام تاباں تر زماہِ شرق پُور — حفظ و احیائے شریعت مطلع عین الیقین

سُنتِ خیر الوریٰ شد زندہ از فیضانِ او — دل ہزاراں مستنیر از نورِ حق، نورِ مُبین

شیرِ حق، شیرِ محمدؐ، شیرِ دیں، شیرِ امیرؒ — مہرِ ہمت فخرِ اُمت مُحیِ شرعِ متیں

کورِ چشماں را عنایت کرد بینائی کمال — تُرشرُواں را عطا کرد است طبعِ انگبیں

آمدہ اقبالؒ بعد از فیضیابی از درش — گفت کاں دارد یدِ بیضا بزیرِ آستیں

قطبِ عالم، پیرِ کامل، دستگیرِ بیکساں! — پُر سخا و خوش عطا و رہبرِ دنیا و دیں!

گوسفنداں شیرِ دل از فیض شیرِ نقشبندؒ — ناقصاں را جاہ و حشمت داد بر روئے زمیں

یافت مطلب ہر کہ آمد در حضورِ آنجنابؒ — دمبدم جاریست فیض از مرقدِ شیرِ امیںؒ

مُرشدِ ثانی و لاثانی! کرم کُن بر قدرؔ
سائل است او را عطا کُن ہمچناں و ہمچنیں

(۱) خواجہ امیر الدینؒ کوٹلہ شریف

(۲) مراد میاں شیر محمد صاحب شرقپوری

از:
حقیر قدرؔ آفاقی عفی عنہ

کتبہ مہدی حسن
روزنامہ امروز لاہور

Marfat.com

NGA

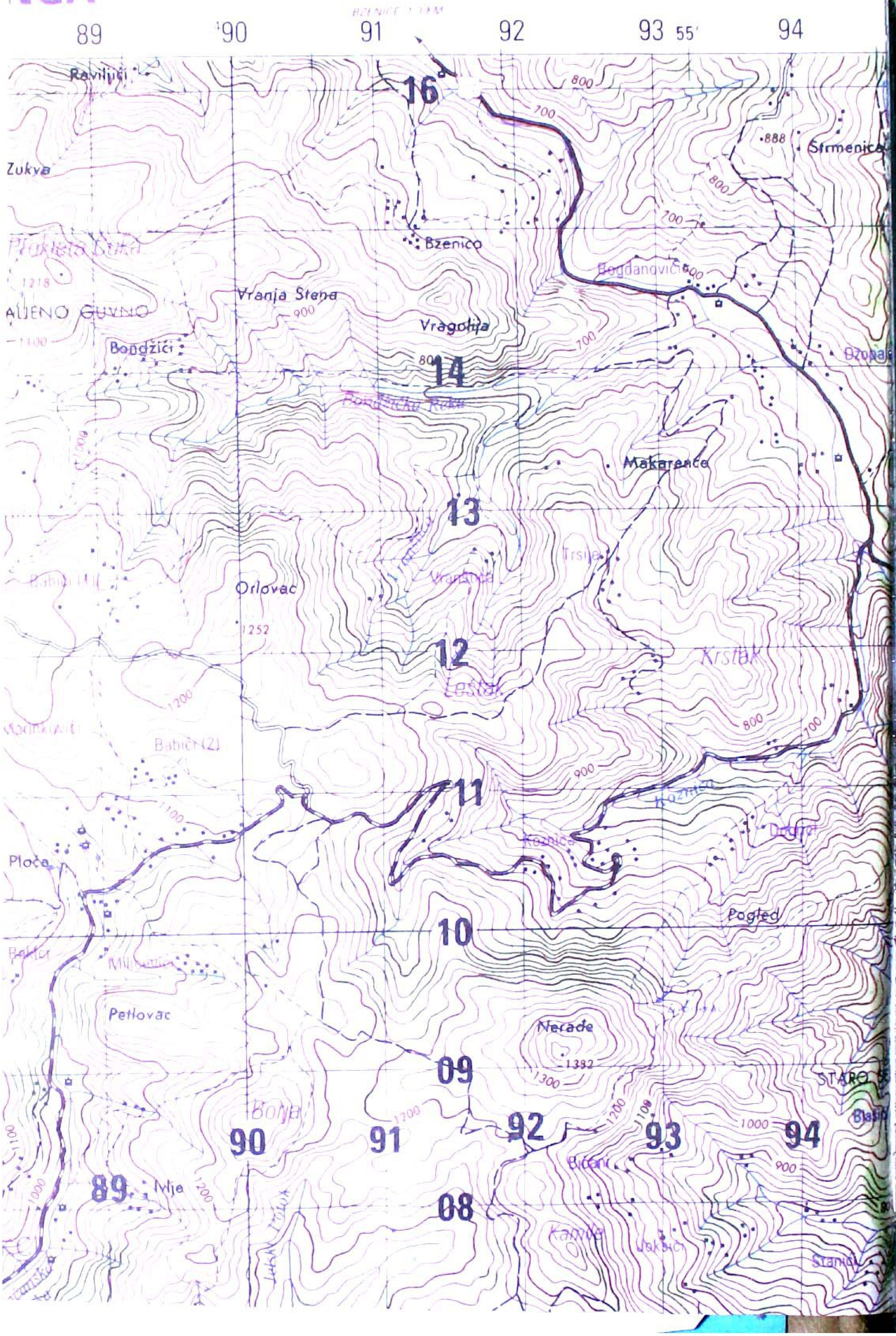

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com